اسلامیات کی آٹھویں کتاب

سلام

رہنمائے اساتذہ

فرحت جہاں

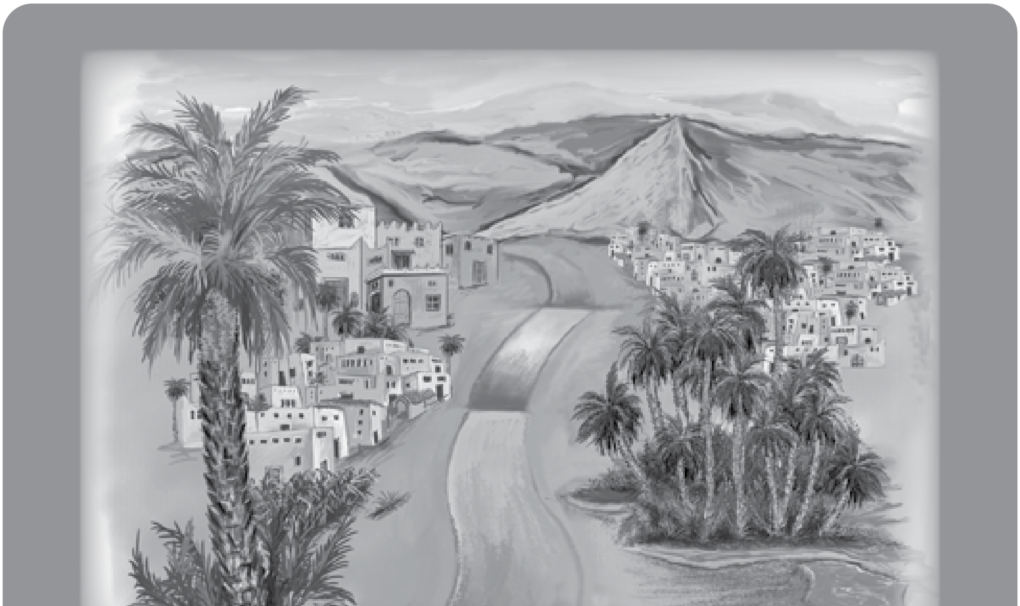

OXFORD
UNIVERSITY PRESS
اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس

تعارف

تدریسِ اسلامیات کا مقصد اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کا عرفان حاصل کرنا، قرآن و سنّت کی تعلیمات و ہدایات کو جاننا اور عملی زندگی میں انھیں نافذ کرنے کا شعور بیدار کرنا اور یہ باور کروانا ہے کہ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو زندگی کے ہر شعبے میں ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے حاضر و ناظر ہونے کا احساس پختہ کرنا، جواب دہی کا شعور اُجاگر کرنا، حقوق و فرائض سے آگاہی دلانا، تعصب، فرقہ واریت، عدم رواداری و عدم مساوات، رزقِ حرام اور دیگر سماجی بُرائیوں سے بچانا اور اتحاد بین المسلمین کا درس دینا بھی اس مضمون کی تدریس کے مقاصد میں شامل ہے۔

تدریسِ اسلامیات کا ایک اور اہم مقصد طلبا کے ذہنوں میں اُن کی زندگی کا نصب العین واضح کرنا بھی ہے کہ اُن کے دنیا میں آنے کا مقصد صرف کھانا، پینا اور جینا نہیں بلکہ اپنی زندگیوں میں اللہ تعالیٰ کے قوانین کے نفاذ کے ساتھ ساتھ اس کی تعلیمات دنیا بھر میں عام کرنے کی ذمہ داری بھی اُن پر عائد ہے۔ اس کے لیے اُنھیں اسلاف کے کارناموں سے واقفیت دلانا اور اُن کی زندگیوں سے رہنما اصول تلاش کرنا بھی ضروری ہے۔ طلبا کو یہ یقین دلانا بھی ضروری ہے کہ اُن کی عظمت و ترقی کا راز اور غلامی و محکومی سے بچنے کا طریقہ ایک ہی ہے اور وہ طریقہ دین پر ثابت قدمی اور استقامت ہے۔ طلبا کو یہ اعتماد فراہم کرنا بھی اہم ہے کہ اسلام ہی وہ واحد دین ہے جو دنیا میں امن و سلامتی اور تمام لوگوں کے حقوق کی یکساں فراہمی کا ضامن ہے۔

چنانچہ ضروری ہے کہ ان معمارانِ ملتِ اسلامیہ کی تعلیم و تربیت کے لیے موجود اساتذہ درج ذیل اوصافِ حمیدہ سے آراستہ ہوں:

- وہ فکر و عمل کے لحاظ سے دین کے سانچے میں ڈھلے ہوئے ہوں، اُن کی شخصیت احکاماتِ الٰہی کا چلتا پھرتا نمونہ ہو۔
- وہ فرض شناس، محبّت و شفقت اور دینی بصیرت کے حامل ہوں۔
- وہ تجوید اور عربی زبان سے واقفیت، قرآن و سنّت اور دین کے احکامات کا علم اور اپنے شعبے میں مہارت رکھتے ہوں۔
- وہ فنِ تدریس سے واقف ہوں اور سمعی و بصری معاونات اور تدریس کے شعبے میں ہونے والی جدید تحقیق سے فائدہ اٹھاتے ہوں۔

- اُن کا علم محض درسی کتب تک محدود نہ ہو بلکہ وہ سیرت ، تاریخِ اسلام ، تقابلِ ادیان اور فقہی مسائل سے بھی واقفیت رکھتے ہوں تاکہ طلبا کو اضافی معلومات دینے کے ساتھ ساتھ اُنھیں عملی زندگی میں بھی رہنمائی فراہم کرسکیں۔
- وہ خود بھی حُبُّ الوطنی ، رواداری اور مساوات کے اصولوں پر کار بند ہوں اور اپنے طلبا کو بھی فرض شناس ، انسان دوست ، کارآمد شہری ، محبِّ وطن پاکستانی اور اتحاد بین المسلمین کا داعی بنا سکیں۔

اساتذہ کی سہولت کے پیشِ نظر رہنمائے اساتذہ میں تدریسِ اسلامیات کی درست سمت میں راہنمائی فراہم کی گئی ہے۔ اس میں اسباق کی تیاری ، حل شدہ مشقیں ، اضافی مواد ، سمعی و بصری معلومات اور متعدد سرگرمیاں شامل کی گئی ہیں ، جو یقیناً تدریسی عمل کو مؤثر اور دلچسپ بنانے میں اہم کردار ادا کریں گی اور طلبا کی تخلیقی صلاحیتوں کو پروان چڑھانے میں مددگار ثابت ہوں گی۔

فرحت جہاں

عنوانات

- تقسیمِ نصاب vi
- اقداماتِ تدریس............................viii

بابِ اوّل : القرآن الکریم

- ناظرہ قران ۱
- حفظِ قرآن 5
- حفظ و ترجمہ ۱۴

بابِ دوم : ایمانیات وعبادات

- عقیدۂ آخرت اور تعمیرِ سیرت میں اس کا کردار ۳۰
- روزہ: فضیلت اور معاشرتی اثرات ۳۴
- حج اور اس کی عالمگیریت ۳۸

بابِ سوم : سیرتِ طیبّہ ﷺ

- خُلقِ عظیم ۴۳
- صبر وتحمل ۴۷
- اخلاص وتقویٰ ۵۰
- عدل و احسان ۵۴
- حُسنِ معاشرت ۵۷
- اندازِ گفتگو ۶۰
- گھریلو زندگی ۶۵

بابِ چہارم : اخلاق و آداب

- امر بالمعروف ونہی عن المنکر ۶۸
- کسبِ حلال ۷۱
- کاروبار میں دیانت ۷۴
- نظم وضبط اور قانون کا احترام ۷۸
- اتحادِ ملّی ۸۲
- حقوق العباد ۸۵
(یتیم ، بیوہ ، معذور ، مسافر)

بابِ پنجم : ہدایت کے سرچشمے/ مشاہیرِ اسلام

- حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ۸۹
- محمد بن قاسم ۹۳
- بوعلی ابنِ سینا ۹۸
- شاہ ولی اللہ محدّث دہلویؒ ۱۰۳

سلام اسلامیات - ۸

جماعت ہشتم | تقسیمِ نصاب برائے سمسٹر اوّل | مجوزہ مدّت : پانچ ماہ

نمبر شمار	اسباق
(۱)	باب اوّل - ناظرہ قرآن: • پارہ: اُتۡلُ مَآ اُوۡحِیَ ، وَمَنۡ یَّقۡنُتۡ ، وَمَالِیَ ، فَمَنۡ اَظۡلَمُ اور اِلَیۡهِ یُرَدُّ
(۲)	باب اوّل - حفظِ قرآن: • سورۃ العادیات • سورۃ التکاثر
(۳)	باب اوّل - حفظ و ترجمہ: • سورۃ الانشراح • آیۃ الکرسی
(۴)	باب دوم - ایمانیات و عبادات: • عقیدۂ آخرت اور تعمیرِ سیرت میں اس کا کردار • روزہ : فضیلت اور معاشرتی اثرات
(۵)	باب سوم - سیرتِ طیّبہ ﷺ : • خُلقِ عظیم • صبر و تحمل • اخلاص و تقویٰ • عدل و احسان
(۶)	باب چہارم - اخلاق و آداب: • امر بالمعروف و نہی عن المنکر • کسبِ حلال • کاروبار میں دیانت
(۷)	باب پنجم - ہدایت کے سرچشمے / مشاہیرِ اسلام: • حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا • محمد بن قاسم

جماعت ہشتم

سلام اسلامیات - ۸
تقسیمِ نصاب برائے سمسٹر اوّل

مجوزہ مدّت : پانچ ماہ

نمبر شمار	اسباق
(۱)	باب اوّل - ناظرہ قرآن: • پارہ: حٰمٓ ، قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ ، قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ ، تَبٰرَكَ الَّذِىْ اور عَمَّ
(۲)	باب اوّل - حفظِ قرآن: • سورۃ الھمزہ
(۳)	باب اوّل - حفظ و ترجمہ: • رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا ...... • رَبِّ اَوْزِعْنِىْٓ ...... • رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ...... • رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ......
(۴)	باب دوم - ایمانیات و عبادات: • حج اور اس کی عالمگیریت
(۵)	باب سوم - سیرتِ طیّبہ ﷺ: • حُسنِ معاشرت • اندازِ گفتگو • گھریلو زندگی
(۶)	باب چہارم - اخلاق و آداب: • اتحادِ ملّی • حقوق العباد (یتیم ، بیوہ ، معذور ، مسافر)
(۷)	باب پنجم - ہدایت کے سرچشمے/ مشاہیرِ اسلام: • بوعلی ابنِ سینا • شاہ ولی اللہ محدّث دہلویؒ

مجوزہ خاکہ برائے تدریس

دورانیہ	تفصیل
۴۰ منٹ/ ۴۵ منٹ	ایک پیریڈ
۵ منٹ	اعادہ ،تعلق بنانا ، آمادگی ، تعارف
۱۰ منٹ	اعلانِ سبق، وضاحت ، زبانی سوالات
۲۵ منٹ	طلبا کا کام ، سرگرمیاں ، پڑھائی ، لکھائی ، کاموں کا جائزہ ، گھر کا کام

اقداماتِ تدریس

اسباق کی تیاری کرتے وقت مندرجہ ذیل اقدامات کیجیے۔

مقاصد

مقاصد کا تعین کرلیجیے ، اس لیے کہ ہر کام کسی نہ کسی مقصد کے تحت کیا جاتا ہے۔ چنانچہ جس نوعیت کا سبق ہو ، اسی کے مطابق اُس کے مقاصد طے کیے جائیں۔

امدادی اشیا

سبق کو دلچسپ و مؤثر بنانے کے لیے ماڈل ، تصاویر ، چارٹس ، نقشے ، سمعی و بصری آلات ، ملٹی میڈیا کا استعمال ، دستاویزی فلموں کا دکھایا جانا اور ایسی دوسری سرگرمیاں ضروری اور اہم ہیں۔

امدادی اشیا ایسی ہونی چاہئیں جو آسانی سے فراہم ہوسکیں ، مثلاً چارٹ ، ڈرائنگ یا اخبارات و رسائل یا کیلنڈر سے تصاویر کاٹ کر گتے یا چارٹ پر لگانا ، فلیش کارڈز کا استعمال کرنا وغیرہ۔

سابقہ معلومات کا اعادہ/ آمادگی

طلبا کی عمر اور ذہنی سطح کو مدِنظر رکھتے ہوئے اس بات کا تعین کرنا کہ پڑھائے جانے والے موضوع پر اُن کی سابقہ معلومات کیا ہیں۔ یہ چیز نیا سبق سمجھنے میں مفید ثابت ہوگی اور اساتذہ کو سبق شروع کرنے کے لیے نقطۂ آغاز بھی مل جائے گا۔

طلبا کی سابقہ معلومات کے اعادے کے ساتھ ساتھ اُنھیں تصاویر یا نقشہ جات یا ماڈل دکھا کر زبانی سوالات کے ذریعے بھی نئے سبق کے لیے آمادہ کیا جا سکتا ہے۔

موضوع سے متعلق کہانی یا واقعہ بھی سنایا جا سکتا ہے جو طلبا کے لیے دلچسپی کا باعث ہوگا۔

پیشکش/ وضاحت

اعلانِ سبق کے ساتھ متن کی وضاحت کے لیے سبق اجزا میں تقسیم کرکے پڑھایا جائے، طلبا کو سبق کے علاوہ بھی معلومات فراہم کی جائیں اور اُنھیں موضوع سے متعلق دیگر کتب و رسائل کے نام بتائے جائیں تاکہ وہ لائبریری میں جا کر اُنھیں پڑھیں اور اپنی علمی استعداد میں اضافہ کریں۔ طلبا میں اعتماد پیدا کرنے کے لیے کمرۂ جماعت میں اُنھیں گفتگو کرنے، واقعہ یا کہانی سنانے اور بحث و مباحثہ کرنے کا موقع بھی ضرور دیجیے۔

تحریری و عملی سرگرمیاں/گھر کا کام

تحریری و عملی سرگرمیاں نہ صرف طلبا کی دلچسپی اور استعداد بڑھاتی ہیں بلکہ ان سرگرمیوں کی بدولت وہ دین کے احکامات اپنی عملی زندگی میں نافذ کرنے کا طریقہ سیکھ جاتے ہیں اور ان کی تحریری صلاحیتوں میں بھی اضافہ ہوجاتا ہے۔ چنانچہ خاکوں، تقریری مقابلوں، مباحثوں، مذاکروں اور کوئز پروگراموں کا انعقاد ضرور کروایا جائے۔

کتابچے بنوا کر ان میں تحریری سرگرمیاں بھی کروائی جائیں، مثلاً مضامین و تقاریر لکھوانا، تحقیقی کام کروانا، تصاویر بنوانا اور لگوانا وغیرہ۔

طلبا کو ایک رپورٹ تیار کرنے کے لیے کہا جائے جس میں وہ زیرِ مطالعہ کتب کے نام، مصنّفین کے نام، پسندیدگی یا ناپسندیدگی کی وجوہات اور اپنی رائے وغیرہ لکھیں۔

حوصلہ افزائی

حوصلہ افزائی وہ مؤثر عمل ہے جو طلبا کو اپنے شعبے میں تیزی سے آگے بڑھاتا ہے، ان میں اعتماد پیدا کرتا ہے، مقابلے کی لگن اور نمایاں کامیابی و کارکردگی کا جذبہ اُبھارتا ہے۔ استاد کی ایک تھپکی طالبِ علم کو کہیں سے کہیں پہنچا دیتی ہے۔

طلبا کی حوصلہ افزائی کے لیے درج ذیل اقدامات کیے جائیں:

- اُن کا کام سب کے سامنے سراہا جائے۔
- اُن کے کام کی نمائش کی جائے، خواہ کلاس میں آویزاں کیا جائے یا نمائش میں رکھوایا جائے۔
- ان کا کام پڑھ کر سنایا جائے یا خود اُن ہی سے سب کے سامنے پڑھوایا جائے۔
- اسمبلی میں طلبا کو دکھایا جائے یا تمام طلبا کے سامنے اُنھیں اپنی کارکردگی کے اظہار کا موقع دیا جائے۔
- اُن کا اچھا کام رسائل و اخبارات میں اشاعت کے لیے بھیجا جائے اور تختۂ نرم پر بھی آویزاں کیا جائے۔
- اُن کے کتابچے اور ڈرامے وغیرہ دکھانے کا اہتمام کروایا جائے۔
- اسکول اپنا رسالہ خود نکالے جس میں طلبا کی تحریریں اور مضامین شائع ہوں۔
- اُنھیں اُن کے کاموں پر نمبر دینے کے ساتھ ساتھ انعامات، سرٹیفکیٹ یا میڈل وغیرہ بھی دیے جائیں۔
- اُنھیں بین المدارس مقابلوں میں شرکت کے لیے بھیجا جائے۔ جیتنے کی صورت میں اُن کی مناسب حوصلہ افزائی کی جائے۔

گزارش

اساتذہ اپنا کام خلوصِ نیت، محنت اور لگن سے انجام دیں گے تو غیر معمولی نتائج حاصل کریں گے اور یوں ان کا کام عبادت، صدقۂ جاریہ اور دنیا و آخرت کی فلاح و نجات کا باعث بھی بن جائے گا۔

باب اوّل : القرآن الکریم

ناظرہ قرآن

مقاصد

- طلبا کو قرآنِ مجید کی اہمیت وفضیلت سے آگاہ کرنا۔
- قرآنِ مجید کی تلاوت کے آداب سکھانا۔
- قرآنِ مجید کو صحیح مخارج اور تجوید کے جملہ قواعد کے ساتھ پڑھانا۔
- سبق کے معانی ومطالب سے آگاہ کرنا تاکہ وہ قرآنی تعلیمات پرعمل پیرا ہوسکیں۔

امدادی اشیا

- تجوید سکھانے کے لیے ملٹی میڈیا، مخارج کا نقشہ اور چارٹ جس پر تجوید کے ضروری قواعد تحریر ہوں
- مشہور ومعروف قاری حضرات کی تلاوتِ قرآنِ مجید کی سی ڈیز
- تختۂ نرم، تختۂ سیاہ
- سپارہ

طریقۂ تدریس

آمادگی

ناظرہ قرآن پڑھانے سے قبل طلبا کو قرآنِ مجید کی عظمت، اہمیت اور فضیلت سے آگاہ کیا جائے کہ قرآنِ مجید نبی کریم ﷺ پر نازل ہونے والی وہ آخری آسمانی کتاب ہے جو رہتی دنیا تک انسانوں کے لیے ہدایات و احکامات کا سرچشمہ ہے۔ قرآنِ مجید وہ الہامی کتاب ہے جو زندگی کے ہر شعبے میں ہماری رہنمائی کرتی ہے۔ اس کی تعلیمات ہر دور اور ہر زمانے کے لیے ہیں۔ یہ تمام الہامی کتابوں کا نچوڑ اور تمام شریعتوں کی تکمیل کے طور پر اُتاری گئی ہے۔ اِس کتاب کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ﴿٩﴾ (الحجر:۹)

ترجمہ: ''بے شک یہ (کتابِ) نصیحت ہم ہی نے اُتاری ہے اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں۔''

اس سے پہلے نازل ہونے والی کتابیں ردّوبدل کی وجہ سے محفوظ نہ رہ سکیں لیکن قرآنِ مجید چودہ صدیاں گزرنے کے باوجود اپنی اصل شکل میں محفوظ ہے اور قیامت تک آنے والی نسلوں کی رہنمائی کے لیے موجود رہے گا۔ یہ دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی اور یاد کی جانے والی کتاب ہے۔ قرآنِ مجید کے ہر حرف کی تلاوت کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں۔ اس کی تعلیمات پر عمل کرنے سے دنیا و آخرت کی بھلائیاں مقدر بنتی ہیں۔ اس کتاب میں ہدایت اور ترقی کے بہترین نسخے ہیں۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی مسلمانوں نے اس کی تعلیمات پر عمل کیا، وہ عروج پر پہنچے اور جب بھی انھوں نے اس کی تعلیمات سے منھ موڑا، ذلت کی پستیوں میں جا پڑے۔ یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی وہ نعمت ہے کہ اس کے ملنے پر جتنی خوشی منائی جائے، وہ کم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٥٧﴾
قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ ﴿٥٨﴾

(یونس: ۵۷-۵۸)

ترجمہ: ''لوگو! تمھارے پروردگار کی طرف سے نصیحت اور دلوں کی بیماریوں کی شفا اور مومنوں کے لیے ہدایت اور رحمت آ پہنچی ہے۔ کہہ دو کہ (یہ کتاب) اللہ کے فضل اور اُس کی مہربانی سے (نازل ہوئی ہے) تو چاہیے کہ لوگ اس سے خوش ہوں، یہ اس سے کہیں بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔''

قرآن کے ہم پر پانچ حقوق ہیں؛ اوّل، اس پر ایمان لایا جائے؛ دوم، اس کی تلاوت کی جائے؛ سوم، اس کے معانی و مطالب پر غور کیا جائے؛ چہارم، اس کی تعلیمات پر عمل کیا جائے؛ پنجم، اس کی تعلیمات کی اشاعت و تبلیغ کی جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے سب سے بہتر شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔'' (بخاری، کتاب فضائل القرآن)

یہ نکات سمجھانے کے بعد طلبا کو بتایا جائے کہ وہ قرآنِ مجید کی تلاوت ذوق و شوق سے کریں اور اس کی تعلیمات اپنی زندگیوں میں نافذ کریں، کیونکہ اشرف المخلوقات کے لیے اس کتاب کے نزول کا یہی مقصد ہے۔

تلاوتِ قرآن کے لیے اس کے آداب کا بھی ذکر کیجیے کہ اُن کا جسم اور لباس پاک ہو، تلاوت سے پہلے وضو کریں، قبلہ رُو بیٹھیں اور نہایت خوش الحانی سے اس کی تلاوت کریں۔ جن آیات میں جنت کی بشارت اور رحمت کا

وعدہ کیا گیا ہے، وہاں اپنے لیے مغفرت و رحمت کی دعا کریں اور عذابِ الٰہی کا بیان کرنے والی آیات پر اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کریں، اس عزم اور ارادے کے ساتھ تلاوت کریں کہ اُنھیں قرآنِ مجید کے احکامات کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنا ہے اور ہدایت کی روشنی حاصل کرنی ہے۔ لٰہذا آیات کے معانی پر غور و فکر اور تدبر بھی کریں۔

تدریس

اساتذہ کے لیے لازم ہے کہ وہ علمِ تجوید کے فن سے آگاہی رکھتے ہوں۔ ناظرہ قرآن پڑھانے سے قبل طلبا کو ملٹی میڈیا کی مدد سے مخارج سکھائے جائیں، تجوید کے قواعد بتائے جائیں اور پھر طلبا کی استعداد کے مطابق چند آیات پڑھائی جائیں۔ اساتذہ بلند آواز کے ساتھ قرآنی آیات پڑھیں اور طلبا بھی بلند آواز میں دہرائیں، تلفظ و اعراب کی غلطیاں تختۂ سیاہ پر لکھ کر درست کروائی جائیں۔ طلبا کو بتایا جائے کہ درست ادائیگی نہ ہونے کی صورت میں قرآنی الفاظ کے معانی تبدیل ہوجاتے ہیں۔ سبق دہرانے کا عمل بار بار کیا جائے اور تمام طلبا سے فرداً فرداً سنا جائے۔ ان کے سبق پر روزانہ تاریخ ڈالی جائے۔ طلبا کی قرأت کو بہتر بنانے اور اُن میں قرأت سیکھنے کا شوق پیدا کرنے کے لیے اُنھیں خوش الحان قاری حضرات کی تلاوت سنائی جائے۔

سبق کے آخر میں اُس کا ترجمہ ضرور بتایا جائے تاکہ طلبا نے جو پڑھا ہو وہ اُسے سمجھنے کے بھی قابل ہوں اور اُس پر عمل بھی کر سکیں۔

سرگرمی

- وقتاً فوقتاً جماعت میں حسنِ قرأت کے مقابلے کروائے جائیں۔
- طلبا کو اسمبلی میں تلاوت کا موقع دیا جائے۔
- بہترین قرأت کرنے والے طلبا کو قرأت کے علاقائی، قومی اور بین الاقوامی مقابلوں میں بھیجا جائے۔

گھر کا کام

طلبا کو روزانہ سبق یاد کرنے کے لیے دیا جائے، پھر اگلے دن سنا جائے۔

نوٹ: ناظرہ حصّے کو بھی امتحانات کا جزو بنایا جائے۔ ناظرہ میں کامیاب ہونے کو لازمی قرار دیا جائے۔ اس حصّے کے لیے علیحدہ نمبر مختص کیے جائیں۔

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

تختۂ نرم کی تجاویز

- قرآنِ مجید کا تعارف ، اہمیت اور فضائل کے بارے میں قرآنی آیات و احادیث
- مخارج کا نقشہ
- تجوید کے قواعد
- حُسنِ قرأت کے مقابلے میں کامیاب قرار پانے والوں کے نام
- قرآنِ مجید کی تلاوت کے آداب
- فضائلِ تلاوتِ قرآنِ مجید

☆ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دو لوگوں پر رشک کیا جاسکتا ہے۔ ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید دیا اور وہ دن رات اُس کی تلاوت میں مشغول رہتا ہے ، دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا کیا اور وہ دن رات اسے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتا ہے۔ (بخاری ، کتاب التمنی)

☆ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دِلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے جیسے کہ لوہے کو پانی لگنے سے زنگ لگ جاتا ہے۔ پوچھا گیا کہ اسے دور کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: موت کو کثرت سے یاد کرنا اور کثرت سے قرآنِ مجید کی تلاوت کرنا۔ (مشکوۃ ، کتاب فضائل القرآن)

☆ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا: جو آدمی قرآنِ مجید میں ماہر ہو وہ ان فرشتوں کے ساتھ ہے جو معزز اور بزرگی والے ہیں۔ (بخاری ، کتاب فضائل القرآن)

حفظِ قرآن

مقاصد

- طلبا کو قرآنِ مجید کی فضیلت و اہمیت سے آ گاہ کرنا ، حفظِ قرآن کا جذبہ پیدا کرنا اور حفظِ قرآن کے ثواب کے بارے میں بتانا۔
- طلبا کو بتانا کہ ہر مسلمان پر اتنا قرآنِ مجید حفظ کرنا فرض ہے جو نماز کی ادائیگی کے لیے ضروری ہے ، جبکہ پورا قرآنِ مجید حفظ کرنا فرضِ کفایہ ہے۔

سورة العادیات

مقاصد

- سورة العادیات حفظ کرنا ، اس کے معانی اور ترجمے سے بھی آ گاہ کرنا۔
- ناشکری اور آخرت کو فراموش کرنے سے بچنے کی تلقین کرنا۔

امدادی اشیا

- چارٹ جس پر قرآنِ مجید حفظ کرنے سے متعلق احادیث درج ہوں
- چارٹ جس پر سورة العادیات مع ترجمہ خوشخط تحریر ہو
- الفاظ و معانی کے فلیش کارڈز
- خوش الحان قاری کی آواز میں سورة العادیات کی کیسٹ/سی ڈی
- تختۂ تحریر
- کتاب : سلام – ۸ ،صفحہ نمبر ۱

طریقۂ تدریس

تعارف/ وضاحت:

سورة العادیات مکّی سورت ہے جس میں گیارہ آیات اور ایک رکوع ہے۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے جنگی

گھوڑوں کی قسم بیان فرمائی ہے اور ان کی خاص صفات کا ذکر کیا ہے کہ گھوڑے اپنی جان کی پروا کیے بغیر اپنے مالک کے حکم کی تعمیل میں میدانِ جنگ میں گھس جاتے ہیں اور سخت سے سخت مشقت برداشت کرتے ہیں جبکہ اس کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں پر کتنے انعامات و احسانات ہیں، پھر بھی وہ اپنے مالک کا حکم بجا نہیں لاتے، اس کی فرمانبرداری تو درکنار اس کی ناشکری میں لگے رہتے ہیں، مال کی محبت میں اتنے مغلوب ہوجاتے ہیں کہ پھر حرام وحلال کی بھی پروانہیں کرتے اور انھیں آخرت کی جواب دہی کا احساس تک نہیں ہوتا۔ اُنھیں معلوم ہونا چاہیے کہ قیامت ضرور آئے گی، مُردوں کو قبروں سے نکال کر ضرور زندہ کیا جائے گا اور اُس دن اُن کے اعمال کے ساتھ ساتھ اُن کے دلوں کے ارادے، خیالات، اغراض و مقاصد سب کچھ کھول کر رکھ دیا جائے گا۔ اس دن اللہ تعالیٰ اُن کے ہر عمل اور ہر سوچ کی باز پرس کرے گا۔

پس معلوم ہوا کہ اگر انسان اپنی آخرت کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھے تو دنیاوی مال و متاع حاصل کرنے میں جزا و سزا کا احساس اور نعمتوں کا ادراک اُسے اللہ تعالیٰ کی ناشکری سے روک سکتا ہے، اور اپنے رب کا مطیع و فرمانبردار بنا سکتا ہے۔

معانی و مطالب

اس سورت کے الفاظ و معانی کے فلیش کارڈز طلبا کو دکھائے جائیں یا تختۂ تحریر پر لکھ کر ان کی وضاحت کی جائے۔ مثلاً

اَلْعٰدِیٰتِ: تیز رفتار گھوڑے	اَلْمُغِیْرٰتِ: حملہ کرنے والے	نَقْعًا: گرد و غبار
لَكَنُوْدٌ: بہت ناشکرا	بُعْثِرَ: نکال لیا جائے گا	الصُّدُوْرِ: سینے

اس کے بعد سورت کا بامحاورہ ترجمہ کتاب سے پڑھایا جائے اور مفہوم سے آگاہ کیا جائے۔

حفظ

معنی و مفہوم جان لینے کے بعد طلبا کے لیے سورت کو یاد کرنا اور اس کے مطابق عمل کرنا آسان ہو جائے گا۔ حفظ کے لیے تجوید و قرأت کا خیال رکھتے ہوئے سورت کی تلاوت کیجیے، پھر ایک ایک آیت پڑھیے۔ طلبا آپ کی پیروی میں پڑھیں۔ بار بار پڑھائیے پھر فرداً فرداً سنیے، پھر گروہ کی صورت پڑھوائیے۔ تجوید کی اغلاط بورڈ پر درست کروائیے۔ مخارج کی ادائیگی تختۂ تحریر پر لکھ کر واضح کیجیے۔ جیسے ''وَالْعٰدِیٰتِ'' میں ''ع'' کی ادائیگی حلق کے درمیانی حصے سے کروائیے۔ کھڑی حرکات کو ایک الف کے برابر کھینچ کر پڑھائیے۔

''فَالْمُوْرِيٰتِ'' میں ''ر'' کو باریک پڑھائیے۔

''فَوَسَطْنَ'' میں ''ط'' پر قلقلہ کروائیے، وغیرہ وغیرہ۔

- خوش الحان قاری کی آواز میں یہی سورت بار بار سنوائیے۔
- گھر کے کام کے لیے یہ سورت خوشخط لکھنے اور زبانی یاد کرنے کے لیے دیجیے۔
- اگلے دن فرداً فرداً ہر طالبِ علم کو بلا کر یہ سورت سنیے۔

سرگرمیاں

- طلبا کے درمیان قرأت کا مقابلہ رکھیے۔ اچھی تلاوت کرنے والے طلبا کی حوصلہ افزائی کیجیے۔ اول، دوم اور سوم آنے والے طلبا کے نام تختۂ نرم پر لگائیے۔
- خوش الحان طلبا سے اسمبلی میں قرأت کروائیے۔
- گھوڑا ایک تیز رفتار، پھرتیلا اور وفادار جانور ہے۔ قدیم زمانے میں اس کی تربیت کرکے اس کو جنگی مقاصد کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔ گھوڑا آج بھی کارآمد ہے۔ طلبا کو اس جانور کی اقسام، اعلیٰ معیاری گھوڑوں کی پہچان، چال (دلکی چال، جست لگانا وغیرہ) اور تربیت کے مراحل اور قدیم و جدید زمانے میں اس کی افادیت پر معلومات فراہم کرنے کے لیے انٹرنیٹ اور لائبریری سے مدد لی جاسکتی ہے۔
- ''عقیدۂ آخرت پر پختہ ایمان کے انسانی زندگیوں پر اثرات'' کے عنوان سے طلبا کے درمیان ایک مذاکرے کا اہتمام کیجیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

- سورۃ العادیات مع ترجمہ
- طلبا کا کام
- اس سورت میں آنے والے تجوید کے قواعد

سورۃ التکاثر

مقاصد

- طلبا کو سورت کے معانی و مطالب سے آگاہ کرنا اور اس کے مطابق عمل کرنے کی ترغیب دلانا۔
- آخرت کا خوف اور اعمال کی جواب دہی کا احساس پیدا کرنا۔
- سورت حفظ کروانا۔
- قرآنِ مجید تجوید اور خوش الحانی کے ساتھ پڑھنے کی ترغیب دلانا۔
- طلبا کو قرآنِ مجید زیادہ سے زیادہ حفظ کرنے کی رغبت دلانا۔

امدادی اشیا

- سورۃ التکاثر مع ترجمہ خوشخط لکھی ہوئی
- الفاظ معانی کے فلیش کارڈز
- خوش الحان قاری کی تلاوت کی کیسٹ/سی ڈی
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام - ۸ ، صفحہ نمبر ۲

طریقۂ تدریس

تعارف/ وضاحت:

سورۃ التکاثر مکّی سورت ہے۔ یہ آٹھ آیات اور ایک رکوع پر مشتمل ہے۔ اس سورت میں دنیا کی محبت ، ناجائز طریقوں سے مال و دولت اکھٹا کرنے ، مال و اولاد اور حسب و نسب پر فخر کرنے کے بُرے انجام سے ڈرایا گیا ہے۔ تکاثر سے مراد مال و دولت کو ناجائز طریقوں سے حاصل کرنا اور جن مصارف پر خرچ کرنا فرض ہے ان پر خرچ نہ کرنا ہے۔ آدمی کا دنیاوی مال و متاع جمع کرنے کی حرص میں لگے رہنا اور مال و دولت کی محبت میں آخرت سے غافل ہو جانا سراسر گھاٹے کا سودا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ "ابنِ آدم کہتا ہے میرا مال میرا مال حالانکہ اس کے مال میں اس کا حصہ صرف اتنا ہے جس کو اس نے کھا کر ختم کردیا یا پہن کر بوسیدہ کردیا یا صدقے کی صورت میں آگے بھیج

دیا۔ اس کے سوا جو کچھ ہے وہ تو ہاتھ سے نکل جانے والا ہے اور لوگوں کے لیے (ورثہ) ترکہ ہے۔ (مسند احمد)

لہٰذا انسان کو چاہیے کہ وہ بقدرِ ضرورت مال و دولت حاصل کرنے کی جدوجہد کرے اور اسے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق خرچ کرے۔ ایک دوسرے سے بازی لے جانے اور ایک دوسرے سے بڑھ کر دولت حاصل کرنے کی خواہش نہ کرے ورنہ یہ حرص و ہوس آخرت سے غافل کردینے اور موت تک پیچھا نہ چھوڑنے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہی کا احساس اور موت کے آتے ہی سب کچھ دنیا میں چھوڑ جانے کا خیال ہی ہمیں اس ہوس سے نجات دلا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نعمتوں کے بارے میں ضرور سوال کرے گا کہ انھیں کہاں سے حاصل کیا، کہاں خرچ کیا اور نعمتوں کو پا کر شکرگزاری سے کام لیا یا ناشکری کی۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے کسی شخص کے قدم اللہ تعالیٰ کے پاس سے اس وقت تک نہیں ہٹ سکیں گے جب تک اس سے پانچ چیزوں کے متعلق نہیں پوچھ لیا جائے:

(i) اپنی عمر کن کاموں میں صَرف کی؟

(ii) جوانی کہاں گزاری؟

(iii) مال کس طریقے سے کمایا؟

(iv) مال کہاں خرچ کیا؟

(v) جو کچھ سیکھا اس پر کتنا عمل کیا؟

(ترمذی، ابواب القیامت)

- سورۃ التکاثر کی تلاوت کی فضیلت بھی بیان کیجیے۔

آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق سورۃ التکاثر کی تلاوت ایک ہزار آیتوں کے پڑھنے کے برابر ہے۔ (بیہقی)

معانی و مطالب

طلبا کو الفاظ معانی کے فلیش کارڈز دکھائے جائیں یا تختۂ تحریر پر الفاظ معانی کی وضاحت کی جائے۔ مثلاً

اَلْهٰكُمُ: تمھیں غفلت میں رکھا　　التَّكَاثُرُ: بہتات کی حرص، بہت سا مال جمع کرنا

الْمَقَابِرَ: قبریں　　سَوْفَ: عنقریب　　تَعْلَمُوْنَ: تم جان لوگے

لَتَرَوُنَّ: تم ضرور بالضرور دیکھوگے　　الْجَحِيْمَ: دوزخ

الفاظ معانی کی وضاحت کے بعد سورت کا بامحاورہ ترجمہ کتاب میں سے بتایا جائے اور اس کا مفہوم مزید واضح کردیا جائے۔

حفظ

تجوید کے قواعد کو مدِّنظر رکھتے ہوئے سورت کی بلند آواز میں تلاوت کی جائے۔ طلبا سے ایک ایک آیت پڑھوائی جائے۔ مخارج کی ادائیگی اور دیگر قواعدِ تجوید کی وضاحت تختۂ تحریر پر کی جائے۔ مثلاً التَّكَاثُرُ میں ''ت'' اور ''ث'' کی ادائیگی ''ر'' کو پُر یعنی موٹا پڑھنا، ''حَتّٰى'' میں ''ح'' اور ''ھ'' کا فرق اور ادائیگی کا طریقہ، ''الْمَقَابِرَ'' میں الف مدّہ کا قاعدہ، ''سَوْفَ'' میں حروف لین کو پڑھنے کا طریقہ (واوٗ لین کو نرمی سے پڑھا جائے گا)، ''تَعْلَمُوْنَ'' میں ''مدِّ عارض'' کا قاعدہ، ''لَتَرَوُنَّ'' میں نون مشدد کو غنہ کرنا، ''ثُمَّ'' میں ''م مشدد'' کو غنہ کرنا وغیرہ۔

- خوش الحان قاری کی آواز میں اس سورت کی تلاوت سنوائی جائے۔
- طلبا کو بار بار پڑھتے رہنے کے لیے کہا جائے، یہاں تک کہ سورت انھیں زبانی یاد ہو جائے۔
- یہ سورت خوشخط لکھنے اور مزید یاد کرنے کے لیے دی جائے۔
- اگلے دن فرداً فرداً سنی جائے۔

سرگرمیاں

- طلبا کے دو گروہ بنوا کر اُن کے درمیان قرأت کا مقابلہ کروایا جائے۔ اچھی قرأت کرنے والے طلبا کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ طلبا کے درمیان مباحثہ کروائیے کہ مال و دولت اور دنیاوی آسائشات کے حصول کی حرص ہمیں کس طرح اُخروی اور ابدی آسائشات سے محروم کر دینے والی ہے۔
- آپ ﷺ کے فرمان کے تحت مذاکرہ کروائیے کہ دنیا کے لیے ہمیں اتنی ہی جدوجہد کرنی چاہیے جتنا ہمیں دنیا میں رہنا ہے اور آخرت کے لیے اتنی ہی کوشش کرنی چاہیے جتنا ہمیں آخرت میں رہنا ہے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

- الفاظ معانی
- سورۃ التکاثر مع ترجمہ
- طلبا کی تحریریں

سورۃ الھمزہ

مقاصد

- سورت کے معانی و مطالب سے آ گاہ کرنا۔
- درست ادائیگی کے ساتھ سورت کو حفظ کروانا۔
- طعنہ زنی اور چغل خوری جیسی اخلاقی بُرائیوں سے بچنے کی ترغیب دلانا اور ان اخلاقی بُرائیوں کے بُرے انجام کے بارے میں بتانا۔ حُبِّ مال اور مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرنے کے نتائج سے آ گاہ کرنا۔
- طلبا میں قرأت سیکھنے اور قرآنِ مجید کی زیادہ سے زیادہ سورتیں حفظ کرنے کا شوق پیدا کرنا۔

امدادی اشیا

- سورۃ الھمزہ چارٹ پر مع ترجمہ خوشخط لکھی ہوئی ہو
- الفاظ معانی کے فلیش کارڈز
- تلاوت کی کیسٹ/سی ڈی
- تختۂ تحریر
- کتاب : سلام - ۸ ، صفحہ نمبر ۲

طریقۂ تدریس (پیریڈ ۲)

تعارف/ وضاحت

طلبا کو بتایا جائے کہ سورۃ الھمزہ مکّی سورت ہے اس میں نو آیات اور ایک رکوع ہے۔ اس سورت میں ان اخلاقی بُرائیوں کا ذکر کیا گیا ہے جو انسان کو آخرت میں ہولناک انجام سے دوچار کرنے والی ہیں۔ بظاہر ہلکے نظر آنے والے یہ گناہ نتائج کے لحاظ سے انتہائی بھیانک ہیں۔ ان کے دنیاوی و اخروی نقصانات ہلاک کرنے والے ہیں۔ کسی کو بُرا بھلا کہنا ، طعن و تشنیع کرنا ، عیوب بیان کرنا ، تحقیر و تذلیل کرنا ، لوگوں کے بُرے نام رکھنا ، ان میں آپس میں پھوٹ ڈلوانا ، یہ سب کام آپس کے تعلقات کو خراب کرنے والے اور اتحاد اتفاق اور بھائی چارے کو پارہ پارہ کردینے والے ہیں جن کی سزا جہنم کی ہولناک آگ کے سوا کچھ نہیں۔

یہ بُرائیاں کن لوگوں میں پائی جاتی ہیں اس کی وضاحت بھی اس سورت میں کردی گئی ہے کہ مال دار لوگ جو اپنی دولت کے گھمنڈ میں لوگوں کو حقیر و ذلیل سمجھتے ہیں اور سامنے اور پیٹھ پیچھے ان کو ایذا دیتے ہیں ، اپنا مال نہ خود پر خرچ کرتے ہیں نہ دوسروں کو اس سے فائدہ پہنچاتے ہیں ، اسے گن گن کر رکھتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ مال ہمیشہ ان کے ساتھ رہے گا ، ایسے بخیلوں اور لالچی لوگوں کو ان کی عیب جوئی اور طعنہ زنی کے سبب دوزخ کی آگ میں بے وقعت اور حقیر چیز کی طرح کر پھینک دیا جائے گا جس طرح وہ دنیا میں لوگوں کو سمجھتے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے بھی ان قبیح بُرائیوں کی شدید الفاظ میں مذمت فرمائی ہے ، چنانچہ فرمایا کہ ’’ اللہ تعالیٰ کے بدترین بندے وہ ہیں جو چغل خوری کرتے ہیں اور آپس میں دوستی کرنے والوں کے درمیان پھوٹ ڈلواتے ہیں اور بے گناہ لوگوں کی عیب جوئی کرتے ہیں۔‘‘ (مشکوۃ) مزید فرمایا ’’ چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔‘‘ (بخاری ، کتاب الادب)

پس ہمیں چاہیے کہ ان بُری عادات سے بچیں تاکہ ہمارے آپس کے تعلقات اچھے رہیں اور آخرت میں ہمیں سخت عذاب کا سامنا بھی نہ کرنا پڑے۔

معانی و مطالب

اس سورت کو حفظ کرانے سے پہلے طلبا کو اس کے لفظی معانی سے آگاہ کیجیے۔ الفاظ معانی کے فلیش کارڈز دکھایئے یا تختۂ تحریر پر وضاحت کیجیے۔ مثلاً

وَيْلٌ: خرابی ، ہلاکت ، بربادی	**هُمَزَةٍ**: طعنہ دینے والا	**لُّمَزَةٍ**: چغل خوری کرنے والا
عَدَّدَ: اس نے شمار کیا ، اس نے گنا	**نَارُ**: آگ	**الْأَفْـِٕدَةِ**: دل (جمع)
الْمُوْقَدَةُ: بھڑکائی ہوئی	**عَمَدٍ**: ستون	**مُّمَدَّدَةٍ**: لمبے لمبے

يَحْسَبُ: وہ خیال کرتا ہے ، وہ گمان کرتا ہے

الفاظ کے معانی بتانے کے بعد کتاب سے اس کا ترجمہ بھی پڑھایا اور سمجھایا جائے۔

حفظ

حفظ کے لیے سورۃ الھمزہ کی تلاوت تجوید کے قواعد کو مدِّنظر رکھتے ہوئے کی جائے۔ پوری سورت پڑھ کر طلبا کو سنایئے۔ پھر ایک ایک آیت پڑھیے۔ طلبا آپ کی پیروی میں پڑھیں۔ تجوید کی اغلاط بورڈ پر لکھ کر درست کروائی جائیں۔ مثلاً:

- 'هُمَزَةٍ' میں 'ہ' اور 'ح' کا فرق سمجھائیے۔
- 'هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ' میں ادغام بلا غنہ کا قاعدہ سمجھائیے۔ 'اَدْرٰىكَ' میں دال پر قلقلہ کروائیے۔
- 'تَطَّلِعُ' میں 'ت' اور 'ط' کا مخرج واضح کیجیے۔ 'ت' کو باریک اور 'ط' کو پر پڑھائیے۔
- 'اِنَّهَا' ن میں غنہ کروائیے۔ 'ء' اور 'ع' کے مخرج کو واضح کیجیے۔
- اس سورت کی تلاوت کا کیسٹ طلبا کو سنوائیے۔ نیز طلبا سے باری باری یہ سورت پڑھوائیے۔
- سورت مع ترجمہ خوشخط لکھنے اور مزید یاد کرنے کے لیے دیجیے۔
- اگلے دن تمام طلبا سے باری باری یہ سورت سنیے۔

سرگرمیاں

- درج ذیل رذائلِ اخلاق پر نوٹ لکھوائیے: چغل خوری، عیب جوئی، حب مال
- جماعت میں اس سورت کی قرأت کا مقابلہ رکھوائیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

- الفاظ معانی
- سورۃ الھمزہ مع ترجمہ خوشخط لکھی ہوئی
- طلبا کا کام/طلبا کی تحریریں
- رذائلِ اخلاق کی فہرست جن سے بچنا ضروری ہے:

جھوٹ	چوری	غیبت	وعدہ خلافی	بہتان	خیانت
تمسخر	فضول خرچی	تکبر	وعدہ خلافی	فتنہ	رشوت
فساد	سود	ظلم	دھوکا دہی		

- تجسس، جھوٹ، چغلی، بہتان، غیبت اور تمسخر سے بچنے کا حکم

۱۔ سورۃ الحج، آیت: ۳۰

۲۔ سورۃ الحجرات، آیت: ۱۱۔۱۲

۳۔ سورۃ النساء، آیت: ۱۱۲

۴۔ سورۃ الاحزاب، آیت: ۵۸

حفظ و ترجمہ

سورۃ الانشراح

مقاصد

- قرآنِ مجید سمجھ کر پڑھنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی ترغیب دلانا۔
- طلبا کو سورت کے معانی و مطالب سے آگاہ کرنا۔
- سورت حفظ کروانا۔

امدادی اشیا

- سورۃ الانشراح مع ترجمہ چارٹ پر خوشخط لکھی ہوئی
- الفاظ معانی کے فلیش کارڈز
- تختۂ تحریر
- کتاب : سلام - ۸ ، صفحہ نمبر ۳

طریقۂ تدریس (پیریڈز ۲)

تعارف/ وضاحت

طلبا کو بتایا جائے کہ سورۃ الانشراح مکّی سورت ہے۔ اس میں آٹھ آیات اور ایک رکوع ہے۔ اس سورت میں نبی کریم ﷺ کو ان مصائب و آلام پر تسلی دی گئی ہے جو تبلیغِ دین کے نتیجے میں آپ ﷺ کو برداشت کرنا پڑے۔ وہی معاشرہ جو آپ ﷺ کو صادق و امین کے لقب سے پکارتا تھا اور آپ ﷺ کو عزت و قدر کی نگاہ سے دیکھتا تھا، یکا یک آپ ﷺ کا مخالف ہوگیا یہاں تک کہ آپ ﷺ کے کئی رشتے دار اور قبیلے والے بھی آپ ﷺ کے دشمن ہو گئے۔ ایسے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ ﷺ کو دل شکستہ یا مغموم ہونے کی ضرورت نہیں، کیا آپ ﷺ کے لیے یہ بات باعثِ تسلی نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا سینہ نورِ ہدایت کے لیے کھول دیا ہے، اسلام کا برحق راستہ دکھایا ہے، اس رہنمائی کی بدولت ذہن کا بوجھ ہلکا کردیا ہے اور قیامت تک

کے لیے آپ ﷺ کے نام اور مرتبے کو بلند کردیا ہے۔ پس ان مشکلات و پریشانیوں سے گھبرانے کی بجائے آپ ﷺ اس پر یقین رکھیں کہ ان مشکلات کے بعد آسانیاں ہی آسانیاں ہیں۔ لہٰذا نبوت کے اس بارِ گراں کو اٹھانے اور اپنی ذمہ داریاں احسن طریقے سے نبھانے کے لیے سخت جدوجہد کیجیے اور فارغ وقت میں عبادت و ریاضت کیجیے اور صرف اپنے رب کی طرف متوجہ رہیے۔

اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیغام دیا ہے کہ مشکلات اور پریشانیوں سے گھبرا کر حق کا راستہ اور حق بات کی تلقین کو چھوڑ نہیں دینا چاہیے بلکہ اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت پر کامل یقین رکھتے ہوئے سخت محنت کے ساتھ تبلیغِ دین کا کام انجام دیتے رہنا چاہیے۔ اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کی عبادت بھی تندہی سے کرنی چاہیے۔

معانی و مطالب

اَلَمْ: کیا نہیں	نَشْرَحْ: ہم نے کھول دیا	صَدْرَ: سینہ
لَكَ: تمھارا، آپ کا	وِزْرَ: بوجھ	اَنْقَضَ: اس نے توڑ دیا
ظَهْرَ: پیٹھ	رَفَعْنَا: ہم نے بلند کیا	الْعُسْرِ: تنگی
يُسْرًا: آسانی	وغیرہ	

اس کے بعد کتاب سے اس سورت کا بامحاورہ ترجمہ پڑھائیے اور سمجھائیے۔ مزید وضاحت کیجیے اور عمل کے لیے اصول اخذ کر کے طلبا کو بتائیے۔

حفظ

حفظ کے لیے اس سورت کی بلند آواز میں تلاوت کیجیے پھر ایک ایک آیت پڑھیے۔ طلبا آپ کی پیروی میں پڑھیں۔ باری باری پڑھوائیے اور تلفظ کی اغلاط تختۂ تحریر پر درست کروائیے۔

''ع'' اور ''ح'' کی ادائیگی حلق کے درمیانے حصے سے کروائیے۔ ''اَنْقَضَ'' میں ''ن'' میں اخفا کروائیے، ''ذ'' کو نرمی سے پڑھوائیے۔ ''ان'' میں غنہ کروائیے۔ فَانْصَبْ کے ''ب'' میں قلقلہ کروائیے اور ''ن'' میں اخفا کے قاعدے کی وضاحت کیجیے۔ ''رَبِّكَ'' میں ''ر'' کو پر پڑھوائیے۔

- اسی سورت کی کیسٹ طلبا کو سنوائیے۔
- سورت اور اس کا ترجمہ زبانی یاد کروائیے۔
- سورت مع ترجمہ خوشخط لکھنے اور مزید یاد کرنے کے لیے دیجیے۔

اگلے دن طلبا سے الفاظ معانی اور ترجمہ سنیے۔ حفظ کی ہوئی اس سورت کی تلاوت باری باری طلبا سے کروائیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

- سورۃ الانشراح کے الفاظ معانی
- سورۃ الانشراح مع ترجمہ
- آیۃ الکرسی مع ترجمہ
- طلبا کی تحاریر
- آیۃ الکرسی کے فضائل
- اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام اور ان کے معانی:
  - ☆ اَلْحَیُّ ۔ زندہ
  - ☆ اَلْعَزِیْزُ العزیز ۔ غالب
  - ☆ اَلْمُتَکَبِّرُ ۔ بڑائی والا
  - ☆ اَلْمَجِیْدُ ۔ بزرگی والا
  - ☆ اَلْقَیُّوْمُ ۔ قائم رہنے والا
  - ☆ اَلْغَفَّارُ ۔ بخشنے والا
  - ☆ اَلْقُدُّوْسُ ۔ پاک

آیۃ الکرسی

مقاصد

- طلبا کو آیۃ الکرسی کے معانی و مطالب سے آ گاہ کرنا۔
- ترجمہ اور اس کی وضاحت کرنا۔
- آیۃ الکرسی زبانی یاد کروانا۔
- آیۃ الکرسی کے فضائل اور اہمیت سے طلبا کو آ گاہ کرنا۔

امدادی اشیا

- آیۃ الکرسی چارٹ پر مع ترجمہ خوشخط لکھی ہوئی ہو
- آیۃ الکرسی کے فضائل کا چارٹ
- الفاظ معانی کے فلیش کارڈز
- تختۂ تحریر
- کتاب : سلام - ۸ ،صفحہ نمبر ۳

طریقۂ تدریس (پیریڈز ۲)

تعارف/ وضاحت

آیۃ الکرسی کا ترجمہ اور اس کو حفظ کرانے سے قبل اس آیت کی فضیلت و اہمیت سے طلبا کو آ گاہ کیا جائے۔ یہ آیت سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۲۵۵ ہے جسے نبی کریم ﷺ نے سب سے افضل آیت قرار دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کے بہت سے فضائل بیان فرمائے ہیں۔ مثلاً

- جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے تو اس کے جنت میں داخل ہونے کے لیے موت کے علاوہ کوئی چیز مانع نہیں ہے۔ (نسائی ،عمل الیوم واللیلۃ)
- ''سورۃ البقرہ میں ایک آیت ہے جو قرآن کریم کی تمام آیتوں کی سردار ہے۔ جس گھر میں وہ پڑھی جائے وہاں سے شیطان بھاگ جاتا ہے اور وہ آیت الکرسی ہے۔'' (سنن دارمی ، کتاب فضائلِ قرآن)

- جو شخص آیت الکرسی صبح کے وقت پڑھے وہ شام تک اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا اور جو شام کو پڑھ لے وہ صبح تک اللہ کی حفاظت میں رہے گا۔ (ترمذی)

اس آیت کی عظمت و فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی توحید و صفات کا بیان ہوا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کا معبودِ حقیقی ہونا، زندہ اور قائم رہنا، سمیع و بصیر ہونا، کائنات کا خالق و مالک اور حاکم ہونا۔ ان صفات کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی بیان ہوئی ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ اُسے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند، اُس کا علم لامحدود ہے، ہر کھلی اور چھپی ہوئی چیز اُس کے احاطۂ علم میں ہے۔ اُس کی اجازت کے بغیر کوئی اُس کے آگے کسی کی سفارش نہیں کر سکتا۔ اُس کی حکومت زمین و آسمان پر پھیلی ہوئی ہے اور اپنے نظام اور کائنات کی حفاظت اللہ تعالیٰ کو ذرا بھی مشکل نہیں اور وہ بڑی عظمت اور بلندی والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی حاکمیت، عظمت اور بڑائی کا یہ تصور دیگر معبودانِ باطلہ کی نفی کرتا ہے، ہمیں اُس کے حضور سجدہ ریز ہونے اور اُس کے احکامات کی تعمیل پر آمادہ کرتا ہے اور دیگر لوگوں کی محتاجی سے بے بنیاد کر دیتا ہے۔

الفاظ معانی

الفاظ معانی کے فلیش کارڈز دکھایئے یا تختۂ تحریر پر لکھ کر واضح کیجیے۔

لَآ: نہیں	اِلٰهَ: معبود	اَلْحَیُّ: زندہ	اَلْقَیُّوْمُ: قائم رہنے والا
سِنَةٌ: اونگھ	نَوْمٌ: نیند	اِذْنِهٖ: اجازت	یَعْلَمُ: وہ جانتا ہے

اس کے بعد بامحاورہ ترجمہ کتاب سے پڑھایئے اور مزید تشریح کیجیے۔

حفظ

- حفظ کے لیے اس آیت کی تلاوت بلند آواز میں تجوید کے قواعد کے مطابق کیجیے۔ طلبا کے ساتھ مل کر پڑھیے۔ باری باری پڑھوایئے۔
- یہ آیت مع ترجمہ خوشخط لکھنے اور یاد کرنے کے لیے دیجیے۔
- اگلے دن تمام طلبا سے باری باری اس کے الفاظ معانی، ترجمہ اور پھر آیت سنیے۔

سرگرمیاں

- اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی جن صفات کا ذکر ہوا ہے ان کی تشریح لکھنے کے لیے دیجیے۔
- اللہ تعالیٰ تنہا تمام کائنات کا خالق، مالک اور حاکم ہے۔ دلائل سے ثابت کیجیے۔

(آلِ عمران: ۱۴۷)

مقاصد:

- طلبا کو دعا کی اہمیت وفضیلت سے آگاہ کرنا۔
- کتاب میں شامل قرآنی دعاؤں، ان دعاؤں کے معانی ومطالب اور ترجمے سے آگاہ کرنا اور انھیں حفظ کروانا۔
- طلبا کو زیادہ سے زیادہ قرآنی اور مسنون دعائیں یاد کرنے اور انھیں پڑھتے رہنے کی ترغیب دلانا۔

امدادی اشیا

- دعا مع ترجمہ چارٹ پیپر پر خوشخط لکھی ہو
- الفاظ معانی کے فلیش کارڈز
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام - ۸، صفحہ نمبر ۴

طریقۂ تدریس (پیریڈز ۲)

تعارف/وضاحت

- طلبا کو دعا کی فضیلت واہمیت سے آگاہ کیا جائے۔

طلبا کو بتایا جائے کہ ہمارا حاجت روا اور مشکل کشا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ اسی لیے تمام انبیائے کرام علیہم السلام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اور اولیائے عظام نے نہ صرف اللہ تعالیٰ کے حضور کثرت سے دعائیں کیں بلکہ تمام لوگوں کو بھی تلقین کی کہ وہ اپنی تمام حاجتیں اللہ تعالیٰ ہی سے مانگیں اور مصائب ومشکلات میں صرف اسی کو پکاریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے بڑھ کر کوئی چیز عزت واکرام والی نہیں ہے۔ (ترمذی، ابواب الدعوات)

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا:

"اور (اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو (کہہ دو کہ) میں تو (تمھارے) پاس ہوں۔ جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ تو ان کو چاہیے کہ میرے احکامات کو مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ نیک رستہ پائیں۔" (البقرہ: ۱۸۶)

سورۃ آلِ عمران کی آیت نمبر ۱۴۷ میں دی گئی اس دعا میں اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کے ساتھ جہاد میں شرکت کرنے والوں کی اس دعا کا ذکر کیا ہے جس میں وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کررہے ہیں کہ
''اے ہمارے پروردگار! گناہ اور زیادتیاں، جو ہم اپنے کاموں میں کرتے رہے ہیں، معاف فرما اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافروں پر فتح عنایت فرما۔'' (آل عمران: ۱۴۷)
اس دعا کے ذریعے ہمیں تلقین کی جارہی ہے کہ ہمیں جو تکلیف، رنج، پریشانی یا مصیبت پہنچتی ہے وہ ہمارے اپنے اعمال کا نتیجہ ہوتا ہے لہٰذا ہمیں ان مصائب و آلام سے بچنے کے لیے سب سے پہلے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرنی چاہیے۔ اس کے ساتھ ساتھ نیک اعمال اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں جدوجہد کے لیے اللہ تعالیٰ سے ہر وقت دعا کرتے رہنا چاہیے کہ وہ ہمیں سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق دے، حق بات پر استقامت عطا فرمائے اور دشمنوں پر غلبے سے نوازے۔ پس ہمیں چاہیے کہ ہم کثرت سے اس دعا کو پڑھیں۔

معانی و مطالب

طلبا کو اس دعا کے الفاظ و معانی کے فلیش کارڈز دکھائے جائیں یا تختۂ تحریر پر ان کی وضاحت کی جائے۔ مثلاً
رَبَّنَا: اے ہمارے رب   اغْفِرْ: تو معاف فرما   ذُنُوْبَنَا: گناہ   اِسْرَافَنَا: زیادتی
ثَبِّتْ: تو ثابت قدم رکھ   اَقْدَامَنَا: قدم کی جمع   انْصُرْنَا: تو مدد فرما   وغیرہ
پھر اس کے بعد دعا کا بامحاورہ ترجمہ طلبا کو بتایا اور سمجھایا جائے اور مزید تشریح کی جائے۔

حفظ

حفظ کے لیے اس دعا کی تلاوت بلند آواز سے تجوید کے قواعد کے تحت کی جائے۔ طلبا آپ کی پیروی میں پڑھیں۔ طلبا سے بار بار اس دعا کو پڑھوائیے یہاں تک کہ انھیں یہ دعا زبانی یاد ہو جائے۔
طلبا کو یہ دعا مع ترجمہ خوشخط لکھنے اور مزید یاد کرنے کے لیے دی جائے۔

(سورۃ النمل: ۱۹)

مقاصد

- طلبا کو اس دعا کے معانی و مطالب، ترجمے اور پس منظر سے آگاہ کرنا۔

- اس دعا کو حفظ کرانا اور پڑھتے رہنے کی تلقین کرنا۔
- طلبا کو انعاماتِ خداوندی پر شکر کرنے کی ترغیب دلانا اور ایسے صالح اعمال کرتے رہنے کی طرف مائل کرنا جو اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہوں اور اس کی خوشنودی کا ذریعہ بنیں۔

امدادی اشیا

- چارٹ پر دعا مع ترجمہ خوشخط لکھی ہو
- الفاظ معانی کے فلیش کارڈز
- تختۂ تحریر
- کتاب : سلام - ۸ ،صفحہ نمبر ۴

طریقۂ تدریس (پیریڈز ۲)

تعارف/ وضاحت

اس دعا کا پس منظر طلبا کو بتایا جائے کہ یہ دراصل حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا کے الفاظ ہیں جو انھوں نے اللہ تعالیٰ کے خصوصی انعامات ملنے پر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے شاندار سلطنت عطا فرمائی اور انھیں بے شمار طاقتوں اور صلاحیتوں سے نوازا ، انھیں چرند پرند کی بولیاں سکھائی گئیں، ہواؤں کو ان کا تابع بنادیا گیا۔ جنات ، جانوروں ، پرندوں پر آپ کا حکم چلتا تھا۔ ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے لشکر کے ساتھ کسی جنگل سے گزر رہے تھے جہاں چیونٹیاں بھی موجود تھیں۔ اس لشکر کو دیکھ کر ایک چیونٹی نے دوسری چیونٹیوں سے کہا کہ سب اپنے اپنے بلوں میں چلی جاؤ کہیں ایسا نہ ہو کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا لشکر بے خبری میں تمھیں روند ڈالے۔ یہ سن کر حضرت سلیمان علیہ السلام مسکرائے اور اس وقت انھوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی۔ چنانچہ آپ نے اللہ تعالیٰ کی ان بے شمار نعمتوں کے ملنے پر اللہ تعالیٰ کا شکر کیا اور اللہ تعالیٰ سے صالح اعمال کی توفیق مانگی جو اس کی بارگاہ میں مقبول ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ قیامت کے دن وہ انھیں اپنے نیک بندوں میں شامل فرمائے۔

پس ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کے بے شمار احسانات پر اس کا شکر ادا کرتے رہیں اور اللہ تعالیٰ سے نیک اعمال کی توفیق اور ان کی قبولیت کی دعا کرتے رہیں اور اللہ تعالیٰ سے اس کی رحمت ، اس کا فضل اور قیامت کے دن نیک بندوں میں شامل ہونے کی التجا کرتے رہیں۔

معانی و مطالب

اس آیت کے الفاظ کے معانی طلبا کو سمجھائے جائیں۔ بورڈ پر لکھ کر ان کی وضاحت کی جائے۔ مثلاً

رَبِّ : اے میرے رب	اَوْزِعْنِيْٓ: مجھے توفیق دے دیجیے	اَشْكُرَ : میں شکر کروں
اَنْعَمْتَ: تو نے انعام کیا	عَلَيَّ : مجھ پر	وَالِدَيَّ: میرے والدین
اَعْمَلَ: میں عمل کروں	صَالِحًا : نیک	اَدْخِلْنِيْ: مجھے داخل فرما
فِيْ : میں	عِبَادِ: بندے	كَ: تیرے وغیرہ

- پھر اس آیت کا ترجمہ اور تشریح کیجیے۔

حفظ

حفظ کے لیے اس آیت کی تلاوت تجوید کے قواعد کے تحت کیجیے۔ طلبا آپ کی پیروی میں پڑھیں۔ طلبا سے بار بار پڑھوائیے یہاں تک کہ انھیں یاد ہو جائے۔

- طلبا کو یہ دعا مع ترجمہ خوشخط لکھنے کے لیے دیجیے اور پڑھتے رہنے کی تلقین کیجیے۔

(سورۃ الکھف: ۱۰)

مقاصد

- طلبا کو اس دعا کے معانی و مطالب، ترجمے اور پس منظر سے آگاہ کرنا۔
- اس دعا کو حفظ کرانا اور پڑھتے رہنے کی تلقین کرنا۔
- طلبا کو انعاماتِ خداوندی پر شکر کرنے کی ترغیب دلانا اور ایسے صالح اعمال کرتے رہنے کی طرف مائل کرنا جو اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہوں اور اس کی خوشنودی کا ذریعہ بنیں۔

امدادی اشیا

- چارٹ پر دعا مع ترجمہ خوشخط لکھی ہو
- الفاظ معانی کے فلیش کارڈز

- تختۂ تحریر
- کتاب : سلام - ۸ ، صفحہ نمبر ۳

طریقۂ تدریس (پیریڈز ۲)

تعارف و پس منظر

یہ دعا سورۃ الکہف کی آیت نمبر ۱۰ سے لی گئی ہے۔

کہف کے معنی غار کے ہیں چونکہ اس سورت میں اصحابِ کہف کا ذکر ہوا ہے لہٰذا اسے سورۃ الکہف کا نام دیا گیا۔ سورۃ الکہف کی ابتدائی دس آیات اور آخری دس آیات پڑھنے اور یاد کرنے کی فضیلت احادیث سے ثابت ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو ان آیات کو جمعے کی نماز کے بعد پڑھ لے تو وہ فتنۂ دجال سے محفوظ رہے گا۔ (مسلم) اور پوری سورت کی تلاوت کے بارے میں فرمایا کہ ''جو اس کی تلاوت جمعہ کے دن کرے گا تو آئندہ جمعے تک اس کے لیے خاص نور پیدا کردیا جائے گا۔'' (ترمذی ، کتاب فضائل قرآن)

سبق میں شامل اس دعا کا پس منظر حافظ ابنِ کثیر اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ ایک رومی بادشاہ جس کا نام دقیانوس تھا (۲۰۱ تا ۲۱۵ء) وہ لوگوں کو بتوں کی پوجا کرنے پر مجبور کرتا تھا۔ اسی دور کے چند نوجوانوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات ڈال دی کہ عبادت کے لائق تو صرف ایک معبود ہے۔ وہ معبود جس نے زمین و آسمان تخلیق کیے ہیں اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ یہ نوجوان اسی عقیدے کے تحت الگ تھلگ جگہ پر عبادت میں مصروف رہنے لگے۔ جب ان کے عقیدۂ توحید کے بارے میں لوگوں کو معلوم ہوا تو انھوں نے بادشاہ تک یہ خبر پہنچا دی۔ بادشاہ نے انھیں اپنے دربار میں طلب کیا اور ان کے عقیدے کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے بغیر کسی ڈر وخوف کے عقیدۂ توحید کو بیان کردیا۔ لیکن پھر بادشاہ اور اپنی مشرک قوم کے ظلم وستم سے بچنے اور اپنے دین کو بچانے کے لیے انھوں نے ایک پہاڑ کے غار میں پناہ لی۔ جہاں انھوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی کہ

''اے ہمارے پروردگار! ہم پر اپنے ہاں سے رحمت نازل فرما اور ہمارے کام میں درستی (کے سامان) مہیا کر۔'' (الکہف:۱۰)

اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو قبول فرمایا اور ان کی حفاظت کا انتظام کرتے ہوئے ان پر ایک طویل عرصے تک نیند مسلط کردی۔ اس کے بعد انھیں بیدار کیا تو اس بادشاہ کا دورِ حکومت ختم ہو چکا تھا۔ اب شہنشاہ تھیودوسیس ثانی (۴۰۸ تا ۴۵۰ء) کا دور تھا جس میں عیسائیت عروج پر تھی۔ ان کے بیدار ہونے پر ان کا ایک ساتھی ایک سکہ

لے کر کھانا لینے کے لیے گیا۔ دکاندار یہ سکہ دیکھ کر حیران رہ گیا کیونکہ وہ تین سو سال پرانا تھا۔ اب حاکمِ وقت تک بھی یہ بات پہنچ گئی۔ یوں سب لوگوں پر یہ بات آشکار ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کس طرح موت کے بعد زندگی دے گا اور قیامت میں تمام لوگوں کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرے گا۔

اللہ تعالیٰ نے پھر ان نوجوانوں کو قیامت تک کے لیے موت دے دی اور یہ واقعہ موت کے بعد اٹھائے جانے کی دلیل بن گیا۔

اس دعا اور اس سے متعلق واقعے میں ہمارے لیے یہ سبق ہے کہ ہم مشکل سے مشکل حالات میں بھی اپنے دین پر ثابت قدم رہیں اور کٹھن حالات سے نکلنے کے لیے اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگیں۔ وہی ہماری حفاظت کرنے والا، ہمیں سیدھا رستہ دکھانے والا، اس پر قائم رکھنے والا اور ہمارے معاملات کی درستی کرنے والا ہے۔

معانی و مطالب

اس دعا کے الفاظ معانی کے فلیش کارڈز طلبا کو دکھائے جائیں یا تختۂ تحریر پر ان کی وضاحت کی جائے۔ مثلاً

رَبَّنَآ: اے ہمارے رب	وَّ: اور	مِنْ لَّدُنْكَ: اپنے پاس سے
هَيِّئْ: تو مہیا کر	لَنَا: ہمارے لیے	رَشَدًا: درستی

- اس دعا کا ترجمہ کتاب سے پڑھائیے اور مزید وضاحت کیجیے۔

حفظ

حفظ کے لیے اس دعا کو بلند آواز میں تجوید کے قواعد کے تحت پڑھیے۔ طلبا آپ کی پیروی میں پڑھیں۔ طلبا سے بار بار پڑھوائیے۔ یہاں تک کہ انھیں دعا زبانی یاد ہو جائے۔

یہ دعا مع ترجمہ خوشخط لکھنے اور مزید یاد کرنے کے لیے دی جائے۔

(سورۃ الفرقان: ٦٥)

مقاصد

- طلبا کو اس دعا کے معانی و مطالب سے آگاہ کرنا۔
- دعا حفظ کروانا اور پڑھتے رہنے کی تلقین کرنا۔

امدادی اشیا

- دعا چارٹ پیپر پر مع ترجمہ خوشخط تحریر ہو
- الفاظ معانی کے فلیش کارڈز
- تختۂ تحریر
- کتاب : سلام - ۸ ، صفحہ نمبر ۴

طریقۂ تدریس (پیریڈز ۲)

تعارف/ وضاحت

یہ دعا سورۃ الفرقان کی آیت نمبر ۶۵ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں مومنین کی صفات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا ہے کہ متقی ، پرہیز گار ، اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ، اس کی خوشنودی چاہنے والے اور اپنی عاقبت سنوارنے والوں کی کیا پہچان ہے۔ چنانچہ فرمایا کہ ”اللہ کے بندے تو وہ ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے گفتگو کرتے ہیں تو وہ سلام کہتے ہیں اور جو اپنے پروردگار کے آگے سجدے کر کے اور کھڑے رہ کر راتیں بسر کرتے ہیں اور وہ جو دعا مانگتے رہتے ہیں کہ اے پروردگار دوزخ کے عذاب سے ہمیں دور رکھنا کہ اس کا عذاب بڑی تکلیف کی چیز ہے۔“ (الفرقان: ۶۳ تا ۶۵)

اس کے علاوہ مومنین کی بہت سی خوبیوں کا ذکر کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ مومنین ان صفات کے ہوتے ہوئے بھی کسی فخر و غرور میں مبتلا نہیں ہوتے بلکہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں اور دوزخ کی آگ سے بچنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے رہتے ہیں اور نیک اعمال کرنے کے باوجود ان کے دل لرزتے ہیں کہ یہ اعمال ان کے رب کی بارگاہ میں مقبول ہوئے بھی ہیں یا نہیں۔

پس ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے اندر مومنین کی ایسی ہی صفات پیدا کریں جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۃ فرقان میں فرمایا ہے اور اپنے اعمال صالح کے باوجود اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں اور دوزخ کے عذاب سے بچنے کے لیے اس کی پناہ طلب کرتے اور اس دعا کو کثرت سے پڑھتے رہیں۔

معانی و مطالب

طلبا کو اس آیت کے الفاظ و معانی کے فلیش کارڈز دکھائے جائیں یا تختۂ تحریر پر اس کی وضاحت کریں۔ مثلاً

رَبَّنَا: اے ہمارے رب   اصْرِفْ: تُو پھیر دے، تُو دور کر دے   اِنَّ: بے شک

كَانَ: ہے   غَرَامًا: تکلیف دہ چیز، چمٹ جانے والا

اس کا ترجمہ کتاب سے پڑھائیے اور مزید وضاحت کیجیے۔

حفظ

اس دعا کو حفظ کرانے کے لیے بلند آواز اور تجوید کے قواعد کے تحت تلاوت کریں۔ طلبا آپ کی پیروی میں پڑھیں۔ طلبا سے بار بار پڑھوائیں یہاں تک کہ انھیں زبانی یاد ہو جائے۔

- یہ دعا مع ترجمہ خوشخط لکھنے کے لیے اور مزید یاد کرنے کے لیے دی جائے۔
- اگلے دن باری باری یہ دعا سب سے مع ترجمہ سنی جائے۔

(سورۃ یونس: ۸۵۔۸۶)

مقاصد

- دعا کے معانی و مطالب سے طلبا کو آگاہ کرنا۔
- دعا کا پس منظر بیان کرنا۔
- دعا حفظ کروانا۔

امدادی اشیا

- چارٹ پر دعا مع ترجمہ خوشخط تحریر کی گئی ہو
- الفاظ معانی کے فلیش کارڈز
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام - ۸، صفحہ نمبر ۴

طریقۂ تدریس (پیریڈز ۲)

تعارف/ وضاحت

مذکورہ بالا سورۃ یونس کی آیت نمبر ۸۵ اور ۸۶ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے ان افراد کی دعا کا ذکر ہے جو فرعون کے ظلم و ستم کے خوف کے باوجود حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کا حوصلہ بڑھاتے ہوئے انھیں اللہ پر توکل کرنے کی ہدایت دی تو انھوں نے اللہ تعالیٰ سے یوں دعا کی کہ:

''اے ہمارے پروردگار! ہمیں ظالم قوم کے ہاتھوں آزمائش میں نہ ڈال اور اپنی رحمت سے قوم کفّار سے نجات بخش۔

اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو قبول فرمایا، انھیں فرعون اور اس قوم سے بچالیا اور فرعون اور اس کا لاؤ لشکر غضبِ الٰہی کا شکار ہو کر غرقاب ہو گیا۔

آج بھی ایمان والوں کے لیے ہر طرف فتنے اور آزمائشیں ہیں۔ کافر اقوام چاروں طرف سے مسلمانوں پر یلغار کررہی ہیں۔ ہر طرف مسلمانوں کے خلاف کشت و خون کا بازار گرم ہے۔ کہیں تو وہ ان کے ملکوں پر حملہ آور ہو رہے ہیں اور کہیں آپس میں لڑوا کر اپنے مقاصد حاصل کررہے ہیں۔ ایسے میں ہمیں آپس میں اتحاد و اتفاق کے ساتھ ساتھ اس دعا کو کثرت سے پڑھنے کی ضرورت ہے کہ

''اے ہمارے پروردگار! ہمیں ظالم قوم کے ہاتھوں آزمائش میں نہ ڈال اور اپنی رحمت سے قوم کفّار سے نجات بخش۔'' (آمین)

معانی و مطالب

رَبَّنَا: اے ہمارے رب　　فِتْنَةً: آزمائش　　نَجِّنَا: ہمیں بچالے

اس کا ترجمہ پڑھائیے اور مزید وضاحت کیجیے۔

حفظ

- حفظ کے لیے یہ قرآنی دعا بلند آواز میں تلاوت کیجیے۔ طلبا آپ کی پیروی میں پڑھیں۔ طلبا سے بار بار پڑھوائیے یہاں تک کہ انھیں یہ دعا زبانی یاد ہو جائے۔
- یہ دعا مع ترجمہ خوشخط لکھنے اور مزید یاد کرنے کے لیے دیجیے۔

- اگلے دن تمام طلبا سے باری باری یہ دعا سنیے۔

سرگرمیاں

طلبا کو مختلف گروہوں میں تقسیم کریں اور انھیں لائبریری یا انٹرنیٹ کی مدد سے درج ذیل کام کرنے کے لیے دیجیے۔

- حضرت سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کے نتیجے میں ایک شاندار سلطنت عطا فرمائی۔ ایسی سلطنت پھر کسی کو عطا نہیں ہوئی۔ اس کی تفصیلات لکھیے۔
- اصحابِ کہف کا واقعہ تفاسیر کی مدد سے اپنے الفاظ میں تحریر کیجیے۔ اس میں آج کل کے نوجوانوں کے لیے کیا سبق ہے۔
- مومنین کی صفات قرآن و حدیث کی روشنی میں تحریر کیجیے اور ان صفات کی روشنی میں اپنا جائزہ لیجیے۔
- فرعون کون تھا اور اس نے بنی اسرائیل کو کس عذاب میں مبتلا کر رکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو کس طرح نجات دی؟ آج کے دور میں ہمارے لیے کون سی چیزیں باعثِ فتنہ ہیں اور ان سے بچنے کا کیا طریقہ ہے؟
- کتاب میں دی گئی ان دعاؤں کے علاوہ ہر گروپ کم از کم پانچ پانچ مزید قرآنی دعائیں مع ترجمہ لکھ کر لائے اور سوفٹ بورڈ پر لگائے۔
- طلبا کو زیادہ سے زیادہ قرآنی دعائیں حفظ کروائیں۔
- مسنون دعائیں یاد کرنے کا بھی اہتمام کروائیں اور انھیں پڑھنے کی ترغیب دلائیں۔ مثلاً: گھر سے باہر نکلنے کی دعا، گھر میں داخل ہونے کی دعا، کھانا کھانے سے پہلے اور بعد کی دعا، سونے جاگنے کی دعا، مسجد میں داخل ہونے کی دعا، بازار جانے کی دعا وغیرہ وغیرہ۔

تختۂ نرم کی تجاویز

- الفاظ معانی
- دعا کے آداب
- قرآنی دعائیں مع ترجمہ
- دعا کی اہمیت وفضیلت
- طلبا کی تحاریر/ طلبا کا کام
- مسنون دعائیں

☆ گھر سے باہر نکلنے کی دعا
☆ گھر میں داخل ہونے کی دعا
☆ مسجد میں داخل ہونے کی دعا
☆ مسجد سے باہر نکلنے کی دعا
☆ کھانا کھانے کی دعا
☆ کھانے کے بعد کی دعا
☆ دودھ پینے کی دعا
☆ نیا کپڑا پہننے کی دعا
☆ آئینہ دیکھنے کی دعا

عقیدۂ آخرت اور تعمیرِ سیرت میں اس کا کردار

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا:

- کے ذہنوں میں عقیدۂ آخرت پختہ ہو۔
- مقصدِ حیات جانیں اور آخرت کی تیاری کے لیے نیک راہ اپنانے اور اعمالِ صالحہ کی طرف راغب ہو۔
- آگاہ ہوں کہ عقیدۂ آخرت تعمیرِ سیرت میں کیا کردار ادا کرتا ہے اور اس کے انسانی زندگی پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔
- سبق کو سمجھ کر مشقی سوالات حل کرنے کے قابل ہوں۔

امدادی اشیا

- چارٹ پیپر جس پر عقیدۂ آخرت سے متعلق قرآنی آیات (مع ترجمہ) اور احادیث تحریر ہوں
- تختۂ تحریر
- کتاب : سلام - ۸ ،صفحہ نمبر ۵

طریقۂ تدریس (پیریڈز ۴)

سبق پڑھانے سے قبل طلبا سے معلوم کیجیے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کیوں پیدا فرمایا؟ ہمارا مقصدِ حیات کیا ہے؟ کیا زندگی صرف اس دنیا تک محدود ہے؟ کیا مرنے کے بعد ہمیں ایک اور زندگی عطا ہوگی؟ اُس زندگی کی فلاح کا دارومدار کس بات پر ہوگا؟ تو پھر ہمارے پیشِ نظر زندگی کا مقصد کیا ہونا چاہیے؟ کیا حیوانات کی طرح صرف کھانا پینا اور اپنی خواہشات کی تکمیل کا نام ہی زندگی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے زندگی گزارنے کے لیے کیا احکامات نازل فرمائے ہیں؟ ان احکامات کی حکمت کیا ہے؟ ان پر عمل نہ کرنے کے نقصانات دنیا و آخرت کی فلاح و کامرانی پر کس طرح اثر انداز ہوں گے؟ وغیرہ

- تمام طلبا کو گفتگو میں شریک کیجیے۔ ان کے رہن سہن اور اس کے نتائج کے بارے میں گفتگو کیجیے۔ ان کے طرزِ زندگی کی اصلاح کے لیے عقیدۂ آخرت کی وضاحت دلائل کے ساتھ کیجیے۔
- اعلان سبق کیجیے، سبق کا عنوان تختۂ تحریر پر لکھیے، ذیلی عنوانات بھی تحریر کیجیے۔
- سبق کا ایک پیراگراف خود پڑھیے یا کسی طالبِ علم سے پڑھوایئے پھر اس کی وضاحت کیجیے۔ اس طرح تمام پیروں کی وضاحت کیجیے۔ اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھتے جایئے۔ دورانِ وضاحت طلبا سے سوالات بھی کرتے جایئے تاکہ ان کی توجہ سبق اور لیکچر پر مرکوز رہے اور ان کے فہم کا بھی اندازہ ہو سکے۔ مثلاً:
  - ☆ قیامت کے بعد ابدی زندگی پر ایمان لانا کیا کہلاتا ہے۔
  - ☆ دنیا ایک امتحان گاہ ہے، اس سے کیا مراد ہے؟
  - ☆ قیامت کی ہولناکیوں سے بچنے کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟
  - ☆ روزِ محشر سے کیا مراد ہے؟
  - ☆ آخرت کی زندگی کو عقلی دلائل سے کیسے ثابت کیا جا سکتا ہے؟
  - ☆ عقیدۂ آخرت انسانی زندگی میں کیا انقلابی تبدیلیاں رونما کر سکتا ہے؟
  - ☆ آج ہمارے معاشرے میں بگاڑ کی کیا وجہ ہے؟ اس کا سدھار کس طرح ممکن ہے؟
- آخر میں سبق کا خلاصہ بتایئے اور بورڈ پر تحریر کردہ اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ تفصیلی سوالات پر طلبا سے زبانی گفتگو کیجیے پھر لکھنے کے لیے دیجیے۔

۲۔ سوالات کے مختصر جوابات:

(i) اُخروی زندگی کی کامیابی کا انحصار ہمارے اچھے اعمال کی بنیاد پر ہوگا، پس ہر شخص کو چاہیے کہ وہ نیکیوں میں سبقت لے جانے کی کوشش کرے اور گناہوں سے بچتا رہے تاکہ جنت میں اس کا ٹھکانا بن سکے۔

(ii) قیامت کا دورانیہ سورۃ المعارج میں اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا ہے:

ترجمہ: ''جس کی طرف روح (الامین) اور فرشتے چڑھتے ہیں (اور) اس روز (نازل ہوگا) جس کا اندازہ پچاس ہزار برس کو ہوگا۔'' (سورۃ المعارج : ۴)

(iii) اللہ تعالیٰ نے موت اور زندگی کو پیدا فرمایا تاکہ ہماری آزمائش کرے کہ ہم میں سے کون اچھے عمل کرتا ہے۔

(iv) اس روز ہر شخص کی نیکیوں اور گناہوں کا وزن کیا جائے گا۔ اگر نیکیاں گناہوں کے مقابلے میں زیادہ ہوں گی تو اس کا اجر جنت کی صورت ملے گا۔

(v) انسان کے لیے خیر اور شر کو واضح کر دیا گیا ہے۔ وہ چاہے تو اللہ کے احکام کی پیروی میں اچھے اعمال کرے اور چاہے تو شیطان کے قدموں پر چلے جو اس کا کھلا دشمن ہے۔

۳۔ درست جواب کا انتخاب:

(i) مضبوط ہونا

(ii) اعمال کی جزا و سزا

(iii) کردار

(iv) ہمیشہ رہے گی

(v) اعمال کی

مزید مشقیں اور سرگرمیاں

- درج ذیل سوالات کے جوابات جی ہاں/ جی نہیں میں دیجیے۔

۱۔ اللہ تعالیٰ نے موت کو نیند سے مشابہت دی ہے۔ [ ]

۲۔ قبر میں سوال کرنے والے فرشتوں کو منکر نکیر کہا جاتا ہے۔ [ ]

۳۔ برزخ کے معنی آرام و آسائش کے ہیں۔ [ ]

۴۔ آپ ﷺ نے مکہ میں عقیدۂ توحید اور عقیدۂ آخرت کی تبلیغ پر زور دیا۔ [ ]

۵۔ مشرکینِ مکہ عقیدۂ آخرت پر یقین رکھتے تھے۔ [ ]

- درج ذیل عبارت پڑھیے اور نیچے دیے گئے سوالات کے جوابات تحریر کیجیے۔

''ایک مرتبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ وہ انھیں دکھائے کہ مُردوں کو کیسے زندہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا تمھیں موت کے بعد اٹھائے جانے کا یقین نہیں ہے؟ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا کہ وہ اپنے اطمینانِ قلب کے لیے دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے انھیں حکم دیا کہ وہ چار پرندے لیں انھیں اپنے ساتھ مانوس کریں اور پھر انھیں ذبح کر کے ان کے ٹکڑے مختلف پہاڑوں پر رکھ دیں اور پھر انھیں آواز دے کر اپنی طرف بلائیں تو وہ تیزی سے اڑتے ہوئے ان کی طرف آئیں گے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایسا ہی

کیا۔ انھوں نے موت کے بعد زندگی کی حقیقت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ ان کے ہاتھ سے ذبح کیے ہوئے پرندے زندہ ہو کر پرواز کرتے ہوئے ان کے پاس چلے آئے اور یوں انھیں اطمینانِ قلب حاصل ہو گیا۔

سوالات

۱۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے کس خواہش کا اظہار فرمایا؟

۲۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں کیا جواب دیا؟

۳۔ کیا ذبح کیے ہوئے پرندے زندہ ہو گئے؟

۴۔ اس واقعے کا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر کیا اثر ہوا؟

۵۔ اس واقعے سے ہمیں کیا معلوم ہوا؟

- قرآن و حدیث کی روشنی میں درج ذیل عنوانات کا موازنہ کیجیے۔

	موازنہ	
(i) عقیدۂ آخرت کو ماننے والے کی زندگی	⟵	عقیدۂ آخرت کو نہ ماننے والے کی زندگی
(ii) دنیاوی زندگی	⟵	اُخروی زندگی
(iii) جنت	⟵	دوزخ

پروجیکٹ

طلبا کے گروہ تشکیل دیجیے جو درج ذیل تحقیقی کام کریں:

- درج ذیل عنوانات پر مضامین تحریر کریں۔
  (i) دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔
  (ii) قیامت کی ہولناکیاں
  (iii) عالمِ برزخ
  (iv) روزِ محشر
- عقیدۂ آخرت سے متعلق سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۵۹ میں موجود حضرت عزیر علیہ السلام کا واقعہ اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

روزہ : فضیلت اور معاشرتی اثرات

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا:

- روزے کی فرضیت، فضیلت اور اہمیت سے آگاہ ہوں۔
- روزے کے انفرادی اور اجتماعی اثرات کے بارے میں جانیں۔
- باقاعدگی سے روزے رکھنے اور رمضان کی برکتیں سمیٹنے کی طرف راغب ہوں۔
- اس قابل ہوں کہ سبق کو سمجھ کر مشقی سوالات حل کرسکیں۔

امدادی اشیا

- رمضان میں مختلف مسلم ممالک میں مسلمانوں کی مصروفیات کی دستاویزی فلم
- چارٹ پیپر جس پر رمضان کے فضائل سے متعلق قرآنی آیات (مع ترجمہ) اور احادیث تحریر ہوں
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام - ۸، صفحہ نمبر ۱۱

طریقۂ تدریس (پیریڈز ۵)

آمادگی کے لیے طلبا سے سوال کیجیے کہ وہ کون سی عبادت ہے جو ہر نبی کی امت پر فرض رہی؟

☆ کس عبادت کے لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ اس کے لیے ہے اور وہ خود اس کی جزا دے گا؟
☆ رمضان المبارک اسلامی مہینوں میں کس نمبر پر آتا ہے؟
☆ شبِ قدر کس مہینے کی طاق راتوں میں آتی ہے؟
☆ شبِ قدر کی کیا فضیلت ہے؟
☆ تراویح کسے کہتے ہیں؟
☆ اعتکاف کسے کہتے ہیں؟ یہ کب کیا جاتا ہے؟ کیا آپ کے گھر والوں میں سے کبھی کسی نے اعتکاف کیا ہے؟
☆ روزہ رکھنے اور افطار کرنے کی دعائیں سنائیے۔

- رمضان میں طلبا کی مصروفیات کے بارے میں سوالات کیجیے۔ کتنے طلبا روزہ رکھتے ہیں۔ روزہ کیوں رکھا جاتا ہے؟ وغیرہ
- پھر اعلانِ سبق کے بعد سبق کا عنوان تختۂ تحریر پر لکھیے ، ذیلی عنوان بھی تحریر کیجیے ، سبق کا ایک پیرا پڑھیے اور اس کی وضاحت کیجیے۔ دورانِ وضاحت سوالات کیجیے۔
- سبق کے باقی پیرا طلبا سے پڑھوائیے اور ان کی وضاحت کیجیے۔ اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھتے جائیے۔
- روزہ رکھنے کا طریقہ ، روزہ کن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے اور کن چیزوں سے نہیں ٹوٹتا اور روزوں کے دیگر مسائل پر بھی گفتگو کی جائے۔
- دورانِ وضاحت درج ذیل سوالات کیے جا سکتے ہیں:
  - ☆ روزے کب فرض ہوئے؟
  - ☆ روزہ کس پر فرض ہے؟
  - ☆ روزے کو عربی میں کیا کہتے ہیں اور اس کے کیا معنی ہیں؟
  - ☆ بیمار اور مسافر کے لیے کیا رعایت ہے؟
  - ☆ روزے داروں کے جنت میں داخلے کے لیے مخصوص دروازے کا کیا نام ہے؟
  - ☆ روزہ کس چیز سے بچنے کے لیے ڈھال ہے؟
  - ☆ روزے دار کے لیے خوشی کے دو مواقع کون کون سے ہیں؟
  - ☆ روزے کی بدولت انسانی جسم پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟
  - ☆ رمضان میں کون کون سے بھلائی کے کام کیے جا سکتے ہیں اور ان کا اجر عام دنوں کے مقابلے میں کتنا ہے؟
- آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔
- سبق میں موجود مواد کے علاوہ طلبا کو تراویح ، اعتکاف اور طاق راتوں میں عبادت کے حوالے سے مزید معلومات فراہم کی جائیں۔ قضا روزوں اور نفلی روزوں سے متعلق احکام بتائے جائیں۔
- روزہ رکھنے پر راغب کرنے کے لیے طلبا کو رمضان سے متعلق دستاویزی فلم دکھائی جائے۔ تاکہ انھیں معلوم ہو کہ ساری دنیا کے مسلمان ایک ہی مہینے میں کس طرح اللہ تعالیٰ کی اس عبادت کا اہتمام کرتے ہیں اور ان کی کیا مصروفیات ہوتی ہیں۔

- مشقی سوالات پر طلبا کے ساتھ پہلے زبانی گفتگو کیجیے ، پھر انھیں لکھنے کے لیے دیجیے۔ تمام سوالات کے جوابات سبق ہی میں موجود ہیں۔ تحقیقی سوالات کے جوابات لکھنے میں طلبا کی مدد کیجیے۔

دیگر مشقیں اور سرگرمیاں

۱۔ خالی جگہیں مناسب الفاظ سے پُر کریں۔

(i) __________ نزول قرآن کا مہینہ ہے

☆ شعبان ☆ رمضان ☆ شوال

(ii) رمضان کے مہینے میں ایک فرض ادا کرنے کا ثواب __________ فرض ادا کرنے کے برابر ہے۔

☆ ستر ☆ اسی ☆ نوے

(iii) روزے دار کے لیے خوشی کے دو مواقع ہیں ، ایک __________ کے وقت اور دوسرا آخرت میں اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے وقت۔

☆ سحری ☆ افطار ☆ تراویح

(iv) روزے کو عربی میں __________ کہتے ہیں۔

☆ صلوٰۃ ☆ صوم ☆ سعی

(v) ہر شے کی زکوٰۃ ہوتی ہے اور بدن کی زکوٰۃ __________ ہے۔

☆ نماز ☆ روزہ ☆ حج

۲۔ اپنی یا کسی اور کی روزہ کشائی کی تقریب کا حال لکھیں۔

- سحری اور افطار کی دعائیں طلبا سے خوشخط لکھوا کر سوفٹ بورڈ پر لگائیں۔
- روزے کے دوران نیکیوں کی ترغیب کے لیے کلاس میں چھوٹے چھوٹے رول پلے کروائیں جن کا مرکزی خیال درج ذیل ہو:

ایک طالبِ علم دوسرے طالبِ علم سے جھگڑا کر رہا ہے۔ لیکن دوسرا طالبِ علم اس سے الجھنے کی بجائے اسے سمجھاتا ہے کہ لڑائی کرنا تو بری بات ہے اور روزے میں تو خاص طور پر لڑائی جھگڑے سے بچنا چاہیے۔

- غرباء و مساکین کی مالی امداد۔
- روزہ کشائی کی تقریب۔

- مساجد میں عام لوگوں کے لیے افطار کا اہتمام کرنا۔

روزہ رکھنے کا عملی مظاہرہ کرنے کے لیے چھوٹا سا رول پلے کروائیے، جس میں گھر کا ماحول ہو اور سب کو سحری کے لیے بیدار کیا جارہا ہے۔ روزہ رکھنے کا اہتمام اور دن بھر کی مصروفیات و عبادات اور افطار کے وقت کی دعا پڑھتے ہوئے دکھایا جائے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

- روزے کی قضا کا بیان
- روزے کے کفارے اور فدیے کا فرق
- کفارہ
- فدیہ
- نفلی روزے
- میری روزہ کشائی
- روزے سے متعلق قرآنی آیات و احادیث مع ترجمہ
- اعتکاف کا طریقہ
- طلبا کی تحریریں/طلبا کا کام
- کن دنوں میں روزہ رکھنا حرام ہے
- روزہ کے مسائل

(۱) کن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

(۲) کن اعمال سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

- شبِ قدر کے فضائل
- روزہ رکھنے کی نیت
- افطار کی دعا

حج اور اس کی عالمگیریت

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا:

- حج کی فرضیت، فضیلت اور اہمیت سے آگاہ ہوں۔
- مناسکِ حج کے بارے میں معلومات سے واقف ہوں۔
- حج کے انفرادی و اجتماعی فوائد اور اس کی عالمگیریت جانیں۔
- صاحبِ استطاعت ہونے کے بعد حج کی ادائیگی کو ترجیح دینے کی ترغیب پائیں۔

امدادی اشیا

- ملٹی میڈیا
- حج کی دستاویزی فلم
- مقاماتِ مقدسہ اور مناسکِ حج کی تصاویر کا چارٹ یا ماڈل
- تلبیہ مع ترجمہ چارٹ پیپر پر تحریر ہو
- حج سے متعلق قرآنی آیات و احادیث کا چارٹ
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام - ۸، صفحہ نمبر ۱۷

طریقۂ تدریس (پیریڈز ۵)

آمادگی:

- موضوع میں دلچسپی پیدا کرنے اور حج کی ترغیب دلانے کے لیے حج سے متعلق دستاویزی فلم ملٹی میڈیا پر دکھائی جائے۔ اس دوران مقاماتِ مقدسہ کی وضاحت اور یہاں پیش آنے والے تاریخی واقعات سے بھی طلبا کو آگاہ کیا جائے۔

- اس کے بعد اعلانِ سبق کیا جائے اور تختۂ تحریر پر عنوان اور ذیلی عنوانات تحریر کیے جائیں۔
- سبق کا ایک پیرا پڑھیے اور اس کی وضاحت کیجیے۔
- سبق کے تمام پیروں کی اسی طرح وضاحت کیجیے۔ اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھتے جائیے۔ دورانِ وضاحت طلبا سے درج ذیل سوالات کیے جا سکتے ہیں۔

☆ صاحبِ استطاعت ہونے سے کیا مراد ہے؟

☆ خانۂ کعبہ کی تعمیر اللہ تعالیٰ کے حکم سے کس نے اور کیوں کی؟

☆ صاحبِ استطاعت ہونے کے باوجود حج نہ کرنے والے کے لیے کیا وعید ہے؟

☆ حج تمام عبادات کا مجموعہ ہے۔ کیسے؟

☆ تلبیہ سے کیا مراد ہے؟

☆ صفا اور مروہ سے کیا مراد ہے؟ یہاں پیش آنے والے واقعے کے بارے میں بتائیے۔

☆ حج کے دوران جانور کی قربانی کس قربانی کی یادگار ہے؟

☆ شیطان کو کنکریاں مارنے کے عمل کو کیا کہا جاتا ہے؟

☆ مدینہ منورہ میں حاجی کتنی نمازیں ادا کرتے ہیں؟

☆ حج سے بین الاقوامی تعلقات و سیاست، تجارت، دفاع اور دیگر شعبوں میں تعاون کی فضا کیسے پروان چڑھتی ہے؟

- طلبا کو حج کرنے کا عملی طریقہ سکھائیے۔ اس کے لیے چند طلبا سفید چادروں کو احرام کی صورت میں باندھیں، جماعت میں مختلف جگہوں پر مناسک حج اور مقامات کے ماڈل، تصاویر یا نام گتے یا چارٹ پر لکھ کر لگا دیے جائیں، مثلاً خانۂ کعبہ، مقامِ ابراہیم، صفا و مروہ، میدانِ عرفات، جمرات، منیٰ، مزدلفہ اور پھر حج کرنے کا طریقہ ترتیب کے ساتھ ان کو سکھایا جائے۔ تلبیہ اور حج کے دوران پڑھی جانے والی دعائیں بھی سکھائی جائیں۔ مثلاً یہ میقات ہے، یہاں حج کی نیت کی جائے گی اور احرام باندھا جائے گا۔ میقات میں داخل ہو کر تلبیہ پڑھا جائے گا۔ یہ خانۂ کعبہ ہے جہاں طواف کیا جائے گا۔ یہ صفا و مروہ ہے جہاں سات چکر لگائے جائیں گے، وغیرہ وغیرہ۔

حل شدہ مشق

ا۔ طلبا سے زبانی گفتگو کے بعد انھیں خود لکھنے کے لیے دیجیے۔

۲۔ سوالات کے مختصر جوابات:

(i) حج سن ۹ ہجری میں فرض ہوا۔

(ii) حاجی مدینہ منورہ ضرور جاتے ہیں تا کہ روضۂ رسول ﷺ پر حاضر ہو کر صلوٰۃ و سلام پیش کر سکیں ، وہاں مسجدِ نبوی ﷺ میں چالیس نمازیں ادا کر سکیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر مشاہیرِ اسلام کو ایصالِ ثواب کر سکیں اور مدینہ میں موجود مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کر سکیں۔

(iii) خانۂ کعبہ سے کچھ فاصلے پر ایک مقام ہے جس میں وہ مبارک پتھر رکھا ہوا ہے جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کے نشانات ہیں۔ اسے مقامِ ابراہیم کہتے ہیں ، یہاں حاجی دو رکعت نماز ادا کرتے ہیں۔

(iv) مناسکِ حج سے مراد حج کے ارکان اور حج کے دوران عبادت کے مقامات ہیں ، یعنی احرام باندھنا ، حج یا عمرہ کی نیت کرنا ، وقوفِ عرفات ، طوافِ زیارت اور عرفات سے واپسی پر طواف سعی ، رمی ، الوداعی طواف ، بال منڈوانا یا کتروانا یا مزدلفہ میں قیام وغیرہ۔

(v) حج مبرور سے مراد وہ حج ہے جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہو۔ اس کا بدلہ جنت ہے۔

۳۔ صحیح اور غلط کی نشان دہی:

(i) ✗ (ii) ✓ (iii) ✓ (iv) ✗ (v) ✓

۴۔ اصطلاحات کی وضاحت:

(i) میقات:

میقات مکہ مکرمہ کے چاروں طرف وہ حدود ہیں جن میں داخل ہوتے وقت حج یا عمرہ کی نیت کی جاتی ہے۔

(ii) مطاف:

مطاف طواف کرنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ یہ بیت اللہ کے چاروں طرف بیضوی شکل کی جگہ ہے جہاں لوگ طواف میں مشغول رہتے ہیں۔

(iii) ملتزم:

ملتزم سے مراد بیت اللہ کی دیوار کا وہ حصہ ہے جو خانۂ کعبہ کے دروازے اور حجر اسود کے درمیان ہے۔ یہاں مانگی جانے والی دعائیں مقبول ہوتی ہیں۔ لوگ اس جگہ سے چمٹ کر انتہائی عاجزی اور انکساری کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہیں۔ یہاں دعا مانگنا مسنون ہے۔

(iv) رمی:

دورانِ حج شیطان کو کنکریاں مارنے کے عمل کو رمی کہا جاتا ہے۔

(v) مقامِ ابراہیم:

بیت اللہ میں موجود وہ مبارک پتھر جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کے نشان ہیں۔ یہاں دو رکعت نماز پڑھی جاتی ہے۔

(vi) صفا و مروہ:

دو پہاڑیاں ہیں جن کے درمیان حاجی سات چکر لگاتے ہیں۔

دیگر مشقیں اور سرگرمیاں

ا۔ طلبا درج ذیل اصطلاحات کے سامنے ان کے درست معانی منتخب کر کے لکھیں:

جمرات	________________	حجرِ اسود کو بوسہ دینا
طواف	________________	صفا و مروہ کے درمیان چکر لگانا
سعی	________________	بال منڈوانا
حلق	________________	میدانِ عرفات میں ٹھہرنا
وقوف عرفات	________________	خانۂ کعبہ کے گرد چکر لگانا
استلام	________________	تین ستون جو منیٰ میں ہیں

- آپ کے خاندان میں جس نے حج کیا ہے، اس کا انٹرویو کریں پھر اسے تحریر کریں۔ معلم اچھی تحریر کو تختۂ تحریر پر لگائیں۔
- پروجیکٹ: تحقیقی کام

درج ذیل کا فرق واضح کیجیے:

(i) حج (ii) حجِ تمتع (iii) عمرہ (iv) حجِ بدل (v) حجِ قران

- طلبا سے خانۂ کعبہ کا ماڈل بنوائیے۔ اچھا ماڈل تیار کرنے پر انعام دیجیے اور اسے گوشۂ نمائش میں رکھوائیے۔
- چارٹ پر مناسکِ حج کی تصاویر لگوائیے اور ان کے نام اور دیگر تفصیلات لکھوائیے۔ اچھا کام تختۂ نرم پر لگوائیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

- حج کی فرضیت ، فضیلت ، عالمگیریت اور اہمیت سے متعلق قرآنی آیات و احادیث
- مقاماتِ حج کی تصاویر
- طلبا کا کام/طلبا کی تحاریر
- حج کی اقسام:

۱۔ حجِ افراد (اکیلا کرنا):

احرام باندھتے وقت صرف حج کی نیت کرنا۔

۲۔ حجِ قِران (دو چیزوں کو ملانا):

ایک ہی احرام سے حج اور عمرہ ادا کرنا۔

۳۔ حجِ تمتع (کچھ وقت کے لیے فائدہ اٹھانا):

میقات پہنچ کر صرف عمرہ کے لیے احرام پہننا اور عمرہ کرکے احرام کھول دینا ، پھر آٹھ ذی الحج کو حج کے لیے احرام باندھنا۔

۴۔ حج اور عمرے میں فرق:

عمرہ کسی بھی وقت کسی بھی مہینے یا کسی بھی دن ایک بار کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ یہ حج ہی کی طرح ادا کیا جاتا ہے لیکن اس میں طوافِ قدوم (مکہ میں داخل ہونے کے بعد پہلا طواف) ، طوافِ زیارت ، وقوف اور رمی نہیں ہوتی اور نہ ہی عمرہ کا خطبہ اور جمع بین الصلوٰتین (دو نمازوں کو جمع کرکے پڑھنا) جبکہ حج صاحبِ استطاعت ہونے کی صورت میں زندگی میں ایک بار فرض ہے۔ اس سے مراد تمام ارکانِ حج کو (ذی الحج) کی مقررہ تاریخوں میں مقررہ مقامات پر ادا کرنا۔

خلقِ عظیم

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا:

- رحمت للعالمین ، نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سیرتِ طیبہ سے روشناس ہوں۔
- آپ ﷺ کی اخلاقی تعلیمات سے آگاہ ہوں۔
- اسوۂ حسنہ پر چلنے کی ترغیب پائیں اور زندگی کے ہر شعبے میں اس سے رہنمائی حاصل کریں۔
- اطاعتِ الٰہی اور اتباعِ رسول ﷺ کو مقصدِ زندگی بنانے کا جذبہ پیدا کریں۔

امدادی اشیا

- نبی کریم ﷺ کے اعلیٰ اخلاق سے متعلق قرآنی آیات اور احادیث
- تختۂ تحریر
- کتاب : سلام - ۸ ، صفحہ نمبر ۲۹

طریقۂ تدریس (پیریڈز ۴)

موضوع کی مناسبت سے طلبا کی سابقہ معلومات کا اعادہ کیجیے۔ نبی کریم ﷺ کے اخلاقِ حسنہ سے متعلق واقعات طلبا سے سنیے۔

طلبا کو بتائیے کہ دنیا کا ہر دین اخلاقی تعلیمات کا پرچار کرتا ہے لیکن اخلاقیات کا مکمل نمونہ اور ایسی تعلیمات جو رہتی دنیا تک آنے والے تمام انسانوں کی رہنمائی کریں ، ان کی مثال صرف اور صرف نبی کریم ﷺ کی ذاتِ اقدس اور آپ ﷺ کے پیش کردہ رہنما اصولوں کے سوا کہیں اور نہیں ملتی۔

آپ ﷺ نے زندگی کے ہر شعبے میں عملاً ہماری رہنمائی اور مکارمِ اخلاق کی تکمیل فرمائی۔ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کون سے اعمال جنت میں جانے کا باعث بنتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا ''اللہ کا خوف اور حسنِ اخلاق۔'' (ترمذی)

اعلانِ سبق کے طور پر بتائیے کہ اس سبق میں ہم نبی کریم ﷺ کے ان ہی اوصافِ حمیدہ اور خلقِ عظیم کے بارے میں پڑھیں گے اور اپنے لیے رہنمائی حاصل کریں گے۔

- اعلانِ سبق کے بعد سبق کا عنوان تختۂ تحریر پر لکھیے۔ ذیلی عنوانات بھی تحریر کیجیے۔
- سبق کا ایک پیرا بلند آواز میں پڑھیے اور اس کی وضاحت کیجیے۔ اسی طرح باقی پیرا باری باری طلبا سے پڑھوائیے اور ان کی وضاحت بھی کرتے جائیے۔ اہم نکات، قرآنی آیات اور احادیث کو بورڈ پر لکھ کر واضح کیجیے۔
- سبق میں دی گئی معلومات کے علاوہ اضافی معلومات بھی مہیا کیجیے اور مزید واقعات سنائیے۔ امدادی اشیا کا بروقت استعمال کیجیے۔
- دورانِ وضاحت سوالات کیجیے تاکہ طلبا کی توجہ مرکوز رہے اور ان کے فہم و ادراک کا اندازہ ہو سکے۔
- دورانِ وضاحت درج ذیل سوالات کیے جا سکتے ہیں:

☆ نبی کریم ﷺ کے اعلیٰ اور عمدہ اخلاق کی گواہی قرآنِ مجید میں کن الفاظ میں دی گئی ہے؟

☆ اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کے اخلاق کے بارے میں کیا فرمایا؟

☆ صبر و تحمل کے متعلق آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ کا کوئی واقعہ بیان کیجیے۔

☆ آپ ﷺ نے طہارت و پاکیزگی کا اعلیٰ نمونہ بن کر دکھایا۔ کیسے؟

☆ توکل سے متعلق آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟

☆ آپ ﷺ جود و سخا کی اعلیٰ مثال ہیں۔ کسی واقعے سے ثابت کریں۔

☆ فتحِ مکہ کے موقع پر آپ ﷺ نے عفو و درگزر کی کیا مثال قائم کی؟

☆ آپ ﷺ کی امانت و صداقت کا کیا عالم رہا؟

☆ نبی کریم ﷺ کی بے مثال شجاعت کے بارے میں بتائیے۔

☆ کن کن شعبوں میں نبی کریم ﷺ کی ذاتِ اقدس ہمارے لیے مشعل راہ ہے؟

☆ اتباعِ رسول ﷺ کے سلسلے میں بحیثیت مسلمان ہماری کیا ذمہ داری ہے؟

- آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

ا۔ تفصیلی جوابات طلبا کو لکھنے کے لیے دیجیے۔

۲۔ مختصر جوابات:

(i) نبی کریم ﷺ کے اخلاق ، عادات اور اوصافِ حمیدہ کا نام خلقِ عظیم ہے۔

(ii) نبی کریم ﷺ عام طور پر عام لوگوں کے جیسا لباس زیب تن فرماتے۔ یمن کی سرخ دھاریوں والی چادر اوڑھنا پسند فرماتے ، سیاہ ، سبز ، زعفرانی رنگ کے کپڑے پہنتے اور سفید رنگ کو زیادہ محبوب رکھتے۔

(iii) مکہ مکرمہ کے تاجر آپ ﷺ کی صداقت ، خوش معاملگی ، امانت اور دیانت کی بنا پر آپ ﷺ کے شراکت دار بننا چاہتے تھے۔

(iv) اعلانِ نبوت سے قبل آپ ﷺ کی ترغیب پر جو معاہدہ کیا گیا ، اس کا نام حلف الفضول تھا۔

(v) نبی کریم ﷺ کے اسوہ سے عفو و درگزر کی چند مثالیں درج ذیل ہیں:

- آپ ﷺ نے طائف میں تبلیغ کے دوران پتھر برسانے والوں کو نہ صرف معاف کیا بلکہ ان کے حق میں دعائے خیر بھی فرمائی۔
- فتحِ مکّہ کے موقع پر اپنے تمام دشمنوں کو معاف کر دیا۔
- اعلانیہ تبلیغ کے دوران آپ ﷺ جس راستے سے گزرتے ، وہاں ایک عورت آپ ﷺ پر کوڑا ڈال دیتی تھی۔ ایک روز اس نے کوڑا نہیں پھینکا تو آپ ﷺ اس کی خیریت دریافت کرنے کے لیے اُس کے گھر تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ کے اس حُسنِ سلوک سے متاثر ہو کر وہ عورت آپ ﷺ پر ایمان لے آئی۔

۳۔ طلبا سے زبانی گفتگو کے بعد انھیں لکھنے کے لیے دیجیے۔ جہاں مشکل ہو وہاں ان کی مدد کیجیے۔

۴۔ خالی جگھوں کے الفاظ:

(i) قرآن (ii) اللہ تعالیٰ (iii) عظیم ترین (iv) اللہ تعالیٰ (v) خوشبو

سوال نمبر ۵ اور ٦ طلبا کو خود کرنے دیجیے۔

دیگر مشقیں اور سرگرمیاں

- ایک لفظ میں جواب تحریر کریں۔

(i) ”اور بے شک آپ ﷺ کے اخلاق بہت اعلیٰ ہیں۔“ یہ آیت کس سورت میں ہے؟

(ii) آپ ﷺ نے کسے معاشرے میں باوقار مقام دلایا؟

(iii) آپ ﷺ نے کس موقع پر عام معافی کا اعلان فرمایا؟

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

(iv) جب آپ ﷺ مکّہ میں داخل ہوئے تو لشکرِ اسلام کی تعداد کتنی تھی؟

(v) آپ ﷺ نے فتح و کامیابی کی کنجی کس کو قرار دیا؟

- طلبا کے دو گروپ بنوا کر ان کے درمیان حیاتِ طیبہ سے متعلق معلوماتی پروگرام رکھا جائے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

- نبی کریم ﷺ کی اخلاقی تعلیمات:

۱۔ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ (بخاری، کتاب الایمان)

۲۔ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں بن سکتا جب تک وہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ (بخاری، کتاب الایمان)

۳۔ جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے، اسے چاہیے کہ بھلی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔ (بخاری، کتاب الادب)

۴۔ (دین میں) آسانی کرو اور سختی نہ کرو، لوگوں کو خوش خبری سناؤ اور (دین سے) نفرت نہ پیدا کرو۔ (بخاری، کتاب العلم)

۵۔ راست بازی اختیار کرو اور باہمی محبت کو بڑھاؤ (بخاری)

- خلقِ عظیم سے متعلق قرآنی آیات
- طلبا کا کام
- اچھے اخلاق

۱۔ سلام میں پہل کرنا

۲۔ چھوٹوں پر رحم، بڑوں کا ادب

۳۔ بھلائی کا بدلہ بھلائی سے دینا

۴۔ والدین اور اساتذہ کی اطاعت

۵۔ رشتہ داروں، ہمسایوں، یتیموں، فقیروں، بیواؤں، مسافروں، مہمانوں کے ساتھ حُسنِ سلوک

۶۔ سچ بولنا، جھوٹ سے بچنا

۷۔ صاف ستھرا رہنا

۸۔ آپس میں پیار و محبت اور اتفاق سے رہنا

۹۔ اجازت لے کر گھروں میں داخل ہونا

۱۰۔ مصیبت پر صبر کرنا

۱۱۔ غصے کو پی جانا

۱۲۔ درگزر سے کام لینا

۱۳۔ غرور و تکبر، دشمنی، ظلم اور فتنہ فساد سے بچنا

۱۴۔ آدابِ مجلس کا خیال رکھنا

صبر و تحمل

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا:

- صبر و تحمل کے معنی و مفہوم سے آ گاہ ہوں۔
- صبر و تحمل کی اہمیت کے بارے میں جانیں اور روز مرہ زندگی میں اس کی ضرورت سے آ گاہ ہوں۔
- صبر و تحمل سے متعلق اسوۂ حسنہ کی اعلیٰ مثالیں جانیں اور ان سے رہنمائی حاصل کریں۔
- اس قابل ہوں کہ وہ سبق سمجھ کر اس کے مشقی سوالات حل کر سکیں۔

امدادی اشیا

- صبر و تحمل سے متعلق قرآنی آیات و احادیث کا چارٹ
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام - ۸، صفحہ نمبر ۲۸

طریقۂ تدریس (پیریڈز ۴)

آمادگی کے لیے نبی کریم ﷺ کی زندگی سے صبر و تحمل سے متعلق کوئی واقعہ سنائیے۔ مثلاً ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ خانۂ کعبہ کے نزدیک نماز کی ادائیگی میں مشغول تھے کہ دشمنانِ اسلام میں سے عقبہ بن معیط نے آپ ﷺ کی پشت مبارک پر اونٹ کی اوجھڑی ڈال دی۔ کسی نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اطلاع دی تو آپ دوڑتی ہوئی آئیں اور آپ ﷺ کی پشت مبارک سے اس غلاظت کو ہٹایا۔ اس موقع پر آپ ﷺ نے نہ صرف خود صبر و تحمل کا مظاہرہ فرمایا بلکہ اپنی بیٹی سے بھی فرمایا کہ ''اے میری بیٹی! صبر سے کام لو۔ اللہ تعالیٰ انھیں ہدایت دے۔ یہ نہیں جانتے کہ ان کی بہتری کس میں ہے۔''

- طلبا کو بتائیے کہ نبی کریم ﷺ کی زندگی صبر و تحمل کے ایسے بے شمار واقعات سے بھری ہوئی ہے۔ آپ ﷺ کے بارِ نبوت کو اٹھانے اور دین اسلام کا بول بالا کرنے کے لیے صبر و تحمل ہی وہ اعلیٰ اخلاقی وصف تھا جس نے ہر موقع پر آپ ﷺ کو فتح و کامرانی سے ہمکنار کیا اور بالآخر اسی صبر و استقامت کی بدولت اسلام عرب

سے نکل کر پوری دنیا میں بھی پھیل گیا۔

- آج ہم آپ ﷺ کی اسی بے مثال اخلاقی خوبی کے بارے میں پڑھیں گے اور اپنے لیے رہنما اصول تلاش کریں گے۔
- سبق کا ایک پیرا بلند آواز میں پڑھیے، اس کی وضاحت کیجیے۔ دیگر پیرا طلبا سے پڑھوائیے اور ان کی وضاحت بھی کیجیے۔ سبق کے علاوہ اضافی معلومات اور واقعات سے طلبا کو آگاہ کیجیے۔ اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھتے جائیے۔
- طلبا کو روزمرہ زندگی میں صبر و تحمل کی ضرورت سے آگاہ کیجیے اور اس وصف کو اپنانے کی تلقین کیجیے۔
- دورانِ وضاحت درج ذیل سوالات کیے جا سکتے ہیں:
  - ☆ صبر و تحمل کا وسیع تر مفہوم بیان کیجیے۔
  - ☆ صبر و تحمل سے متعلق دیگر انبیا کے واقعات میں سے کوئی واقعہ سنائیے۔
  - ☆ آپ ﷺ نے کتنے سال تک دعوت و تبلیغ کا فریضہ انجام دیا؟
  - ☆ قریش آپ ﷺ کی بہت تکریم کیا کرتے تھے لیکن اعلانِ نبوت کے بعد وہ آپ ﷺ کے جانی دشمن کیوں بن گئے؟
  - ☆ ابولہب کون تھا؟ اس کا کیا انجام ہوا؟ اس کا ذکر قرآنِ مجید کی کس سورت میں ہے؟
  - ☆ قریشِ مکّہ نے آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے خاندان کو شعب ابی طالب میں کیوں محصور کر دیا؟ وہاں آپ ﷺ اور آپ کے خاندان والوں کو کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟
  - ☆ آپ ﷺ نے طائف والوں کے حق میں کیا دعا فرمائی؟
  - ☆ روزمرہ زندگی میں صبر و تحمل کی کیا اہمیت ہے؟ مثالوں سے واضح کریں۔
- آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعلان کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ تفصیلی جوابات طلبا کو خود لکھنے کے لیے دیجیے۔

۲۔ سوالات کے مختصر جوابات:

(i) اعلانِ نبوت سے پہلے مشرکینِ مکہ آپ ﷺ سے تعلق اور رشتہ داری کو اپنے لیے باعثِ فخر سمجھتے تھے۔

لیکن اعلانِ نبوت کے بعد ان ہی لوگوں نے نہ صرف آپ ﷺ سے قطع تعلق کرلیا بلکہ آپ ﷺ کے جانی دشمن بن گئے۔

(ii) رسولِ اکرم ﷺ نے واقعہ طائف کو اپنی زندگی کا سب سے کڑا وقت قرار دیا۔

(iii) اگر نبی کریم ﷺ ۷ ہجری میں صبر و تحمل سے کام لیتے ہوئے مشرکینِ مکہ سے امن کا معاہدہ نہ کرتے تو دونوں فریقین میں جنگ کے امکانات بڑھ جاتے۔ چوں کہ یہ معاہدہ آگے چل کر فتحِ مکہ کا پیش خیمہ بنا اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اس معاہدے کو فتحِ مبین قرار دیا۔

(iv) ابو لہب ، نبی کریم ﷺ کا چچا تھا لیکن اعلانِ نبوت کے بعد آپ ﷺ کی دشمنی میں پیش پیش تھا۔ آپ ﷺ نے اپنی دو صاحبزادیوں سیّدہ اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا اور سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح اس کے دونوں بیٹوں سے کیا تھا لیکن جب آپ ﷺ نے دعوتِ دین کا کام شروع کیا تو اس نے آپ ﷺ کی دونوں صاحبزادیوں کو طلاق دلوادی اور آپ ﷺ کا دشمن بن گیا۔ نبی کریم ﷺ کے دونوں صاحبزادوں کے وصال پر اس نے خوشی کا اظہار کیا۔ اس کی گستاخیاں حد سے بڑھی ہوئی تھیں۔

(v) قرآنِ مجید میں صبر کا ذکر نماز کے ساتھ اور برائی کی جگہ بھلائی جیسی نیکیوں کے ساتھ کیا گیا ہے۔

۳۔ خالی جگہوں کے جوابات:

(i) ڈٹے رہنا ، برداشت کرنا ، روکنا

(ii) ۲۳ سال

(iii) کانٹے

(iv) مکّہ مکرمہ

۴۔ درست جواب کا انتخاب:

(i) تین (ii) فتح مبین (iii) طائف (iv) مہذب (v) فتح

اخلاص وتقویٰ

مقاصد

سبق کے اختتام پر طلبا:

- اخلاص وتقویٰ کے مفہوم سے آگاہ ہوں۔
- اخلاص وتقویٰ کی اہمیت وفضیلت جانیں۔
- اخلاص وتقویٰ اور اسوۂ حسنہ سے روشناس ہوں۔
- دنیا وآخرت کی فلاح وکامرانی حاصل کرنے کے لیے اخلاص وتقویٰ کو لازم سمجھیں۔
- سبق کو سمجھ کر مشقی سوالات حل کرسکیں۔

امدادی اشیا

- اخلاص وتقویٰ سے متعلق قرآنی آیات واحادیث کا چارٹ
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام - ۸، صفحہ نمبر ۳۳

طریقۂ تدریس (پیریڈز ۴)

- موضوع سے متعلق طلبا کی سابقہ معلومات کا اعادہ کیجیے۔ طلبا کو بتایئے کہ ''اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔'' (حدیث) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں صرف وہی نیک اعمال مقبول ہوتے ہیں جو خلوصِ نیت سے کیے جائیں یعنی ان کا مقصد محض اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی ہو۔ خالص اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے چھوٹے سے چھوٹا نیک عمل بھی درجے اور ثواب میں اُس بڑے سے بڑے کام سے کہیں افضل ہے جو صرف دکھاوے کی نیت سے کیا جائے۔ چنانچہ اخلاصِ نیت کے ساتھ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کا سارا سامان نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں پیش کیا اور تعریف وتحسین کے مستحق ہوئے تو وہیں حضرت ابوعقیل رضی اللہ عنہ کی محنت کی اُجرت میں ملی ہوئی چند کھجوروں کی بھی اتنی ہی پذیرائی ہوئی اس لیے کہ وہ بھی خلوصِ نیت کے ساتھ پیش کی گئی تھیں۔

- تقویٰ کیا ہے اور اخلاص کے ساتھ اس کا کیا تعلق ہے؟ اخلاص و تقویٰ کی اہمیت اور فضیلت کیا ہے اور اسوۂ حسنہ میں اس سلسلے میں ہمارے لیے کیا رہنمائی ہے، ان سب کا آج ہم جائزہ لیں گے۔
- اعلانِ سبق کے بعد تختۂ تحریر پر سبق کا عنوان تحریر کیجیے۔ ذیلی عنوانات بھی لکھیے۔
- سبق کا پہلا پیرا پڑھیے اس کی وضاحت کیجیے۔ اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھتے جائیں۔ تمام پیرا باری باری طلبا سے پڑھوائیے اور ان کی وضاحت کیجیے۔ موضوع کی مناسبت سے سیرت النبی ﷺ کے مزید واقعات سنائیے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اخلاص و تقویٰ کے واقعات بھی سنائیے۔
- دورانِ وضاحت درج ذیل سوالات کیے جا سکتے ہیں۔
  - ☆ اخلاص سے کیا مراد ہے؟ تقویٰ کسے کہتے ہیں؟
  - ☆ اخلاص و تقویٰ کس طرح لازم و ملزوم ہیں؟
  - ☆ دکھاوے کی نیت سے کیا گیا نیک عمل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کیوں مقبول نہیں ہو گا؟
  - ☆ جسم کے کس عضو کو نبی کریم ﷺ نے تقویٰ کا مرکز قرار فرمایا؟
  - ☆ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر بہت خوش ہوتا ہے۔ کسی حدیث سے ثابت کریں۔
  - ☆ نبی کریم ﷺ معصوم اور گناہوں سے پاک ہونے کے باوجود کیوں رات رات بھر عبادت میں مصروف رہتے تھے اور توبہ و استغفار کیا کرتے تھے؟
  - ☆ اخلاص تقویٰ کے فوائد و ثمرات کیا ہیں؟
- سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ سوالات پر طلبا سے زبانی گفتگو کیجیے اور پھر انھیں اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے دیجیے۔

۲۔ سوالات کے مختصر جوابات:

(i) اخلاص سے مراد کوئی بھی نیک کام کسی ذاتی مفاد یا غرض کی بنا پر نہیں بلکہ خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کرنا اور تقویٰ سے مراد اللہ تعالیٰ کے خوف سے گناہوں سے بچنا ہے۔

(ii) نبی کریم ﷺ ایسی کسی علمی بحث کو پسند نہیں فرماتے تھے جس سے عوام کو کوئی فیض نہ پہنچے یا وہ اس کو سمجھنے سے قاصر ہوں۔

(iii) رسول اللہ ﷺ نے مسلمان کی بیماری اور تکلیف کے بارے میں فرمایا ہے کہ ''جس مسلمان کو کوئی بھی تکلیف بیماری وغیرہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ ایسے جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت سے (خزاں کے موسم میں) پتے جھڑ جاتے ہیں۔'' (بخاری، کتاب المرضیٰ)

(iv) توبہ و استغفار کے لیے نبی کریم ﷺ یہ دعا فرماتے تھے:

''یااللہ! تُو میرا مالک ہے، تیرے سوا کوئی سچا خدا نہیں ہے، تُو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے، میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے عہد اور وعدے پر جہاں تک مجھ سے ہوسکتا ہے قائم ہوں، میں نے جو (بُرے) کام کیے ہیں ان سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں تیرے احسان اور اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں۔ میری خطائیں بخش دے، تیرے سوا کوئی گناہ بخشنے والا نہیں ہے۔''

(v) آپ ﷺ کی خواہش ہوتی کہ لوگ وعظ کی مجلس سے زیادہ سے زیادہ فیض حاصل کریں لہٰذا آپ ﷺ ایک مخلص معلم کی طرح اسلام کی تعلیم سے منھ موڑ لینے والوں کے اس انداز کو گوارا نہیں فرماتے تھے۔

۳۔ خالی جگہوں کے الفاظ:

(i) نفرت (ii) گناہ (iii) عصر (iv) سورت (v) کمان

۴۔ طلبا کو اخلاص وتقویٰ سے متعلق احادیث لکھنے کے لیے کہیے۔

دیگر مشقیں اور سرگرمیاں

- اخلاص وتقویٰ سے متعلق قرآن وحدیث اور سیرت کی کتابوں کی مدد سے درج ذیل واقعات مکمل کیجیے۔

۱۔ غزوۂ تبوک کے موقع پر چند نادار اور مفلس مگر اخلاص وتقویٰ کی دولت سے مالا مال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور جہاد کے لیے خود کو پیش کیا لیکن چونکہ ان کے پاس سواری کا انتظام نہیں تھا لہٰذا انھیں واپس ....

۲۔ حضرت آدم علیہ السلام کے دونوں بیٹوں ہابیل اور قابیل نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قربانی پیش کی۔ آسمان سے آگ آئی اور ہابیل کی قربانی کو خاکستر کرگئی۔ یہ قربانی کے قبول ہونے کی دلیل تھی لیکن قابیل کی قربانی ....

۳۔ ایک مرتبہ میدانِ جنگ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک کافر کو پچھاڑ دیا۔ قریب تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ اس کا سرتن سے جدا کردیتے کہ اس دوران کافر نے آپ رضی اللہ عنہ پر تھوک دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ فوراً اس کے سینے سے اُتر گئے اور اُسے چھوڑ دیا۔ وہ شخص حیرانی سے بولا......

- درج ذیل لوگوں کے بارے میں قرآن و حدیث کی روشنی میں رائے کا اظہار کریں۔

☆ خالد نے قربانی کے لیے ایک لاکھ کا جانور خریدا اور اس کی نمائش بھی کی۔

☆ سیٹھ اختر بیواؤں اور یتیموں کو امدادی چیک تقسیم کرتے وقت میڈیا میں تشہیر ضرور کرتے ہیں۔

☆ علامہ اظہر اپنے شاگردوں سے کہتے ہیں کہ اس شہر میں ان سے بڑا کوئی عالم نہیں ہے اور اگر کوئی دعویٰ کرتا ہے تو میں اس کو چیلنج کرتا ہوں۔

عدل و احسان

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا:

- عدل و احسان کے مفہوم سے آگاہ ہوں۔
- عدل و احسان کی اہمیت اور فضیلت جانیں۔
- عدل و احسان اور نبی کریم ﷺ کے اسوہ سے آگاہ ہوں اور ان سے ہنما اصول حاصل کریں۔
- روزمرہ معاملات میں عدل و احسان سے کام لینے کی ترغیب پائیں۔

امدادی اشیا

- عدل و احسان سے متعلق قرآنی آیات و احادیث کا چارٹ
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام - ۸، صفحہ نمبر ۴۰

طریقۂ تدریس (پیریڈز ۴)

- آمادگی کے لیے طلبا سے چند سوالات کیے جائیں کہ:
  - ☆ اسلام سے پہلے عرب معاشرے کی کیا حالت تھی؟
  - ☆ لوگ ایک دوسرے کے ساتھ کیا کیا برتاؤ کیا کرتے تھے؟
  - ☆ آپس کے لڑائی جھگڑوں اور جنگ و جدل کی کیا وجوہات تھیں؟
  - ☆ نبی کریم ﷺ کی بعثت کے بعد صورتِ حال کیا ہوئی؟
  - ☆ اسلام کے کس رہنما اصول کی بدولت ان جھگڑوں اور جنگوں کا خاتمہ ممکن ہوا؟
- پھر بتائیے کہ وہ رہنما اصول عدل و احسان ہے جس کے ناپید ہونے کی وجہ سے عرب معاشرہ بدامنی کا شکار تھا۔ عدل و احسان کی تعلیمات ہی نے ان کے تمام مسائل کو حل کیا۔ امن و امان، بھائی چارے اور اتحاد و یکجہتی کی فضا کو پروان چڑھایا۔ ہر ایک کے حقوق و فرائض مقرر ہوئے۔ قانون کا اطلاق امیر و غریب سب پر یکساں کیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ صدیوں سے جاری لڑائیوں، جنگوں اور کشت و خون کا خاتمہ ہو گیا۔

- عدل و احسان کیا ہے؟ اس کی کیا اہمیت ہے؟ اس سلسلے میں نبی کریم ﷺ کا طرزِ عمل کیا رہا؟ کیا آج ہمارے معاشرے میں پھیلی ہوئی افراتفری ، بدامنی ، لوٹ کھسوٹ اور حقوق کی پامالی کا خاتمہ بھی عدل و احسان کے ذریعے ممکن ہے؟ ان سب باتوں کا جائزہ ہم آج کے سبق ''عدل و احسان'' میں لیں گے۔
- اعلانِ سبق کے بعد سبق کا عنوان تختۂ تحریر پر لکھیے۔
- سبق کا پہلا پیرا پڑھیے اور اس کی وضاحت کیجیے۔ اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھتے جائیے۔
- دیگر پیراگراف طلبا سے باری باری پڑھوائیے اور ان کی بھی وضاحت کیجیے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگی اور دورِ حکومت سے بھی مثالیں اور واقعات بیان کیجیے اور موضوع کو آج کے حالات سے جوڑتے ہوئے اس کے اطلاق و افادیت پر روشنی ڈالیے۔
- دورانِ وضاحت درج ذیل سوالات کیجیے:

☆ عدل و احسان کے معنی بیان کریں؟

☆ کیا عدل و احسان معاشرے میں توازن قائم رکھنے کے لیے ضروری ہے؟ کیسے؟

☆ کیا لوگوں کے حقوق کی ادائیگی عدل و احسان کے بغیر ممکن ہے؟

☆ کیا عدل و احسان کے معاملے میں مسلم و غیر مسلم کا فرق روا رکھنا چاہیے؟

☆ نبی کریم ﷺ کی حدیث کے مطابق بنی اسرائیل کس وجہ سے تباہ ہوئے؟

☆ آج ہمیں تباہی سے کیا چیز روک سکتی ہے اور کیسے؟

☆ جانوروں کے ساتھ احسان کا معاملہ کیسے کیا جا سکتا ہے؟

☆ رشتہ داری ، ذات پات اور لسانیت اور عصبیت کی بنیاد پر مراعات دینے سے معاشرے کو کیا نقصان پہنچتا ہے؟

- آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ سوالات کے جوابات طلبا سے زبانی لیجیے ، پھر انھیں لکھنے کے لیے دیجیے۔

۲۔ سوالات کے مختصر جوابات:

(i) صرف دولت مند یا بڑے عہدے والے لوگ ہی احسان نہیں کر سکتے بلکہ نیکی اور احسان کا معاملہ ان دونوں چیزوں کے بغیر بھی کیا جا سکتا ہے اس لیے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہر نیکی کے کام میں صدقہ کا

ثواب ہے۔ چنانچہ کوئی بھلی بات کہہ دینا یا لوگوں سے مسکرا کر ملنا بھی نیکی ہے۔ اس طرح سلام میں پہل کرنا ، راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا بھی بھلائی اور نیکی کے زمرے میں آتا ہے۔

(ii) طلبا سے کہیے کہ وہ سبق یا کسی دوسری کتاب کی مدد سے جواب لکھیں۔

(iii) بنی اسرائیل اس لیے تباہ ہوئے کہ وہ غریب لوگوں کو تو ان کے جرم کی سزا دیا کرتے تھے لیکن امیر لوگوں سے درگزر کیا کرتے تھے۔

(iv) قصاص کے مقدمات میں نبی کریم ﷺ نے ہمیشہ معاف کرنے یا درگزر کرنے کا مشورہ دیا یعنی قصاص لینے کے بجائے معاف کر دینے یا دیت لے کر معاف کردینے کی ہدایت فرمائی۔

(v) ہر بھلائی اور نیکی کا کام صدقہ ہے۔ خواہ وہ غریب و حاجت مند کی مالی مدد ہو ، بھلی بات کا حکم دینا ہو یا بری بات سے روکنا ہو یا انسانوں کے ساتھ نیکی کا سلوک ہو یا جانوروں کے ساتھ بھلائی کا معاملہ ہو۔ اسی طرح قرض داروں کو قرض سے خلاصی دلوانا ، بے گناہوں کو قید سے آزاد کرانا اور لوگوں کی فلاح و بہبود کے کام انجام دینا بھی صدقہ ہے۔

۳۔ صحیح اور غلط کی نشان دہی:

(i) ✗ (ii) ✓ (iii) ✗ (iv) ✗ (v) ✓

دیگر مشقیں اور سرگرمیاں

- ایک لفظ میں جواب تحریر کریں۔

۱۔ عدل کا کیا مطلب ہے؟

۲۔ معاشرتی نظام کو چلانے کے لیے کس چیز کی ضرورت ہے؟

۳۔ دین کی رو سے پھل دار درخت لگانا کیا کہلاتا ہے؟

۴۔ بنو مخزوم کی عورت نے کس جرم کا ارتکاب کیا تھا؟

۵۔ کون سے صحابی بنی مخزوم کی عورت کی سفارش لے کر نبی کریم ﷺ کے پاس آئے؟

- معاشرے کے بگاڑ کی دس وجوہات تلاش کر کے لکھیے۔
- معاشرے کے سدھار کے لیے دس تجاویز دیجیے۔
- ’’عدلِ فاروقی‘‘ مثال ہے۔ چنانچہ عدل و احسان سے متعلق حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت کا کوئی واقعہ تحریر کیجیے۔

حُسنِ معاشرت

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا:

- حُسنِ معاشرت کے مفہوم سے آگاہ ہوں۔
- حُسنِ معاشرت کی اہمیت و افادیت سے واقف ہوں۔
- نبی کریم ﷺ کے طرزِ عمل کے بارے میں جانیں۔
- آپ ﷺ کے اسوۂ حسنہ اپنانے کی ترغیب پائیں۔

امدادی اشیا

- حُسنِ معاشرت سے متعلق قرآنی آیات و احادیث کا چارٹ
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام - ۸، صفحہ نمبر ۴۴

طریقۂ تدریس (پیریڈز ۴)

- طلبا سے ان کے طرزِ معاشرت کے بارے میں گفتگو کیجیے کہ ان کے ہاں کس قسم کا ماحول ہے؟ بڑوں اور چھوٹوں کے درمیان معاملات کیسے ہیں؟ والدین اور بزرگوں کے ادب و احترام اور خدمت کے لیے وہ کیا کرتے ہیں؟ محلّے میں ان کے پڑوسیوں کے ساتھ تعلقات کیسے ہیں؟ ساتھی طالب علموں کے حوالے سے ان کے رویوں کے بارے میں بھی گفتگو کیجیے۔ پھر طلبا کو بتائیے کہ ہمارا رہن سہن اور لوگوں کے ساتھ برتاؤ ہمارے دین کی تعلیمات کے مطابق ہونا چاہیے اور اس سلسلے میں ہمیں نبی کریم ﷺ کے طرزِ زندگی کو اپنے لیے مثال بنانا چاہیے۔ ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگی میں امن و آشتی اور بھائی چارے کی فضا اس وقت پیدا ہوگی، جب ہم حُسنِ معاشرت کو اپنائیں گے۔ یہ حُسنِ معاشرت کیا ہے؟ ہمارا دین ہمیں اس سلسلے میں کیا رہنمائی فراہم کرتا ہے اور اس سلسلے میں نبی کریم ﷺ کی عملی تعلیمات کیا ہیں؟ ان سب کا جائزہ ہم آج کے سبق میں لیں گے۔
- اعلانِ سبق کے بعد سبق کا عنوان تختۂ تحریر پر لکھیے۔ ذیلی عنوانات بھی تحریر کیجیے۔

- سبق کا پہلا پیرا بلند آواز میں پڑھیے اور پھر اس کی وضاحت کیجیے۔ سبق کے بقیہ پیراگراف طلبا سے پڑھوایئے اور ان کی وضاحت بھی کیجیے۔ اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھیے۔ اضافی معلومات و واقعات سے موضوع کو واضح کیجیے۔ اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھتے جایئے۔
- دورانِ وضاحت درج ذیل زبانی سوالات بھی کیجیے تاکہ طلبا کی توجہ سبق پر مرکوز رہے اور ان کے فہم کا بھی اندازہ ہو سکے۔

☆ انسان تنہا زندگی کیوں نہیں گزار سکتا؟
☆ حُسنِ معاشرت کا کیا مطلب ہے؟
☆ اسلام میں سلام کرنے کا کیا طریقہ بتایا گیا ہے؟
☆ نبی کریم ﷺ نے ترکِ تعلق کے لیے کیا فرمایا ہے؟
☆ حُسنِ معاشرت کے سلسلے میں آپ ﷺ نے کن تین باتوں کی تاکید فرمائی؟
☆ بچّوں کے ساتھ آپ ﷺ کیا معاملہ فرماتے تھے؟
☆ حُسنِ معاشرت کی ابتدا کہاں سے ہوتی ہے؟
☆ گھر میں سب سے زیادہ حُسنِ سلوک کے حق دار کون ہیں اور کیوں؟
☆ پڑوسیوں کے ساتھ حُسنِ معاشرت کیا ہے؟
☆ خادموں اور ماتحت لوگوں کے ساتھ کیسا رویہ رکھنا چاہیے؟
☆ مسافروں اور معاشرے کے دیگر افراد کے ساتھ حُسنِ معاشرت کیا ہے؟

- آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ طلبا خود حل کریں۔ جہاں مدد درکار ہو، وہاں اساتذہ معاونت کریں۔

۲۔ سوالات کے مختصر جوابات:

(i) انفرادی اور اجتماعی زندگی میں سب کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرنا اور ان کے حقوق خوش دلی سے ادا کرنا حُسنِ معاشرت ہے۔

(ii) نبی کریم ﷺ نے درج ذیل اعمال کو جنت میں لے جانے والا قرار دیا:

☆ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا۔

☆ نماز درست طریقے سے ادا کرنا۔
☆ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرنا۔

(iii) نبی کریم ﷺ نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجتے ہوئے تاکید فرمائی کہ لوگوں پر آسانی کرتے رہنا، سختی نہ کرنا، خوش کرتے رہنا، (دین سے) نفرت نہ دلانا اور دونوں مل جل کر رہنا۔

(iv) ترکِ تعلق کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا:
''کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی سے تین رات سے زیادہ ترک تعلق نہ کرے۔''

(v) نبی کریم ﷺ نے مہمانوں کے سامنے کسی بات پر غصہ اور رنج کرنے سے منع فرمایا۔

دیگر مشقیں اور سرگرمیاں

- خالی جگہیں پُر کیجیے۔

☆ اولاد کے ساتھ حُسنِ سلوک یہ ہے کہ ....
☆ بیوی کے ساتھ حُسنِ سلوک یہ ہے کہ ....
☆ خادم کے ساتھ حُسنِ سلوک یہ ہے کہ ....
☆ معذوروں کے ساتھ حُسنِ سلوک یہ ہے کہ ....

- طلبا کی رائے معلوم کیجیے درج ذیل لوگوں کے ساتھ کیا سلوک ہونا چاہیے؟

۱۔ فیض، نور اور صادقہ کے والدین ایک حادثہ میں انتقال کر گئے ہیں۔
۲۔ سہیل اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا ہے۔ وہ اپنے بیوی بچوں کے ساتھ امریکہ میں مقیم ہے جبکہ پاکستان میں اس کے بوڑھے والدین کی دیکھ بھال کرنے والا کوئی نہیں۔
۳۔ خادمہ سے سلمیٰ کا قیمتی ڈیکوریشن پیس ٹوٹ گیا ہے۔
۴۔ کاظم کا ہم جماعت آج اپنا لنچ لانا بھول گیا ہے۔
۵۔ ٹریفک پولیس اہلکار نے ارشد کو ٹریفک سگنل کی خلاف ورزی کرنے پر روک لیا ہے جبکہ وہ اپنے علاقے کا کونسلر ہے۔

- مندرجہ بالا صورت احوال کو مرکزی خیال بناتے ہوئے چھوٹے چھوٹے خاکے ترتیب دیجیے اور جماعت میں کروائیے تاکہ طلبا کی حسنِ معاشرت کے سلسلے میں عملی تربیت ہو سکے۔

نبی کریم ﷺ کا اندازِ گفتگو

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا:

- گفتگو کے آداب اور ان کی اہمیت سے آگاہ ہوں۔
- نبی کریم ﷺ کے اندازِ گفتگو سے روشناس ہوں۔
- نبی کریم ﷺ کا اندازِ گفتگو اپنانے کی ترغیب پائیں۔

امدادی اشیا

- قرآنی آیات واحادیث کا چارٹ جس پر آدابِ گفتگوتحریر ہوں
- چارٹ پیپر جس پر گفتگو سے متعلق اقوالِ زرّیں تحریر ہوں
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام - ۸ ،صفحہ نمبر ۵۱

طریقۂ تدریس (پیریڈز ۴)

- گفتگو سے متعلق کوئی مقولہ سنائیے جیسے:

''آدمی اپنی زبان کے پیچھے چھپا ہوتا ہے۔''

''آدمی اپنی گفتگو سے پہچانا جاتا ہے۔'' یا

فارسی کا یہ شعر اور اس کا ترجمہ تختۂ تحریر پر لکھیے۔

چوں مرد سخن نگفتہ باشد
عیب و ہنرش نہفتہ باشد

ترجمہ: ''جب تک آدمی گفتگو نہیں کرتا اس کے عیب و ہنر چھپے رہتے ہیں۔''

گفتگو سے آدمی کے کردار اور صلاحیتوں کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ اس کی پہچان، سوچ اور نظریے کے بارے میں معلومات ملتی ہے۔ عمدہ طرزِ گفتگو انسان کو ہر دلعزیز بنادیتا ہے۔

تہذیب سے عاری اور کرخت لہجے میں کی گئی گفتگو کو کوئی پسند نہیں کرتا جبکہ زبان کی مٹھاس ، دل نشین اندازِ گفتگو اور حُسنِ اخلاق لوگوں کے دلوں کو موہ لیتا ہے۔

- اندازِ گفتگو کیا ہوتا ہے؟ اس کی کیا اہمیت ہے؟ اس سلسلے میں دین کی تعلیمات کیا ہیں؟ نبی کریم ﷺ کا اندازِ گفتگو کیسا تھا؟ ایک مسلمان جو ہمہ وقت داعی اللہ بھی ہے اس کا اندازِ گفتگو کیسا ہونا چاہیے؟ ان سب کا جائزہ ہم آج کے سبق میں لیں گے۔
- اعلانِ سبق کے بعد تختۂ تحریر پر سبق کا عنوان تحریر کیجیے۔ دیگر پیرا طلبا سے باری باری پڑھوائیے اور ان کی بھی وضاحت کیجیے۔ اہم نکات ، قرآنی آیات ، احادیث اور اقوال زرّیں تختۂ تحریر پر لکھیے۔ امدادی اشیا کا بروقت استعمال کیجیے۔
- دورانِ وضاحت درج ذیل سوالات کیے جا سکتے ہیں:
  - ☆ گفتگو سے کس بات کا اندازہ ہوتا ہے؟
  - ☆ زبان کی حفاظت کا کیا مطلب ہے؟
  - ☆ آپ ﷺ کا اندازِ گفتگو کیسا تھا؟
  - ☆ ملاقات کے وقت سب سے پہلے کیا کرنا چاہیے؟
  - ☆ آپ ﷺ کی گفتگو میں کون کون سی خوبیاں موجود تھیں؟
  - ☆ آپ ﷺ کی گفتگو کن اخلاقی برائیوں سے پاک تھی؟ اس میں ہمارے لیے کیا نصیحت ہے؟
  - ☆ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برا شخص کون ہے؟
  - ☆ اگر غلطی ہو جائے تو ڈانٹنے کی بجائے کس طرح نصیحت کی جانی چاہیے؟ کسی مثال کو دلیل بنا کر بتائیے۔
  - ☆ آپ ﷺ نے کس قسم کی گفتگو سے منع فرمایا؟
  - ☆ نبی کریم ﷺ دین کی بات سمجھانے کے لیے واقعات وتشبیہات کے ذریعے بھی مخاطب کو سمجھایا کرتے تھے۔کوئی مثال بیان کیجیے۔
  - ☆ دین کی تعلیمات کو مدنظر رکھتے ہوئے آدابِ گفتگو بیان کیجیے۔
- آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ سوالات پر طلبا کے ساتھ زبانی گفتگو کیجیے پھر انھیں اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے دیجیے۔

۲۔ سوالات کے مختصر جوابات:

(i) زندگی گزارنے کے آداب میں اہم چیز اندازِ گفتگو ہے۔ گفتگو ہی سے انسان کے کردار، خیالات، قابلیت اور صلاحیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ پر اثر گفتگو اور دل نشین انداز مخاطب کو اپنا گرویدہ بنا لیتا ہے۔ جو شخص زبان کی حفاظت کا ذمہ لے اس کے لیے نبی کریم ﷺ نے جنت کی ضمانت دی ہے۔ اسی طرح کفریہ کلمات کا ادا کرنا جہنم میں داخل ہونے کا سبب بنتا ہے۔ بھلی بات کرنے اور درگزر کرنے کو اپنے صدقے سے بہتر کہا گیا ہے جس کے سبب کسی کی دل آزاری ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں سے بھلی بات کرنے کا حکم دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اچھی بات کو صدقہ قرار دیا ہے۔

(ii) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نہایت خاموشی اور توجہ کے ساتھ ساکت ہو کر آپ ﷺ کی گفتگو سنا کرتے تھے۔ گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں کہ اگر وہ ذرا بھی حرکت کریں گے تو وہ پرندے اُڑ جائیں گے۔

(iii) آپ ﷺ گفتگو کو طول دینے، بات کو گھما پھرا کر کرنے اور الفاظ کو چبا چبا کر بولنے کو ناپسند فرمایا کرتے تھے۔ ان باتوں کی ممانعت کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ اس بلیغ آدمی کو مبغوض رکھتا ہے جو اپنی زبان کو توڑتا مروڑتا ہے جس طرح بیل اپنی زبان کو مروڑ کر گھاس کھاتا ہے۔''

(iv) ایک مرتبہ ایک بوڑھی خاتون آپ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کیا ''حضور ﷺ میرے لیے دعا فرمائیں کہ مجھے جنت نصیب ہو۔'' آپ ﷺ نے فرمایا، بوڑھی عورتیں جنت میں نہ جائیں گی۔'' یہ سن کر انھیں بہت صدمہ ہوا، اور وہ جانے لگیں تو آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا '' ان سے کہہ دو کہ بوڑھی عورتیں جنت میں جوان ہو کر جائیں گی۔''

۳۔ مناسب ترین جواب:

(i) جی ہاں (ii) سوالیہ انداز میں (iii) زبان کو توڑتا مروڑتا ہے (iv) اختصار

۴۔ صحیح اور غلط کی نشان دہی:

(i) ✓ (ii) ✗ (iii) ✓ (iv) ✗

دیگر مشقیں اور سرگرمیاں

- پروجیکٹ۔ طلبا کے گروپ بنوا کر درج ذیل تحقیقی کام کروائیے:

۱۔ سیرت کی کتابوں میں سے نبی کریم ﷺ کے چند خطبات تحریر کر کے تختۂ نرم پر لگائیے۔

۲۔ نبی کریم ﷺ کی چند مختصر مگر جامع ترین احادیث جمع کر کے لکھیے۔

۳۔ ''نبی کریم ﷺ بحیثیت مبلغ دین'' پر مضمون تحریر کیجیے۔

- طلبا اپنے ساتھ یا دوسروں کے ساتھ پیش آنے والے واقعات تحریر کریں۔ جب بد زبانی نے انھیں نقصان پہنچایا یا خوش کلامی سے دشمنی ، دوستی میں بدل گئی ہو۔
- اپنے اردگرد ہونے والے ایسے واقعات کو ڈرامے کی صورت میں جماعت میں پیش کریں جہاں محض گفتگو کی وجہ سے حالات بگڑے یا سنور گئے۔
- طلبا کو آدابِ گفتگو سکھانے کے لیے مکالمے جماعت میں کروائیے۔ مثلاً

دوستوں کے درمیان ۔ بیٹے اور والد کے درمیان ۔ استاد و شاگرد کے درمیان ۔ دو مسافروں کے درمیان ۔ دکانداروں اور گاہکوں کے درمیان ۔ دو بچّوں کے درمیان جن میں سے ایک بات بات پر جھگڑا کرنے والا جبکہ دوسرا مہذب طریقے سے گفتگو کرنے والا ہو۔

تختۂ نرم کی تجاویز

- اندازِ گفتگو سے متعلق قرآنی آیات مع ترجمہ
- نبی کریم ﷺ کی چند جامع اور مختصر احادیث
- گفتگو کے آداب:

☆ وعظ و نصیحت۔

☆ چیخ کر بات نہ کریں۔

☆ خوش اخلاقی اور خندہ پیشانی سے گفتگو کریں۔

☆ دوسروں کا مذاق نہ اڑائیں۔

☆ جب دو لوگ آپس میں بات کر رہے ہوں تو ان کی بات نہ سنیں۔

- اندازِ گفتگو کے اہم نکات

۱۔ سلام سے گفتگو کا آغاز کرنا

۲۔ سچ بولنا

۳۔ بلا ضرورت گفتگو نہ کرنا، ٹھہر ٹھہر کر بولنا

۴۔ نرمی سے بات کرنا، دھیمے لہجے میں گفتگو کرنا

۵۔ چیخ چیخ کر گفتگو نہ کرنا

۶۔ چغلی، غیبت، تمسخر، خوشامد اور طنزیہ گفتگو سے پرہیز کرنا

۷۔ کسی کی بات نہ کاٹنا

۸۔ لوگوں کی عمر اور مرتبے کا لحاظ کرتے ہوئے گفتگو کرنا

۹۔ ماں باپ، اساتذہ اور بزرگوں سے ادب و احترام سے بات کرنا

۱۰۔ چھوٹوں سے شفقت بھرے لہجے میں بات کرنا

۱۱۔ لوگوں کی طرف اشارہ کرکے بات نہ کرنا

۱۲۔ لوگوں کے راز کی حفاظت کرنا

۱۳۔ غرور و تکبر اور شیخی کی باتیں نہ کرنا

- طلبا کی تحاریر

گھریلو زندگی

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا:

- گھریلو زندگی میں نبی کریم ﷺ کے اسوہ سے آگاہ ہوں اور اس کی اہمیت جانیں۔
- آپ ﷺ کے معمولات اور گھر والوں سے حسن سلوک، بچوں سے شفقت و مہربانی اور خادموں کے ساتھ برتاؤ کی مثالوں سے رہنما اصول تلاش کریں اور اتباعِ رسول ﷺ کی ترغیب پائیں۔

امدادی اشیا

- گھریلو زندگی سے متعلق آیات و احادیث کا چارٹ
- تختۂ تحریر
- کتاب : سلام - ۸ ، صفحہ نمبر ۵۷

طریقۂ تدریس (پیریڈز ۴)

- آمادگی کے لیے طلبا کو سیرت النبی ﷺ کے حوالے سے کوئی واقعہ سنائیے جس میں آپ ﷺ کے سادہ طرزِ زندگی کی مثال ہو مثلاً: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے گھر آئے تو دیکھا کہ فرماں روائے عرب اور دو جہاں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ایک کھردری چٹائی پر لیٹے ہیں، جس سے جسمِ اطہر پر نشان پڑ گئے ہیں، ایک کونے میں تھوڑے سے جو رکھے ہیں، ایک کھونٹی پر مشکیزہ ٹنگا ہے۔ یہ منظر دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو رونا آ گیا۔ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''میرے لیے عقبیٰ (آخرت) ہے۔''
- طلبا کو بتائیے کہ آپ ﷺ نے ہمیشہ سادہ اور مثالی زندگی گزاری، ایک باپ، شوہر اور آقا کی حیثیت سے آپ ﷺ کا اپنے گھر والوں سے برتاؤ ہمارے لیے مشعلِ راہ ہے۔ آپ ﷺ نے گھریلو زندگی کو پرسکون اور امن و محبت کا گہوارہ بنانے کے لیے عملی نمونہ پیش کیا ہے۔ وہ عملی نمونہ کیا ہے؟ اس کی کیا اہمیت ہے؟ ان سب کے بارے میں ہم آج کے سبق ''گھریلو زندگی'' میں جانیں گے اور اپنے لیے رہنمائی تلاش کریں گے۔
- اعلانِ سبق کے بعد سبق کا عنوان تختۂ تحریر پر لکھیے، ذیلی عنوانات بھی لکھیے۔

- سبق کا پہلا پیرا پڑھیں اور اس کی وضاحت کیجیے دیگر پیرا طلبا سے پڑھوایئے۔ ان کی بھی وضاحت کیجیے۔ اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھتے جایئے۔ دورانِ وضاحت زبانی سوالات بھی کیجیے۔ مثلاً

☆ گھر کی بے سکونی، معاشرے میں بے چینی پیدا کرتی ہے۔ کیسے؟

☆ اللہ تعالیٰ نے گھر کے سربراہ کو قرآنِ مجید میں کیا حکم فرمایا؟

☆ گھریلو زندگی کے بارے میں نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کیا ہیں؟

☆ آپ ﷺ کا معمول کیا تھا؟

☆ نبی کریم ﷺ کس قسم کا کھانا تناول فرمایا کرتے تھے؟

☆ آپ ﷺ کیسا لباس زیب تن فرمایا کرتے؟

☆ آپ ﷺ نے دنیا کے بارے میں کیا فرمایا؟

☆ آپ ﷺ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے کس طرح شفقت سے پیش آتے تھے؟

☆ خادموں کے ساتھ آپ ﷺ کا سلوک کیا تھا؟

☆ آپ ﷺ کی گھریلو زندگی میں ہمارے لیے کیا ہدایات ہیں؟

- آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ سوالات پر طلبا کے ساتھ زبانی گفتگو کیجیے پھر انھیں اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے کہیے۔

۲۔ سوالات کے مختصر جوابات:

(i) آپ ﷺ ازواجِ مطہرات سے بہت محبت فرماتے اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آتے تھے۔

(ii) نبی کریم ﷺ نے ان مردوں پر افسوس کا اظہار کیا جو اپنی بیویوں کو مارتے ہیں۔

(iii) وہ جائیدادیں جو جہاد کیے بغیر مسلمانوں کے قبضے میں آئیں انھیں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کے لیے مخصوص کردیا چنانچہ ان جائیدادوں سے حاصل ہونے والی آمدنی میں سے آپ ﷺ ازواجِ مطہرات کا سال بھر کا خرچ نکال کر علیحدہ کرلیا کرتے اور بقیہ رقم عام مسلمانوں پر خرچ کردیتے تھے۔

(iv) بچّوں سے شفقت و مہربانی کے واقعات۔

ایک مرتبہ آپ ﷺ مسجدِ نبوی میں تشریف لائے تو آپ ﷺ کی نواسی آپ ﷺ کے مبارک

کاندھوں پر سوار تھیں۔

(v) آپ ﷺ اپنے بیٹے سیدنا ابراہیم کو خادمہ کے ہاتھ سے لیتے اور ان کا چہرہ مبارک چومتے تھے۔

۳۔ صحیح اور غلط کی نشان دہی:

(i) ✗ (ii) ✓ (iii) ✓ (iv) ✗ (iii) ✓

۴۔ خالی جگہوں کے الفاظ:

(i) گناہ (ii) صدقہ (iii) بچوں (iv) دس سال

- پروجیکٹ کا کام طلبا سے کروائیے۔ اچھا کام تختۂ نرم پر لگائیے۔

باب ِ چہارم : اخلاق و آداب

امر بالمعروف و نہی عن المنکر

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا:

- امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے مفہوم سے آ گاہ ہوں۔
- امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی اہمیت و فضیلت سے واقف ہوں۔
- امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی شرائط سے آ گاہ ہوں۔
- اس فریضے کو ادا کرنے کی ترغیب پائیں۔

امدادی اشیا

- چارٹ جس پر امر بالمعروف و نہی عن المنکر سے متعلق قرآنی آیات و احادیث درج ہوں
- تختۂ تحریر
- کتاب : سلام - ۸ ، صفحہ نمبر ۶۲

طریقۂ تدریس (پیریڈز ۴)

- طلبا کو موضوع کی طرف لانے کے لیے انھیں بتائیے کہ ایک مثالی گھر اور ایک مثالی معاشرہ وہ ہوتا ہے جہاں نیکیاں پروان چڑھیں اور برائیوں کا خاتمہ ہو۔ یہ اُسی وقت ممکن ہے جب لوگوں میں نیکی اور بدی کا شعور ہو۔ گھر اور معاشرے کے افراد اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے ایک دوسرے کو نیکی پر ابھاریں اور برائیوں سے روکیں۔ آپ ﷺ نے جو معاشرہ تشکیل دیا اس کی نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ اس میں بسنے والے ایک دوسرے کے خیر خواہ تھے۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کی اصلاح کرتے رہتے تھے۔ وہ خود بھی برائیوں سے بچتے اور دوسروں کو بھی اس سے باز رہنے کی تلقین کرتے تھے۔ اسلام سے پہلے یہی معاشرہ برائیوں کی آماج گاہ بنا ہوا تھا ، جہاں اچھائی اور بھلائی کا تصور نہ تھا ہر طرف ظلم کا دور دورہ تھا۔ اسلام کے آنے کے بعد یہی معاشرہ اور یہی قوم ''اُمتِ وسط'' یعنی بہترین امت کہلائی۔

- یہ قوم اُمتِ وسط کیوں کہلائی؟ اس کا جائزہ ہم آج کے سبق امر بالمعروف و نہی عن المنکر میں لیں گے۔

اعلان سبق کے بعد سبق کا عنوان تختۂ تحریر پر لکھیے اور عنوان کی وضاحت کیجیے۔ مثلاً

امر	بالمعروف	و	نہی	عن	المنکر
حکم دینا	بھلائی کا، نیک کام کرنے کا	اور	روکنا	سے	برے کام

پورا مفہوم یہ ہے: نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔

- سبق کے ذیلی عنوانات بھی تحریر کیجیے۔
- سبق کا پہلا پیرا بلند آواز میں پڑھیے اور اس کی وضاحت کیجیے۔
- دیگر پیرا طلبا پڑھیں۔ ان پیرا کی بھی وضاحت کیجیے۔ اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھیے۔
- دوران وضاحت درج ذیل زبانی سوالات کیجیے:

☆ معاشرے کی صحت مند فضا کو قائم رکھنے کے لیے کیا کچھ ضروری ہے؟

☆ اُمتِ مسلمہ کو دیگر امتوں پر کس وجہ سے فضیلت حاصل ہے؟

☆ دوسروں کو نیک کام کرنے اور برائیوں سے بچنے کی تلقین کیوں ضروری ہے؟

☆ حجۃ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ نے اُمتِ مسلمہ کو کیا ذمہ داری سونپی؟

☆ اگر ہم کوئی برائی ہوتے ہوئے دیکھیں تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ حدیث کی رو سے بتائیے۔

☆ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خلیفہ بننے کے بعد اپنے پہلے خطبے میں کیا کہا؟

☆ اس فریضے کی ابتدا کہاں سے ہونی چاہیے اور کیوں؟

☆ اگر صالح افراد اس فریضے کو انجام نہ دیں گے تو کیا نتیجہ نکلے گا؟

☆ کیا ٹیکس، بجلی، پانی، گیس اور دیگر وسائل کی چوری کرنے والوں کی نشان دہی کرنی چاہیے۔ اگر ہاں تو کیوں؟

☆ اس فریضے کی ادائیگی مومن اور منافق کے فرق کو واضح کرتی ہے۔ کیسے؟

☆ یہودیوں کی بستی پر اللہ تعالیٰ کا عذاب کیوں نازل ہوا؟

☆ نبی کریم ﷺ نے کس مثال کے ذریعے اس فریضے کی اہمیت کو اُجاگر کیا ہے؟

☆ ہمارا کیا فرض ہے؟

- آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ سوالات کے جوابات طلبا سے زبانی پوچھیے، پھر اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے دیجیے۔

۲۔ سوالات کے مختصر جوابات:

(i) اس سے مراد نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا ہے۔

(ii) اُمتِ مسلمہ کو گزشتہ امتوں پر اس وجہ سے فضیلت حاصل ہے کہ وہ نیکی کا حکم دیتی ہے اور برائیوں سے روکتی ہے۔

(iii) اگر ہم کوئی برائی دیکھیں تو حدیث نبوی ﷺ کے مطابق ہمیں ہاتھ سے یعنی طاقت سے برائی کو روکنا چاہیے، اگر ہم اس کی سکت نہیں رکھتے تو زبان سے یعنی نصیحت سے کام لینا چاہیے، اگر اس کی بھی استطاعت نہیں رکھتے تو دل سے ضرور اس کو برا جاننا چاہیے اور یہ ایمان کا آخری درجہ ہے۔

(iv) دین کی دعوت دیتے ہوئے ہمیں وعظ و نصیحت اور حکمت سے کام لینا چاہیے۔ جبر یا زبردستی نہیں کرنی چاہیے۔

۳۔ درست جواب کا انتخاب:

(i) اپنی ذات پر

(ii) بُرائی سے روکنا

(iii) امر بالمعروف و نہی عن المنکر

(iv) حکمت سے کام لینا

(v) نیکی کرنا اور نیکی کی تلقین کرنا

۴۔ طلبا خود حل کریں۔

سرگرمی

جماعت میں رول پلے کروائیں جس میں دو گھرانے دکھائے جائیں۔ ایک گھرانہ جہاں گھر کے افراد عبادات کی پابندی کرتے ہیں۔ آدابِ زندگی سے واقف ہیں، اخلاقی برائیوں سے بچنے کی تلقین کرتے ہیں اور اولاد کی صحیح تعلیم و تربیت کرتے ہیں۔

دوسرا وہ گھرانہ جہاں کسی معاملے میں کوئی روک ٹوک نہیں ہے۔ دین کی تعلیمات سے دوری پائی جاتی ہے۔ دونوں کا انجام بھی دکھائیے۔

کسبِ حلال

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا:

- کسبِ حلال کے مفہوم سے آگاہ ہوں۔
- کسبِ حلال کی اہمیت اور فضیلت کے بارے میں جانیں۔
- حلال روزی کمانے کے سلسلے میں انبیا علیہم السلام اور صالحین کے کردار سے آگاہ ہوں۔
- حلال روزی کے آداب اور فوائد و ثمرات سے واقف ہوں۔
- حلال ذرائع آمدنی اختیار کرنے کی ترغیب پائیں۔

امدادی اشیا

- چارٹ جس پر کسبِ حلال سے متعلق قرآنی آیات و احادیث تحریر ہوں
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام - ۸، صفحہ نمبر ۶۹

طریقۂ تدریس (پیریڈز ۴)

- آمادگی کے لیے طلبا سے ان کے والد اور دیگر رشتہ داروں کے پیشوں سے متعلق گفتگو کی جائے۔ روزگار کن کن ذرائع سے حاصل کیا جا سکتا ہے؟ کیا ذرائع آمدنی بھی حلال اور حرام ہو سکتے ہیں؟
- حلال ذرائع آمدنی کیا ہیں؟ وہ کون سے ذرائع ہیں جن کی وجہ سے ہماری آمدنی حرام قرار پاتی ہے اور وہ کون سے اعمال ہیں جن کی بنیاد پر ہماری حلال ذرائع سے حاصل ہونے والی کمائی بھی حلال نہیں رہتی؟
- اس سلسلے میں دین کی تعلیمات کیا ہیں؟
- ان سب کا جائزہ ہم آج کے سبق ''کسبِ حلال'' میں لیں گے۔
- اعلانِ سبق کے بعد سبق کا عنوان تحریر کیجیے۔
- عنوان کی وضاحت کیجیے۔ ذیلی عنوانات بھی لکھیے۔

- سبق کا پہلا پیرا بلند آواز میں پڑھیے اور اس کی وضاحت کیجیے۔ بقیہ پیرا طلبا سے پڑھوائیے۔ ان کی بھی وضاحت کیجیے۔ اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھیے۔
- دورانِ وضاحت درج ذیل سوالات کیجیے:

☆ کسبِ حلال سے کیا مراد ہے؟

☆ حلال ذرائع آمدنی کون کون سے ہیں؟

☆ کسی کو دھوکا دے کر یا نقصان پہنچا کر حاصل کی گئی دولت حرام ہے یا حلال؟

☆ دھوکا دینے اور نقصان پہنچانے کی کیا کیا صورتیں ہوسکتی ہیں؟

☆ رزقِ حلال کمانے سے متعلق اللہ تعالیٰ نے کیا ہدایت فرمائی؟

☆ اللہ تعالیٰ کس کو محبوب رکھتا ہے؟

☆ اللہ تعالیٰ کس قسم کے مال سے صدقہ و خیرات قبول فرماتا ہے؟

☆ اسلام بھیک مانگنے کی مذمت کیوں کرتا ہے؟

☆ حضرت آدم علیہ السلام کا پیشہ کیا تھا؟

☆ حضرت داؤد علیہ السلام کیا کام کرتے تھے؟

☆ کسبِ حلال کے لیے خلفائے راشدین کیا کیا کرتے تھے؟

☆ حرام اور ناجائز ذرائع سے دولت حاصل کرنے کی ممانعت کیوں کی گئی ہے؟

☆ حلال روزی کے کوئی سے دو آداب بتائیے۔

☆ رزقِ حلال کمانے والے کو کیا فوائد وثمرات حاصل ہوتے ہیں؟

☆ حرام کمانے والے کا دنیوی و اُخروی انجام کیا ہے؟

- آخر میں سبق کا خلاصہ بیان کیجیے اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ سوالات کے تفصیلی جوابات پر طلبا سے زبانی گفتگو کیجیے، پھر انھیں اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے دیجیے۔

۲۔ سوالات کے مختصر جوابات

(i) کوئی بھی کام جو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے کیا جائے عبادت کا درجہ اختیار کر لیتا ہے۔ اس لیے حلال ذرائع سے روزی کمانا بھی عبادت ہے۔ حلال روزی کمانے کا حکم قرآنِ مجید اور احادیث میں جا بجا موجود ہے۔

(ii) حرام مال سے کیے گئے صدقات اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول نہیں۔

(iii) ناجائز آمدنی دین اور اخلاق میں بگاڑ پیدا کرتی ہے۔ مال کی حرص حلال اور حرام کی تمیز چھین لیتی ہے۔ زیادہ سے زیادہ اور جلد از جلد کمانے کی خاطر بددیانتی، ظلم اور دھوکا دہی سے کام لیا جاتا ہے، یوں معاشرے میں بگاڑ کے اسباب پیدا ہوتے ہیں اور اس سے اللہ تعالیٰ کی ناراضی اور جہنم کی آگ مقدر بن جاتی ہے۔

(iv) نبی کریم ﷺ نے گداگری کی مذمت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:
اگر کوئی شخص لکڑی کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے اور اس کو بیچ کر کھائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ دوسروں کے سامنے سوال کرے۔''

(v) دورانِ ملازمت اپنے فرائض سے کوتاہی برتنا، غیر حاضر رہنا، ڈیوٹی کے دوران ذاتی کام کرنا اور اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طریقے سے انجام نہ دینا، ایسے امور ہیں جو حلال کمائی کو بھی حرام بنا دیتے ہیں۔

۳۔ انبیا کے کسبِ حلال کے ذریعے:

(i) حضرت آدم علیہ السلام کھیتی باڑی کرتے تھے۔

(ii) حضرت نوح علیہ السلام بڑھئی کا کام کرتے تھے۔

(iii) حضرت ہود علیہ السلام تجارت کرتے تھے۔

(iv) حضرت ادریس علیہ السلام کپڑے سیا کرتے تھے۔

(v) حضرت داؤد علیہ السلام لوہے کے اوزار بنایا کرتے تھے۔

(vi) نبی کریم ﷺ تجارت فرمایا کرتے۔

- پروجیکٹ کی تکمیل میں طلبا کی مدد کیجیے۔

کاروبار میں دیانت

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا:

- کاروبار میں دیانت کا مفہوم اور اس کی اہمیت کو واضح جانیں۔
- کاروبار کے سلسلے میں اسلام کے اصولوں سے آگاہ ہوں۔
- کاروبار میں دیانت کے دنیوی و اُخروی فوائد وثمرات سے آگاہ ہوں۔
- اپنی ذات میں دیانت داری کی خصوصیت پیدا کریں۔
- دیانت داری کے سلسلے میں نبی کریم ﷺ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کا جذبہ پیدا کریں۔

امدادی اشیا

- چارٹ جس پر کاروبار میں دیانت سے متعلق قرآنی آیات مع ترجمہ تحریر ہوں
- چارٹ جس پر کاروبار میں دیانت سے متعلق احادیث مبارکہ درج ہوں
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام - ۸ ، صفحہ نمبر ۷۴

طریقۂ تدریس (پیریڈز ۳)

- آمادگی کے لیے طلبا کو کوئی واقعہ سنائیے مثلاً ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اناج فروخت کررہا تھا۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ اس اناج کے ڈھیر میں ڈالا تو وہ اندر سے گیلا تھا (خراب تھا)۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''جو دھوکا دہی کرے وہ ہم میں سے نہیں۔'' (سنن ابن ماجہ)
- اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا ''مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔ ایک مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو کوئی عیب دار چیز بیچے جب تک اس کا عیب بیان نہ کردے۔ (سنن ابن ماجہ)
- چیزوں کا بیچنا اور خریدنا کاروبار کہلاتا ہے۔ کاروبار یا تجارت میں کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے؟ اس سلسلے میں ہمارا دین ہمیں کیا بتاتا ہے؟ کاروبار میں دیانت کی اہمیت کیا ہے؟ اس کے کیا فوائد وثمرات ہیں؟ ان

سب کا جائزہ ہم آج کے سبق ''کاروبار میں دیانت'' میں لیں گے اور اپنے لیے رہنمائی حاصل کریں گے۔

- اعلانِ سبق کے بعد سبق کا عنوان تختۂ تحریر پر لکھیے، ذیلی عنوانات بھی تحریر کیجیے۔
- سبق کا پہلا پیرا پڑھیے اور اس کی وضاحت کیجیے۔ اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھیے۔ امدادی اشیا کا بروقت استعمال کیجیے۔
- دیگر پیرا طلبا سے پڑھوایئے ان کی بھی وضاحت کیجیے، دورانِ وضاحت درج ذیل سوالات کیجیے:

☆ چیزوں کا خریدنا اور بیچنا کیا کہلاتا ہے؟
☆ کاروبار میں دیانت سے کیا مراد ہے؟
☆ دین نے تجارت کا بنیادی اصول کیا بتایا ہے؟
☆ چیزیں فروخت کرتے ہوئے قسمیں کھانے کی کیوں ممانعت کی گئی ہے؟
☆ ذخیرہ کرنے والے کے بارے میں آپ ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟
☆ مصنوعی قلت سے کیا مراد ہے؟
☆ ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے کیا وعید ہے؟
☆ حکومتی سطح پر کی گئی تجارت میں کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے؟
☆ کن اشیا کے کاروبار سے بچنا چاہیے؟
☆ کاروبار میں دیانت کے کیا فوائد ہیں؟
☆ کاروبار میں بد دیانتی کے چند نقصانات بتائیں۔
☆ ہم نے کیا سیکھا؟

- آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق:

۱۔ سوالات پر طلبا سے گفتگو کیجیے پھر اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے دیجیے۔

۲۔ سوالات کے مختصر جوابات:

(i) ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''ناپ اور تول میں کمی کرنے والوں کے لیے خرابی ہے، جو لوگوں سے ناپ کر لیں تو پورا لیں اور جب

ان کو ناپ کر یا تول کر دیں تو کم کردیں۔ کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ اٹھائے بھی جائیں گے (یعنی) ایک بڑے (سخت) دن میں جس دن (تمام) لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔'' (سورۃ المطففین : ۱۔۶)

(ii) ذخیرہ اندوزوں کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا:
''کوئی نافرمان اور گناہ گار آدمی ہی ذخیرہ کرسکتا ہے۔ (ابو داؤد، کتاب الاجارہ)

(iii) ملازمین کے حقوق میں فیاضی سے مراد ہے کہ اُن سے خوش اخلاقی، ایثار اور نرمی کا معاملہ کیا جائے، اُن سے ضرورت سے زیادہ کام نہ لیا جائے، اُن کو معقول معاوضہ دیا جائے، دیگر مراعات کا بھی خیال رکھا جائے، اُن پر بے جا سختی نہ کی جائے اور ہنگامی ضروریات کے لیے مالی مدد بھی کی جائے۔

(iv) تجارت کے معاملات میں ہونے والی خطاؤں اور کوتاہیوں کے ازالے کے لیے زیادہ سے زیادہ صدقہ و خیرات کیا جائے۔

(v) عالمی منڈیوں میں ساکھ برقرار رکھنے کے لیے دیانت داری کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔ کاروباری اصولوں اور معاہدوں کی پابندی کرنی چاہیے اور دینی اقدار کو ہر حال میں مقدم رکھنا چاہیے۔

۳۔ خالی جگہوں کے الفاظ:

(i) جو اپنا مال قسم کھا کر بیچے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نہیں دیکھے گا۔

(ii) جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں۔

(iii) اور ناپ اور تول انصاف کے ساتھ پورا پورا کیا کرو۔

(iv) قیمت کے مطابق تولو اور جھکتا ہوا تولو۔

(v) اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جو خرید و فروخت اور تقاضا کرنے میں فیاضی سے کام لیتا ہے۔

۴۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں طلبا سے ان کی رائے معلوم کیجیے اور لکھوایئے۔

سرگرمی

- درج ذیل احادیث کو مرکزی خیال بناتے ہوئے چھوٹے چھوٹے خاکے ترتیب دیجیے اور جماعت میں کروایئے تاکہ طلبا کی عملی تربیت ہو سکے۔

(i) جس نے (ملاوٹ کی اور) دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں۔

(ii) جھوٹی قسم کھانے سے مال تو بک جاتا ہے لیکن برکت مٹ جاتی ہے۔
(iii) قیمت کے مطابق تولو اور جھکتا ہوا تولو۔

تختۂ نرم کی تجاویز

- کاروبار میں دیانت سے متعلق قرآنی آیات مع ترجمہ
- کاروبار میں دیانت سے متعلق احادیث
- طلبا کا کام/طلبا کی تحاریر
- کاروبار کے آداب

۱۔ دیانت و امانت کا خیال رکھنا
۲۔ دلچسپی و محنت سے کاروبار کرنا
۳۔ سچائی کے اصولوں کو پیشِ نظر رکھنا
۴۔ رزق کی تلاش اور حلال کمائی کے لیے صبح سویرے نکلنا
۵۔ ملازمین کے ساتھ رحم دلی، فیاضی کا معاملہ کرنا
۶۔ خریداروں سے نرمی کا معاملہ کرنا اور قرض کی ادائیگی کے تقاضے میں شدت سے کام نہ لینا
۷۔ مال کا عیب نہ چھپانا
۸۔ ذخیرہ اندوزی سے بچنا
۹۔ ناپ تول میں کمی نہ کرنا
۱۰۔ صدقہ خیرات سے کام لینا
۱۱۔ تجارتی معاہدوں کی پابندی کرنا
۱۲۔ تجارتی اشیا کے معیار کو برقرار رکھنا

نظم و ضبط اور قانون کا احترام

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا:

- نظم و ضبط اور قانون کے احترام کے مفہوم سے آگاہ ہوں۔
- نظم و ضبط اور قانون کے احترام کی اہمیت سے واقف ہوں۔
- نظم و ضبط اور قانون کے احترام سے متعلق عہدِ نبوی کی مثالوں کے بارے میں جانیں۔
- نظم و ضبط اور قانون کے احترام کے فوائد جانیں۔
- نظم و ضبط اور قانون کے احترام کی ترغیب پائیں۔

امدادی اشیا

- چارٹ جس پر ٹریفک قوانین سے متعلق اشارات اور ہدایات درج ہوں
- نظم و ضبط اور قانون کے احترام سے متعلق اسلامی تعلیمات کا چارٹ
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام - ۸، صفحہ نمبر ۷۹

طریقۂ تدریس (پیریڈز ۴)

- طلبا کی سابقہ معلومات کو مدنظر رکھتے ہوئے سوالات کیجیے کہ اسلام سے پہلے عرب کے معاشرے کی کیا صورتِ حال تھی، اسلام سے پہلے کے دور کو زمانۂ جاہلیت کیوں کہا جاتا ہے، آپ ﷺ کی بعثت کے بعد اور مدینہ میں اسلامی ریاست قائم ہونے کے بعد اس صورتِ حال میں کیا نمایاں تبدیلیاں آئیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیوں میں انقلاب کس طرح آیا؟
- آج ہمارا معاشرہ کن باتوں کی وجہ سے زمانۂ جاہلیت کا منظر پیش کر رہا ہے؟
- اس بگاڑ کا سدھار کس طرح ممکن ہے؟ وہ کون سے سنہری اصول و قوانین ہیں جن کو اپنانے سے آج ہمارا معاشرہ بھی ایک مثالی معاشرہ بن سکتا ہے؟

- ان سب کا جائزہ ہم آج کے سبق ''نظم و ضبط اور قانون کا احترام'' میں لیں گے۔
- اعلانِ سبق کے بعد سبق کا عنوان تختۂ تحریر پر لکھیے۔
- سبق کا پہلا پیرا بلند آواز میں پڑھیے اور اس کی وضاحت کیجیے۔
- دیگر پیرا طلبا سے پڑھوائیے۔ ان کی بھی وضاحت کیجیے۔
- اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھیے، امدادی اشیا کا بروقت استعمال کیجیے۔
- دورانِ وضاحت درج ذیل سوالات کیجیے:

☆ نظم و ضبط سے کیا مراد ہے؟

☆ قانون کسے کہتے ہیں؟

☆ قانون کے احترام سے کیا مراد ہے؟

☆ عبادات کس طرح نظم و ضبط سکھانے کا ذریعہ بنتی ہیں؟

☆ مدینہ کی اسلامی ریاست میں نبی کریم ﷺ نے اسلامی حدود کا نفاذ امیر غریب سب کے لیے یکساں طور پر کیا، کوئی مثال یا واقعہ بیان کیجیے۔

☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں قوانین کے نفاذ پر سختی سے عمل ہوتا تھا۔ کسی مثال کے ذریعے وضاحت کیجیے۔

☆ بحیثیت خلیفہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اپنی زرہ یہودی سے واپس لے سکتے تھے لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے قانون کی مدد کیوں حاصل کی؟

☆ آج ہمارے گھر، خاندان اور معاشرے میں فساد اور بگاڑ کی کیا وجوہات ہیں؟

☆ نظم و ضبط اور قانون کے احترام سے معاشرہ منظّم رہتا ہے۔ کیسے؟ اپنی زندگی میں نظم و ضبط لانے اور کامیابی حاصل کرنے کے لیے بحیثیت طالبِ علم آپ کو کیا کرنا چاہیے؟

- آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ سوالات کے تفصیلی جوابات طلبا کو اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے دیجیے۔

۲۔ سوالات کے مختصر جوابات:

(i) فرائض اسلام اور نظم و ضبط:

۱۔ پانچ وقت نماز کی ادائیگی ہمیں وقت کی پابندی سکھاتی ہے۔
۲۔ ایک امام کے پیچھے، صفیں درست کر کے نماز پڑھنا، نظم و ضبط سکھاتا ہے۔
۳۔ زکوٰۃ ادا کرنے سے مال کی محبت کم ہوتی ہے اور ضرورت مندوں کی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔
۴۔ روزہ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ زندگی محض کھانے پینے اور خواہشاتِ نفس کی تکمیل کا نام نہیں بلکہ ہمیں اپنے نفس کو قاعدے اور ضابطے کا پابند بھی بنانا ہے۔
۵۔ حج کے دوران مسلمان اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ ضابطوں کی پابندی کرتے ہیں اور مناسکِ حج ادا کرتے ہیں۔ یوں پوری دنیا سے آئے ہوئے مسلمان اجتماعی اطاعت و فرمانبرداری کی مثال بن جاتے ہیں۔

(ii) گھر کا نظام درست رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ:
۱۔ والدین کے حقوق ادا کیے جائیں اور ان کے ساتھ احسان کا معاملہ کیا جائے۔
۲۔ اولاد کی پرورش اللہ تعالیٰ کے احکامات کی روشنی میں کی جائے۔
۳۔ رشتہ داروں کے حقوق ادا کیے جائیں۔
۴۔ تمام کاموں کے اوقات مقرر کیے جائیں۔ سونے، جاگنے اور دیگر کام کرنے میں وقت کی پابندی کی جائے۔
۵۔ نماز کی ادائیگی وقت کی پابندی کے ساتھ کی جائے اور اپنی تمام مصروفیات کو احکاماتِ الٰہی کا پابند بنایا جائے۔

(iii) اداروں میں نظم و ضبط برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ ملازمت پیشہ افراد دفتری نظام الاوقات کا خیال رکھیں اور اپنی ذمہ داریاں احسن طریقے سے انجام دیں۔

(iv) اگر ٹریفک کے قوانین کی پابندی نہ کی جائے تو ٹریفک کا نظام درہم برہم ہو جائے گا، اور حادثات کے امکانات پیدا ہو جائیں گے اور کوئی اپنی منزل پر بروقت نہ پہنچ سکے گا۔

(v) اگر عوام قانون اپنے ہاتھ میں لیں گے تو معاشرے میں افراتفری پھیل جائے گی۔ طاقتور، کمزوروں پر ظلم کریں گے اور لوگوں کی حق تلفی ہوگی۔

۳۔ درست جواب کا انتخاب:

(i) نظم و ضبط (ii) حقوق العباد (iii) صلحِ حدیبیہ (iv) سب کو برابر سمجھنا (v) سزا کا

۴۔ طلبا سے فلو چارٹ بنوائیے۔

مزید مشقیں اور سرگرمیاں

- ''نبی کریم ﷺ بحیثیت قانون دان'' کے موضوع پر طلبا سے تحقیقی مضمون تحریر کروائیے۔
- طلبا کے درمیان ایک مذاکرہ رکھیے جو قانون کی پابندی کرنے کے فوائد اور پابندی نہ کرنے کے نقصانات سے متعلق ہو۔
- طلبا کوئی کہانی یا واقعہ لکھیں جس میں بتایا گیا ہو کہ قانون کی خلاف ورزی کرنے پر کسی کا مستقبل تاریک ہو گیا یا ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی جان لیوا ثابت ہوئی۔
- مذکورہ بالا واقعات یا کہانیوں کے مکالمے تیار کر کے رول پلے کروائیے۔
- قانون کی خلاف ورزی اور قانون کو ہاتھ میں لینے سے متعلق خبروں کے اخباری تراشے تختۂ نرم پر لگائیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

- نظم و ضبط اور قانون کے احترام سے متعلق قرآنی آیات مع ترجمہ
- طلبا کی تحاریر
- نظم و ضبط اور قانون کے احترام سے متعلق احادیث
- اخباری تراشے
- نبی کریم ﷺ بحیثیت قانون دان
- نظم و ضبط اور قانون کے احترام کی مثالیں
- نظم و ضبط اور قانون کے احترام کے سلسلے میں ایک طالبِ علم کی ذمہ داریاں

اتحادِ ملّی

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا:

- اتحادِ ملّی کے مفہوم سے آگاہ ہوں۔
- اتحادِ ملّی کی اہمیت اور فضیلت جانیں۔
- اتحادِ ملّی کی ضرورت سے واقف ہوں۔
- اتفاق و اتحاد، بھائی چارے، امن و آشتی اور پیار محبت کی فضا پروان چڑھانے کی تلقین اور ترغیب پائیں۔

امدادی اشیا

- اتحادِ ملّی سے متعلق قرآنی آیات و احادیث کا چارٹ
- اتحاد و اتفاق سے متعلق اقوال زرّیں کا چارٹ
- گلوب
- دنیا کا نقشہ جس میں مسلمان ملکوں کی نشان دہی کی گئی ہو
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام - ۸، صفحہ نمبر ۸۴

طریقۂ تدریس (پیریڈز ۴)

- آمادگی کے لیے حالاتِ حاضرہ پر تبصرہ کروائیے۔ ملکی اور غیر ملکی حالات پر ان کی رائے لیجیے۔ خصوصاً ان مسلم ممالک کا تذکرہ کیجیے جہاں مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ کیا جارہا ہے۔ عراق، افغانستان، کشمیر اور فلسطین میں غیر ملکی طاقتوں کی جانب سے مسلمانوں پر مظالم کا ذکر کیجیے، اپنے ملک پاکستان میں مسلمانوں کے درمیان فرقہ پرستی، لسانیت، عصبیت، تشدد اور قتل و غارت گری کا احوال بتائیے۔ طلبا کو غور و فکر کا موقع دیجیے اور ان سے سوال کیجیے کہ آج مسلمانوں پر یہ افتاد کیوں پڑی ہے جس کا ذکر نبی کریم ﷺ نے اپنی اس حدیث مبارک میں فرمایا ہے کہ ”وہ وقت قریب ہے جب کافر قومیں تمھیں مٹانے کے لیے ایک

دوسرے کو اس طرح بلائیں گی جیسے دسترخوان پر کھانا کھانے والے کھانے کی طرف ایک دوسرے کو بلاتے ہیں۔'' (ابو داؤد)

- آج ہم اپنے اردگرد یہ حالات کیوں دیکھ رہے ہیں؟ آج مسلمان، مسلمان کا بھائی کیوں نہیں ہے؟ لوگ معمولی معمولی باتوں پر ایک دوسرے کے خون کے پیاسے کیوں ہو چکے ہیں؟ آج ہم دنیا میں کثیر تعداد رکھنے کے باوجود مغلوب کیوں نظر آتے ہیں؟ اس کا علاج کیا ہے؟ ان سب باتوں کا جائزہ ہم آج کے سبق ''اتحادِ ملی'' میں لیں گے۔
- تختۂ تحریر پر سبق کا عنوان تحریر کیجیے۔
- سبق کا پہلا پیرا بلند آواز میں پڑھیے اور اس کی وضاحت کیجیے۔ بقیہ پیرا طلبا سے پڑھوائیے۔ ان سب کی بھی وضاحت کیجیے۔ اہم نکات، اقوالِ زرّیں یا موضوع سے متعلق اشعار تختۂ تحریر پر لکھیے۔ امدادی اشیا کا بروقت استعمال کیجیے۔
- دورانِ وضاحت درج ذیل سوالات کیجیے:

☆ دنیا میں بسنے والے تمام مسلمانوں کا آپس میں کیا رشتہ ہے؟
☆ مسلمانوں کا آپس میں متحد ہونا کیا کہلاتا ہے؟
☆ اتحادِ ملی سے متعلق اللہ تعالیٰ نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟
☆ مسلمانوں کے درمیان یہ دینی رشتہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور رحمت ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیے؟
☆ مسلمانوں کا شیرازہ بکھرنے سے کیسے بچایا جا سکتا ہے؟
☆ ظالم کی مدد کیسے کی جا سکتی ہے؟ حدیث کی رُو سے بتائیے۔
☆ اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو کیا کرنا چاہیے؟
☆ اتحادِ ملّی کا بہترین مظاہرہ ہمیں کہاں نظر آتا ہے؟

- آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ سوالات کے جوابات لکھنے میں طلبا کی راہنمائی کیجیے۔

۲۔ سوالات کے مختصر جوابات:

(i) اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھامنے کا مطلب قرآنِ مجید کی ہدایات پر سختی سے کاربند ہونا ہے۔

(ii) ظالم کو ظلم سے روک دینا ہی اس کی مدد ہے۔

(iii) اسلام میں مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق پر زور دیا گیا ہے کیونکہ اسی کی بدولت مسلمانوں کا شیرازہ بکھرنے سے بچایا جا سکتا ہے اور دشمن کی چالوں کو ناکام بنایا جا سکتا ہے۔عصبیت، لسانیت، فرقہ پرستی اور قتل و غارت گری کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے اور خود کو خود غرضی اور نفسانفسی سے بچایا جا سکتا ہے۔

(iv) اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کروا دینی چاہیے۔

۳۔ خالی جگہوں کے الفاظ:

(i) اسلام (ii) رحمت (iii) ظالم (iv) گھر (v) جسم

سرگرمیاں

- اتحادِ ملّی پر ایک تقریری مقابلے کا اہتمام کیجیے۔
- اتحادِ ملّی کے موضوع پر ٹیبلو کروائیے جس میں طلبا مختلف مسلمان ملکوں کے لباس زیب تن کریں اور ایک چارٹ جس پر وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ کی آیت مع ترجمہ تحریر ہو، قرآنِ مجید کی تصویر بنی ہو، طلبا اس چارٹ کو پکڑیں اور اپنے ایک ہونے کا اظہار کریں۔
- عصبیت، لسانیت اور فرقہ واریت کے خاتمے کے لیے جماعت میں چھوٹے چھوٹے رول پلے کروائیے۔
- طلبا کے گروپ بنوائیے جو ان موضوعات پر مکالمے تیار کریں اور پھر اس پر اداکاری کریں۔

حقوق العباد
(یتیم ، بیوہ ، معذور ، مسافر)

مقاصد

سبق کے اختتام پر ، طلبا:

- حقوق العباد کے مفہوم سے آگاہ ہوں۔
- حقوق العباد کی اہمیت اور فضیلت سے واقف ہوں۔
- یتیم ، بیوہ ، معذور اور مسافر کے حقوق کے بارے میں جانیں اور انھیں ادا کرنے کی ترغیب پائیں۔

امدادی اشیا

- حقوق العباد سے متعلق قرآنی آیات و احادیث کا چارٹ
- تختۂ تحریر
- کتاب : سلام - ۸ ، صفحہ نمبر ۸۸

طریقۂ تدریس (پیریڈز ۶)

- حقوق العباد سے متعلق طلبا کی سابقہ معلومات کا اعادہ کیجیے۔ انھیں بتائیے کہ حقوق اللہ کے بعد سب سے زیادہ اہمیت حقوق العباد کی ہے۔ حقوق العباد سے کیا مراد ہے؟ اس کی ادائیگی پر اتنا زور کیوں دیا گیا ہے؟ ان میں کن کن لوگوں کے حقوق شامل ہیں۔ ان سب کا جائزہ ہم آج کے سبق حقوق العباد میں لیں گے اور ہم پہلے یتیموں کے حقوق کے بارے میں جانیں گے۔
- اعلان سبق کے بعد سبق کا عنوان تختۂ تحریر پر لکھیے ، ذیلی عنوانات بھی لکھیے۔
- سبق کا پہلا پیرا پڑھیے اور اس کی وضاحت کیجیے۔ یتیموں کے حقوق سے متعلق اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھتے جائیے۔
- تمام متن کی وضاحت کیجیے اور دورانِ وضاحت درج ذیل سوالات کیجیے:

☆ یتیم کسے کہتے ہیں؟

☆ یتیم کی کفالت اور اس سے محبت و شفقت کا اظہار کیوں ضروری ہے؟
☆ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے یتیموں کے بارے میں کیا فرمایا؟
☆ آپ ﷺ نے یتیم کی کفالت پر کس اجر و ثواب کا ذکر فرمایا ہے؟
☆ یتیموں کی کفالت کے سلسلے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا اسوہ کیا تھا؟
☆ ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ حکومت کو کیا کرنا چاہیے؟

- سیرت کی کتابوں سے مزید واقعات اور احادیث کے ذریعے طلبا کو اضافی معلومات دیجیے۔
- آخر میں سبق کا خلاصہ بتائیے اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔
- عملی تربیت کے لیے یتیم کے حقوق سے متعلق رول پلے کروائیے۔

بیوہ عورتوں کے حقوق

- سبق کی وضاحت کے دوران درج ذیل سوالات کیجیے:

☆ بیوہ کسے کہتے ہیں؟
☆ بیوہ عورتوں کے کیا حقوق ہیں؟
☆ بیوہ عورتوں سے حسن سلوک کی فضیلت کیا ہے؟
☆ اس سلسلے میں نبی کریم ﷺ کا اسوہ کیا تھا؟
☆ بیوہ عورتوں کی مدد کس کس طرح کی جا سکتی ہے؟

- بیوہ عورتوں کے حقوق کا خلاصہ بیان کیجیے۔

معذور افراد کے حقوق

معذور افراد کے لیے انفرادی اور حکومتی سطح پر کیا اقدامات کیے جانے چاہئیں؟
اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں بغض، عیب یا معذوری کی وجہ سے لوگوں کے تحقیر آمیز نام رکھنے سے منع فرمایا ہے۔
آیت کا ترجمہ سنائیے۔

- اسلام نے معذور افراد کو جہاد کے سلسلے میں کیا رعایت دی ہے؟
- عبادات میں انھیں کیا سہولتیں حاصل ہیں؟

- اسلام نے اپنے پیروکاروں کو کیا تعلیم دی ہے؟
- آخر میں معذوروں کے حقوق کا خلاصہ بیان کیجیے اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

مسافروں کے حقوق

- سبق کے پیراگراف طلبا سے پڑھوایئے اور ان کی وضاحت کیجیے۔
- مسافروں کے حقوق تختۂ تحریر پر لکھ کر ان کی وضاحت کیجیے۔
- دوران وضاحت درج ذیل زبانی سوالات بھی کیجیے۔
  - ☆ مسافر کسے کہتے ہیں؟
  - ☆ مسافروں کی کتنی قسمیں ہیں؟
  - ☆ جو مسافر ہمارے پاس قیام کرے اس کے کیا حقوق ہیں؟
  - ☆ وہ لوگ جو ہمارے شریک سفر ہوں، ان سے کیسا برتاؤ کرنا چاہیے۔
  - ☆ مسافروں کے حقوق کے لیے حکومتی سطح پر کیا اقدامات کیے جانے چاہئیں۔
- دونوں قسم کے مسافروں کے حقوق سمجھانے کے لیے کلاس میں رول پلے کروایئے تاکہ طلبا کی عملی تربیت ہو۔
- آخر میں مسافروں کے حقوق کا خلاصہ بیان کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ سوالات پر طلبا سے گفتگو کیجیے پھر انھیں اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے کہیے۔

۲۔ سوالات کے مختصر جوابات:

(i) صاحبِ جائیداد یتیم کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا حکم یہ ہے کہ ان کے سنِ بلوغ تک پہنچنے تک ان کی جائیداد کی حفاظت کی جائے۔ ان کا مال فضول خرچی میں اڑایا نہ جائے اور ان کے بڑے ہوجانے کے ڈر سے جلدی جلدی خرچ کرکے ختم نہ کیا جائے۔ ان کی کفالت کرنے والا اگر آسودہ حال ہو تو وہ یتیم کے مال و جائیداد میں سے کچھ نہ لے اگر کفالت کرنے والا غریب اور ضرورت مند ہے تو مناسب طور پر بقدر خدمت کچھ لے لے اور جب یہ یتیم بالغ ہو جائے تو گواہ کے سامنے ان کا مال اور ان کی جائیداد ان کے حوالے کردے۔

(ii) نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق سب سے اچھا گھر وہ ہے جہاں کسی یتیم کے ساتھ بھلائی کی جارہی ہو اور سب سے برا گھر وہ ہے جس میں کسی یتیم کے ساتھ بدسلوکی کی جارہی ہو۔

(iii) بیوہ عورتوں کی عدت کی مدت چار ماہ دس دن ہے۔ اسلام نے عدت کے بعد بیوہ عورتوں کو نکاح کی اجازت دی ہے۔

(iv) حکومتی سطح پر معذوروں کے لیے درج ذیل اقدامات کیے جانے چاہئیں۔

۱۔ ملازمتوں میں ان کا مخصوص حصہ رکھا جائے۔

۲۔ فٹ پاتھ کے کونوں اور دفاتر کی سیڑھیوں کے ساتھ ڈھلوانیں بنوائی جائیں۔

۳۔ آمد و رفت کے ذرائع میں بھی ان افراد کی سہولت کا خیال رکھا جائے۔

۴۔ ان کی کفالت کے لیے ان کے وظائف مقرر کیے جائیں۔

۵۔ ہسپتالوں میں انھیں علاج معالجے کی مفت سہولیات فراہم کی جائیں۔

۳۔ طلبا سے ان کے سفر کی روداد لکھوایئے۔ اچھی تحریر تختۂ نرم پر لگایئے۔

۴۔ خالی جگہوں کے الفاظ:

(i) برے مال

(ii) بھولے بھٹکے

(iii) یتیم

(iv) دو

سرگرمیاں

- طلبا کو یتیم خانے کا دورہ کروایا جائے۔ وہ وہاں یتیم بچوں سے انٹرویو کریں اور پھر اسے تحریر کریں۔ اسی طرح انھیں ہسپتالوں اور سیلاب زدگان کے کیمپوں کا دورہ بھی کروایا جائے۔ واپسی پر رپورٹس لکھوائی جائیں۔
- طلبا ہفتے کے دن پناہ گزینوں اور سیلاب زدگان کے کیمپوں میں جا کر وہاں کے بچوں کو پڑھائیں۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا:

- حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حالات زندگی سے آگاہ ہوں۔
- آپ رضی اللہ عنہا کی مثالی شخصیت اور کردار کی خوبیوں سے واقف ہوں۔
- حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی زندگی کو اپنے لیے مشعلِ راہ بنانے کی ترغیب پائیں۔
- سبق کو سمجھ کر مشقی سوالات حل کرسکیں۔

امدادی اشیا

- چارٹ پیپر جس پر "حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حالاتِ زندگی ایک نظر میں" تحریر ہوں
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام - ۸ ،صفحہ نمبر ۹۶

طریقۂ تدریس (پیریڈز ۴)

آمادگی

تختۂ تحریر پر چند اشارات لکھیے اور طلبا کو شخصیت بوجھنے کے لیے کہیے۔

مثلاً

- نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی
- ولادت ۲۰ جمادی الثانی ، نزولِ وحی سے ایک سال قبل
- لقب: زہرا۔ بتول ۔ خاتونِ جنت
- نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے چھ ماہ بعد وصال ہوا۔
- کنیت: اُمُّ الحسنین

پھر بتائیے کہ آج ہم نبی کریم ﷺ کی سب سے چھوٹی صاحبزادی ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی والدہ کے بارے میں پڑھیں گے ، ان کے حالاتِ زندگی سے واقفیت حاصل کریں گے اور اپنے لیے رہنما اصول تلاش کریں گے۔

- اعلانِ سبق کے بعد سبق کا عنوان تختۂ تحریر پر لکھیے اور ذیلی عنوانات بھی لکھیے۔
- سبق کا پہلا پیرا بلند آواز سے پڑھیے ، اس کی وضاحت کیجیے۔ سبق کے بقیہ پیرا طلبا سے باری باری پڑھوائیے۔ ان کی وضاحت بھی کیجیے ، اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھیے۔
- دورانِ وضاحت درج ذیل زبانی سوالات کیجیے:

☆ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کس شہر میں پیدا ہوئیں؟

☆ آپ رضی اللہ عنہا کی والدہ کا کیا نام تھا؟

☆ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بچپن کے مشاغل کے بارے میں بتائیے۔

☆ نبی کریم ﷺ کو مشرکینِ مکہ کی ایذا رسانیوں سے بچانے کے لیے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پیش پیش رہتیں۔ کوئی واقعہ یاد ہو تو بتائیے۔

☆ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی کب ہوئی؟

☆ شادی کا واقعہ اپنے الفاظ میں سنائیے۔

☆ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی گھریلو مصروفیات بتائیے۔

☆ نبی کریم ﷺ آپ رضی اللہ عنہا سے کس طرح محبت کا اظہار فرماتے؟

☆ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایک مسلمان عورت کی کیا خوبیاں بیان کی ہیں؟

☆ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شخصیت میں کون کون سی خوبیاں تھیں؟

☆ نبی کریم ﷺ نے وصال کے وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کیا دو باتیں فرمائیں؟

☆ وفات کے وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی عمر کتنی تھی؟

☆ ہمارے لیے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی زندگی میں کیا نمونہ ہے؟

- آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ طلبا کو اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے دیجیے۔

۲۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے القابات درج ذیل ہیں:

(i) زہرا، سیّدۃ النساء، بتول، طاہرہ، مطہرہ، شافعہ، ذکیہ

(ii) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جہیز میں درج ذیل چیزیں ملیں۔

پلنگ، چادر، بستر، چمڑے کا تکیہ، مشکیزہ، دو مٹی کے برتن، چکی، پیالہ، دو بازو بند اور جائے نماز۔

(iii) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی چھ اولادیں تھیں، جن میں تین بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں۔ ان کے نام درج ذیل ہیں:

سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا، سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا، سیدہ زینب رضی اللہ عنہا، حضرت محسن رضی اللہ عنہ، حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ۔ حضرت محسن رضی اللہ عنہ اور سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا انتقال بچپن ہی میں ہو گیا تھا۔

(iv) نبی کریم ﷺ کے سوال پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مسلمان عورت کی یہ خوبیاں بیان کیں:

''عورت کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرے، اولاد پر شفقت و مہربانی کرے، اپنی نگاہ نیچی رکھے، اپنی زینت کو چھپائے، نہ خود غیر مرد کو دیکھے اور نہ غیر مرد اسے دیکھے۔''

۳ (i) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں۔

(ii) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی والدہ اُمُّ المومنین سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا۔

(iii) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔

(iv) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وفات پائی۔

سرگرمیاں

- ہر سال تین رمضان المبارک کو یوم سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا منائیے۔
- خاتونِ جنت کے حالاتِ زندگی اور شخصیت کے نمایاں پہلو اُجاگر کرنے کے لیے تقریری پروگرام کا انعقاد کیجیے۔
- ان کی زندگی پر تحریری مضامین کا مقابلہ رکھوائیے۔ اچھے مضامین اخبار اور رسائل میں اشاعت کے لیے بھجوائیے۔
- ان کے حالاتِ زندگی، شخصیت اور فضائل و مناقب سے متعلق معلومات کا مقابلہ رکھوائیے۔ جیتنے والے طلبا کو اسناد اور دیگر انعامات دیجیے اور ان کے نام تختۂ نرم پر لگائیے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

- حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل و مناقب
- موازنہ

(i) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جہیز (ii) آج کل دیا جانے والا جہیز

- طلبا کا کام/طلبا کی تحاریر
- حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے القابات
- حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حالاتِ زندگی ماہ و سال کے آئینے میں
- نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی چاروں صاحبزادیوں کے نام

۱۔ سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا

۲۔ سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہا

۳۔ سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا

۴۔ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا

- حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولادیں اور ان کے نام

محمد بن قاسم

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا:

- محمد بن قاسم جیسی عظیم تاریخی شخصیت سے متعارف ہوں۔
- محمد بن قاسم کی فتوحات اور کارناموں سے روشناس ہوں۔
- محمد بن قاسم کی شخصیت کے درخشاں پہلوؤں اور طرزِ حکومت سے آگاہ ہوں۔
- محمد بن قاسم کو اپنا رول ماڈل بنانے کی ترغیب پائیں۔
- سبق کو سمجھ کر مشقی سوالات حل کر سکیں۔

امدادی اشیا

- سندھ کا نقشہ جس میں ان علاقوں کی نشان دہی کی گئی ہو جنھیں محمد بن قاسم نے فتح کیا
- ملٹی میڈیا پر طلبا کو محمد بن قاسم پر بننے والی فلم دکھائی جائے
- چارٹ جس پر ''محمد بن قاسم کے حالاتِ زندگی ایک نظر میں'' تحریر ہوں
- تختۂ تحریر
- کتاب : سلام - ۸ ، صفحہ نمبر ۱۰۳

طریقۂ تدریس (پیریڈز ۵)

- طلبا کو بتائیے کہ آج ہم تاریخ اسلام کے ایک مایہ ناز سپہ سالار اور عظیم فاتح کے بارے میں پڑھیں گے، جن کے ہاتھوں سندھ فتح ہوا اور ''باب الاسلام'' کہلایا۔
- برصغیر میں اسلام کا دروازہ اسی فتح کی بدولت کھلا یہ اس کم سن فاتح کی کہانی ہے جسے صرف سترہ برس کی عمر میں یہ قابلِ فخر اور غیر معمولی کارنامہ انجام دینے کے لیے سندھ کی مہم پر بھیجا گیا۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ اس تاریخی شخصیت کا کیا نام تھا؟ جی ہاں۔ محمد بن قاسم۔

- آج ہم ان کے حالاتِ زندگی ، کارناموں ، شخصیت اور طرزِ حکومت کے بارے میں پڑھیں گے اور اپنے لیے رہنما اصول تلاش کریں گے۔
- اعلان سبق کے بعد تختۂ تحریر پر سبق کا عنوان تحریر کیجیے۔ ذیلی عنوانات بھی لکھیے۔
- سبق کا پہلا پیرا بلند آواز میں پڑھیے اس کی وضاحت کیجیے۔ دیگر پیرا طلبا سے باری باری پڑھوایئے ان کی بھی وضاحت کیجیے۔ اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھیے۔
- امدادی اشیا کا بروقت استعمال کیجیے۔
- دورانِ وضاحت درج ذیل سوالات کیجیے:

☆ محمد بن قاسم کا پورا نام کیا تھا؟
☆ ان کے والد بصرہ شہر میں کس عہدے پر فائز تھے؟
☆ محمد بن قاسم کو کن خوبیوں کی وجہ سے قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا؟
☆ سندھ پر اس وقت کس کی حکومت تھی؟
☆ کون سا واقعہ سندھ کی فتح کا سبب بنا؟
☆ حجاج بن یوسف نے سندھ فتح کرنے کے لیے محمد بن قاسم کا انتخاب کیوں کیا؟
☆ محمد بن قاسم نے سندھ آنے کے لیے کون سے راستے کا انتخاب کیا؟ اور کیوں؟
☆ محمد بن قاسم نے سندھ فتح کرنے کے لیے کس حکمتِ عملی سے کام لیا؟
☆ دیبل کا معرکہ کیسے سر ہوا؟
☆ راجہ داہر سے محمد بن قاسم کے معرکے کی رُوداد سنایئے۔
☆ سندھ کی فتح کے بعد محمد بن قاسم نے یہاں کیا سماجی اقدامات کیے؟
☆ محمد بن قاسم کو اپنی فتوحات کیوں روکنا پڑیں؟
☆ محمد بن قاسم کے کن اقدامات کی وجہ سے سندھ جلد ہی اسلام کا گہوارہ بن گیا؟

- آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔
- طلبا کو محمد بن قاسم پر بننے والی فلم دکھایئے۔

حل شدہ مشق

۱۔ سوالات پر طلبا سے گفتگو کیجیے اور پھر انھیں اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے دیجیے۔

۲۔ سوالات کے مختصر جوابات:

(i) سندھ کی ابتدائی فوجی مہم عبداللہ اسلمی کی قیادت میں بھیجی گئی جسے ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔

(ii) محمد بن قاسم دانشمندی، بہادری، بردباری، مستقل مزاجی، اعلیٰ اخلاق، مذہبی روا داری اور عدل و انصاف میں اپنی مثال آپ تھے۔ وہ غیر معمولی عسکری مہارت، سیاسی، سماجی اور معاشی بصیرت کے حامل تھے۔ وہ اسلامی فقہ کا علم بھی رکھتے تھے۔ وہ بہت مضبوط اعصاب کے مالک اور بہترین مقرر تھے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر مکمل بھروسا رکھتے اور اپنے خطاب سے فوجیوں میں جوش و ولولہ بھر دیا کرتے تھے۔ وہ ایک بہترین حکمران بھی تھے انھوں نے سندھ کی فتح کے بعد عوام کے ساتھ عفو و درگزر کا معاملہ کیا اور ہر معاملے میں روا داری کا برتاؤ کیا۔ ان کی سماجی و اصلاحی اقدامات سے اسلام کو بہت فروغ ملا۔

(iii) ملتان سے ملنے والا خزانہ خلیفہ کو بھجوایا گیا کیونکہ حجاج بن یوسف نے خلیفہ سے وعدہ کیا تھا کہ سندھ کی فوجی مہم پر آنے والے اخراجات خزانے میں جمع کروا دیے جائیں گے۔

(iv) محمد بن قاسم کی فوجی مہم کی آج کے دور کی جنگ سے یہ مماثلت تھی کہ اس فوجی مہم کے دوران احکامات آج کے دور کی طرح ہیڈ کوارٹر سے مل رہے تھے۔ حجاج بن یوسف اور محمد بن قاسم کے مابین پیغام رسانی کا نظام ہزاروں میل کی دوری کے باوجود قائم تھا۔ خط و کتابت کے ذریعے ہر اہم مواقع کی اطلاع عراق بھیجی جاتی اور وہاں سے موصول ہونے والے احکامات کے مطابق محمد بن قاسم اپنی جنگی حکمتِ عملی ترتیب دیا کرتے تھے۔

۳۔ سوالات کے مناسب ترین جوابات:

(i) مکران تک

(ii) قیدیوں کی رہائی اور سامان کی واپسی

(iii) طلسم کے ٹوٹ جانے سے

(iv) اعلیٰ قیادت سے مواصلاتی رابطہ

- پروجیکٹ کی تکمیل میں طلبا کی رہنمائی کیجیے۔

مزید مشقیں اور سرگرمیاں

۱۔ صحیح اور غلط کی نشان دہی کیجیے:

(i) مسلمانوں کے خلیفہ کا نام ولید بن عبدالملک تھا۔

(ii) محمد بن قاسم، حجاج بن یوسف کے بیٹے تھے۔

(iii) سندھ کی فتوحات کا آغاز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور سے ہی ہو چکا تھا۔

(iv) حیدرآباد کا پرانا نام نیرون کوٹ تھا۔

(v) حجاج بن یوسف کا انتقال ۹۰ھ میں ہوا۔

۲۔ صرف ایک لفظ میں جواب تحریر کیجیے:

(i) سندھ کی فتح کے موقع پر تاریخ اسلام کے کم سن فاتح محمد بن قاسم کی عمر کتنی تھی؟

(ii) محمد بن قاسم کا تعلق کس قبیلے سے تھا؟

(iii) سری لنکا کا پرانا نام کیا تھا؟

(iv) حجاج بن یوسف کس علاقے کے گورنر تھے؟

(v) خلیفہ ولید بن عبدالملک کے انتقال کے بعد کس نے خلافت سنبھالی؟

- ایک طالبِ علم کو محمد بن قاسم کا گیٹ اپ دیا جائے، دوسرا طالبِ علم ان کے بارے میں معلومات فراہم کرے۔
- سبق کی مدد سے طلبا سے مکالمے تیار کروایئے اور محمد بن قاسم پر ایک ڈرامہ ترتیب دیجیے۔ کلاس میں پریکٹس کروایئے اور پھر اسکول کی کسی تقریب میں یہ پلے کروایئے۔

تختۂ نرم کی تجاویز

- سندھ کا نقشہ
- سندھ کے شہروں کے قدیم و جدید نام

قدیم نام	جدید نام
کولاچی	کراچی
دیبل	بھنبھور
نیرون کوٹ	حیدر آباد
الور	روہڑی
سیوستان	سیہون شریف
برہمن آباد	منصورہ

- محمد بن قاسم کے حالاتِ زندگی اور کارنامے ایک نظر میں

سن پیدائش	۷۵ھ ۔ ۶۹۴ء
مقام پیدائش	طائف
قبیلہ	بنوثقیف
والد کا نام	قاسم

وجہ شہرت اور کارنامے

۱۔ صرف پندرہ برس کی عمر میں ایران میں کردوں کی بغاوت کو ختم کیا

۲۔ سترہ برس کی عمر میں سندھ فتح کیا اور ملتان تک پیش قدمی کی۔

۳۔ صرف تین برس میں سندھ کے مفتوحہ علاقوں میں عدل و انصاف پر مبنی فلاحی نظام کیا اور اسلام کی اشاعت کی راہ ہموار کی اور سندھ کو اسلام کا گہوارہ بنایا

انتقال

بائیس برس کی عمر میں ہوا۔

بوعلی ابنِ سینا

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا:

- ممتاز مسلم سائنس داں بوعلی ابنِ سینا سے متعارف ہوں۔
- ان کے حالاتِ زندگی اور علمی کارناموں سے واقف ہوں۔
- ان کی شخصیت اور کارناموں کو اپنے لیے مشعلِ راہ بنانے کی ترغیب پائیں۔
- سبق سمجھنے اور مشقی سوالات حل کرنے کے قابل ہوں۔

امدادی اشیا

- طلبا کو ملٹی میڈیا پر بوعلی ابنِ سینا پر بننے والی فلم دکھانے کا اہتمام
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام - ٦، صفحہ نمبر ١١١

طریقۂ تدریس (پیریڈز: ٦)

تعارف

- طلبا کو بتایا جائے کہ علمِ طب کی بنیاد رکھنے والے مشہور طبیب، ماہر حیاتیات وطبیعات محقق و مبصر اور ممتاز سائنس داں بوعلی ابنِ سینا ہیں۔ ان کا شمار ان مشہور مسلمان سائنس دانوں میں ہوتا ہے جنھوں نے جدید سائنس کی بنیاد رکھی اور جن کے کارناموں اور تحقیقات سے یورپ نے صدیوں تک فائدہ اٹھایا اور سائنس و ایجادات کی بنیاد پر انقلاب برپا ہوا۔
- بوعلی ابنِ سینا کے حالاتِ زندگی کیا تھے؟ ان کی شخصیت کے نمایاں پہلو کیا تھے؟
- بوعلی ابنِ سینا نے کس کس شعبے میں کارہائے نمایاں سرانجام دیئے اور کیوں ان کی کتب صدیوں تک یورپ کے میڈیکل کالجوں کے نصاب میں شامل رہیں؟ انھیں علمِ طب کا بانی کیوں کہا جاتا ہے؟ ان سب باتوں کا جائزہ آج کے سبق میں لیں گے اور ان کی زندگی کو اپنے لیے مشعلِ راہ بنائیں گے۔

- اعلانِ سبق کے بعد سبق کا عنوان تختۂ تحریر پر لکھیے، ذیلی عنوانات بھی تحریر کیجیے۔
- سبق کا پہلا پیرا بلند آواز میں پڑھیے اس کی وضاحت کیجیے۔ دیگر پیرا طلبا سے پڑھوائیں ان کی بھی وضاحت کیجیے، اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھتے جائیں۔
- دورانِ وضاحت طلبا سے درج ذیل سوالات بھی کیجیے:

☆ بوعلی ابنِ سینا کون تھے؟ ان کا پورا نام کیا تھا؟

☆ وہ کہاں کے رہنے والے تھے؟ انھوں نے ابتدائی تعلیم کہاں سے حاصل کی؟

☆ انھوں نے کون کون سے مضامین پڑھے؟

☆ انھوں نے کس عمر میں مطب شروع کیا؟

☆ بوعلی ابنِ سینا نے حاکمِ بخارا سے کیا فرمائش کی؟

☆ خوارزم میں ان کی ملاقات کس عظیم سائنس داں سے ہوئی؟

☆ انھوں نے کن کن موضوعات پر کتابیں لکھیں؟

☆ قانون فی الطب کی کیا اہمیت ہے؟

☆ کتاب ''الشفا'' بوعلی ابنِ سینا نے کس موضوع پر لکھی؟

☆ بوعلی ابنِ سینا کی شخصیت کی نمایاں خوبیاں کیا تھیں؟

☆ ان کی وفات کیسے، کب اور کہاں ہوئی؟

☆ انھوں نے اپنے دوست کو کیا وصیت کی؟

- آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ سوالات پر طلبا سے گفتگو کیجیے اور پھر انھیں اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے دیجیے۔

۲۔ سوالات کے مختصر جوابات:

(i) بوعلی ابنِ سینا نے اپنے دوست کو وصیت تحریر کی، جس میں انھوں نے لکھا:

''اے میرے عزیز دوست! تم ہر وقت اللہ کو اپنے ذہن اور خیال میں رکھنا، نماز میں نہایت ادب سے کھڑے ہونا، تمھیں معلوم ہونا چاہیے کہ سب سے بہتر حرکت نماز ہے اور سب سے زیادہ سکون اور

اطمینان بخشنے والا عمل روزہ ہے اور سب سے نفع دینے والی نیکی، صدقہ ہے اور سب سے زیادہ ضائع ہوجانے والی کوشش ریا کاری ہے۔

اے دوست! یاد رکھنا، بحث و مباحثے میں مشغول رہنے سے نفس کا زنگ دور نہیں ہوسکتا۔ بہترین عمل وہ ہے جو خلوص نیت کے ساتھ کیا جائے اور بہترین نیت وہ ہے جو صحیح علم سے پیدا ہو۔ غذا پاکیزہ، سادہ اور صرف اتنی ہونی چاہیے کہ زندگی باقی رہے اور طبیعت درست رہے۔ شریعت کے قواعد کی پابندی میں ذرا خلل نہ آنے دینا۔ جسمانی عبادت کے ہمیشہ پابند رہنا۔"

(ii) مشکل مسائل کے حل کے لیے بوعلی ابنِ سینا وضو کرتے اور جامع مسجد چلے جاتے تھے، وہاں نفل نماز پڑھ کر دعا مانگتے تو اللہ تعالیٰ ان کی مشکل آسان کردیتا اور وہ مسئلہ خود بخود ان کی سمجھ میں آجاتا تھا۔

(iii) بوعلی ابنِ سینا نے اپنی زندگی درج ذیل شہروں میں گزاری:

بخارا، گرگان، مرو، نیشاپور، دیلم، خوارزم، ہمدان، اصفہان

(iv) انسانی صحت کے بارے میں بوعلی ابنِ سینا کا خیال ہے کہ کسی بھی شخص کی صحت اس وقت تک بحال نہیں ہوسکتی جب تک اس کی صحت اور مرض کے اسباب اور مرض کا تعین نہ کرلیا جائے اور یہ کہ دوا کھوئی ہوئی صحت کو بحال کرتی ہے۔ انھوں نے انسانی صحت کو برقرار رکھنے کے لیے ورزش کو ضروری قرار دیا۔

۳۔ خالی جگہوں کے الفاظ:

(i) ابوعلی الحسین بن عبداللہ بن سینا

(ii) علم فقہ

(iii) سولہ

(iv) آٹھ سو

(v) ہمدان

۴۔ سوالات کے درست جوابات:

(i) وہ ۳۷۰ھ میں پیدا ہوئے۔

(ii) اہلِ مغرب انھیں Avicenna کے نام سے پکارتے ہیں۔

(iii) ارسطو کے فلسفے کا گہرا مطالعہ کیا۔

(iv) انھوں نے حرکت، قوت، خلا، روشنی اور حرارت جیسے اہم مضامین پر تحقیقی کام کیا۔ انھوں نے روشنی کی رفتار کو ثابت کیا اور اس کی رفتار کا نظریہ پیش کیا۔

(v) انھوں نے پہلی کتاب ۲۱ سال کی عمر میں لکھی۔

سرگرمیاں

- سبق کی مدد سے ڈراما بوعلی ابنِ سینا پلے کروایا جائے۔
- ''سائنسی ترقی میں مسلمان سائنس دانوں کا کردار'' اس موضوع پر مذاکرہ کروایا جائے۔ تحقیقی مضامین لکھوائے جائیں۔
- بوعلی سینا کے بارے میں معلومات مکمل کریں۔

وجہِ شہرت ______

پورا نام ______

لقب ______

کس سنہ میں پیدا ہوئے ______

کس شہر کے کس علاقے میں پیدا ہوئے ______

والد کا نام ______

کون کون سے علوم حاصل کیے ______

کن کن موضوعات پر کتابیں لکھیں ______

سب سے بڑا کارنامہ ______

مشہور کتابوں کے نام ______

دیگر کارہائے نمایاں ______

ان کتابوں کا کس کس زبان میں ترجمہ ہوا ______

کس سنہ میں انتقال ہوا ______

کس شہر میں انتقال ہوا ______

تختۂ نرم کی تجاویز

- چند مسلمان سائنس دانوں کے نام اور ان کی وجہِ شہرت

نام	وجہِ شہرت
محمد بن زکریا الرازی	علمِ طب کے امام
ابن الہیثم	علمِ ریاضی ،علمِ طبعی کے ماہر آنکھ کی بناوٹ اور روشنی کے محقق
جابر بن حیان	علمِ کیمیا کے بانی
محمد بن موسیٰ خوارزمی	علمِ ریاضی کے ماہر اور الجبرا کے موجد
البیرونی	فلسفہ ،علمِ ہیئت اور جغرافیہ کے ماہر
ابن عباس زہراوی	فنِ طب اور فنِ جراحت کے ماہر
حکیم ابونصر محمد بن فارابی	ماہر ریاضی دان اور عظیم فلسفی و سائنس داں

- بوعلی ابنِ سینا کے حالات زندگی اور کارنامے ایک نظر میں
- طلبا کا کام/طلبا کی تحاریر
- بوعلی ابنِ سینا کی اپنے دوست کو نصیحت
- بوعلی ابنِ سینا کی تصانیف کے نام

شاہ ولی اللہ محدّث دہلویؒ

مقاصد

سبق کے اختتام پر، طلبا:

- شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے حالاتِ زندگی اور ان کے سیاسی، سماجی اور دینی کارناموں سے آگاہ ہوں۔
- ان کے نقش قدم پر چلنے کی ترغیب پائیں۔
- سبق کو سمجھ سکیں اور مشقی سوالات حل کرنے کے قابل ہوں۔

امدادی اشیا

- چارٹ جس پر ''شاہ ولی اللہ کے حالاتِ زندگی اور کارنامے ایک نظر میں'' تحریر ہوں
- تختۂ تحریر
- کتاب: سلام - ۸، صفحہ نمبر ۱۱۷

طریقۂ تدریس (پیریڈز: ۵)

پس نظر/تعارف

- طلبا کو بتائیے کہ مسلمانوں نے برصغیر پر ایک ہزار سال تک حکومت کی۔ وہ جب تک اسلام کے سنہری اصولوں پر کار بند رہے، ترقی کی منازل طے کرتے رہے لیکن جب انھوں نے ان اصولوں سے انحراف کیا تو روبہ زوال ہو گئے۔ مسلمانوں کے دورِ زوال میں ایک عظیم بزرگ ہستی نے سنجیدگی سے مسلمانوں کے زوال کے اسباب پر غور وفکر کیا اور پھر ان کی سیاسی، سماجی، ذہنی، فکری اور روحانی اصلاح کا بیڑا اٹھایا۔ انھوں نے اخلاقی پستیوں سے نکالنے کے لیے دن رات جدوجہد کی اور مسلمانوں کو ان کا کھویا ہوا مقام دوبارہ دلایا۔ ان کے ملی تشخص کو برقرار رکھنے کے لیے اپنی زندگی وقف کردی۔ اس عظیم مصلح کا نام شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ ہے۔ آج ہم ان کے حالاتِ زندگی اور مختلف شعبہ ہائے حیات میں ان کے کارناموں کے بارے میں تفصیل سے پڑھیں گے اور اپنے لیے رہنمائی تلاش کریں گے۔
- اعلانِ سبق کے بعد سبق کا عنوان تختۂ تحریر پر لکھیے اور ذیلی عنوانات بھی تحریر کیجیے۔

- سبق کا پہلا پیرا بلند آواز میں پڑھیے اور اس کی وضاحت کیجیے۔ بقیہ پیرا باری باری طلبا سے پڑھوایئے ان کی بھی وضاحت کیجیے۔ اہم نکات تختۂ تحریر پر لکھتے جایئے۔
- دورانِ وضاحت درج ذیل زبانی سوالات کیجیے تاکہ سبق پر طلبا کی توجہ مرکوز رہے اور ان کے فہم و ادراک کا بھی اندازہ ہو سکے۔

☆ شاہ ولی اللہ کا اصل نام کیا تھا؟

☆ شاہ ولی اللہ کہاں اور کب پیدا ہوئے؟

☆ انھوں نے ابتدائی تعلیم کہاں سے حاصل کی؟

☆ انھوں نے کن مضامین میں مہارت حاصل کی؟

☆ اس دور میں مسلمانوں کے ہاں کون سے غیر اسلامی رسوم رواج رائج تھے؟

☆ شاہ ولی اللہؒ کے خیال میں مسلمانوں میں گروہ بندی کی وجہ کیا تھی؟ اس کا انھوں نے کیا حل نکالا؟

☆ انھوں نے اپنی کتابوں میں کیا پیغام دیا؟

☆ کس مغل شہنشاہ کی وفات کے بعد مسلمانوں کی سلطنت زوال کا شکار ہونے لگی؟

☆ پانی پت کی تیسری لڑائی کب ہوئی اور اس کا نتیجہ کیا تھا؟

☆ شاہ ولی اللہ کا سیاسی نظریہ کیا تھا؟

☆ شاہ ولی اللہ کے انقلابی نظریات کا بنیادی مقصد کیا تھا؟

☆ شاہ ولی اللہ کے بیٹوں کے نام بتایئے اور ان کے چند کارنامے بتایئے؟

- آخر میں سبق کا خلاصہ اور اہم نکات کا اعادہ کیجیے۔

حل شدہ مشق

۱۔ تفصیلی سوالات پر طلبا سے گفتگو کیجیے اور پھر انھیں اپنے الفاظ میں لکھنے کے لیے دیجیے۔

۲۔ مختصر جوابات:

(i) شاہ ولی اللہ کے دور میں مسلمانوں میں آرام طلبی، انتہا پسندی، فضول خرچی، عیش و عشرت، خود غرضی، بے ایمانی، نا انصافی اور فرقہ بندی جیسی برائیاں پیدا ہو چکی تھیں۔

(ii) انھوں نے ابتدائی تعلیم اپنے والد شاہ عبدالرحیمؒ سے حاصل کی۔

(iii) شاہ ولی اللہؒ مزید تعلیم حاصل کرنے اور حج کا فریضہ ادا کرنے کے لیے حجازِ مقدس روانہ ہوئے۔ وہاں

انھوں نے ۱۴ ماہ کا عرصہ گزارا۔

(iv) شاہ ولی اللہؒ نے نجیب الدولہ اور احمد شاہ ابدالی کو خطوط لکھے تا کہ وہ مسلمانوں کی سیاسی اور فوجی مدد کریں اور انھیں مرہٹوں کے ظلم وستم سے نجات دلائیں۔

(v) شاہ ولی اللہ کا خیال تھا کہ مسلمانوں میں گروہ بندی کی وجہ قرآنِ مجید کی مختلف تفاسیر ہیں چنانچہ اگر مسلمان ان تفاسیر کے بجائے قرآنِ مجید کے ترجمے اور تعلیمات پر توجہ دیں اور عمل کریں تو فرقہ بندی اور اختلافی مسائل ختم ہو سکتے ہیں۔ اسی لیے انھوں نے قرآنِ مجید کا فارسی زبان میں ترجمہ کیا۔ فارسی ان دنوں سرکاری زبان تھی اور برصغیر کے تمام مسلمانوں کے لیے عام فہم تھی۔

۳۔ ایک لفظ میں جواب:

(i) مرہٹوں کو

(ii) فارسی

(iii) ۱۷۶۲ء

(iv) مغل بادشاہ عالم ثانی

(v) شاہ رفیع الدین

۴۔ (i) شاہ عبدالرحیم

(ii) فریضہ حج ادا کرنے

(iii) تنزلی کا شکار

(iv) پانی پت کی تیسری لڑائی

(v) دہلی

سرگرمیاں

- طلبا کے درمیان ایک مباحثہ کروائیے جس میں شاہ ولی اللہؒ کے دور میں مسلمانوں کے حالات اور آج کل مسلمانوں کے حالات کا موازنہ کروائیے اور ان حالات کی اصلاح کی تجاویز بھی پیش کرنے کے لیے کہیے۔
- شاہ ولی اللہ کے حالاتِ زندگی اور کارناموں پر مضامین تحریر کروائیے۔ اچھے مضامین تختۂ نرم پر لگائیے۔
- کتاب کے اختتام پر اعادے کے طور پر تمام اسباق سے متعلق سوالات و جوابات ترتیب دیجیے اور طلبا کے درمیان کوئز مقابلہ کروائیے۔

خبردار!

جعلی اور چربہ کتابوں کی فروخت جرم ہے

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس کی نصابی یا غیر نصابی کتب خریدتے وقت نیا حفاظتی نشان ضرور دیکھیے۔ حفاظتی نشان میں موجود ذیلی خصوصیات اس بات کا ثبوت ہوں گی کہ یہ اصلی کتاب ہے۔

- مزارِ قائد کے گرد رنگ بدلتے بیضوی دائرے کو مختلف زاویوں سے دیکھا جائے تو اس کا رنگ نارنجی سے ہرے رنگ میں تبدیل ہوگا۔
- حفاظتی نشان کو اگر جِلد (سرورق) سے اُتارا جائے تو یہ بآسانی پھٹ جائے گا۔
- حفاظتی نشان کے بالائی اور زیریں حصّے اس طرح تراشے گئے ہیں کہ کوئی اسے اُتار کر دوبارہ استعمال نہ کرسکے۔
- حفاظتی نشان میں جہاں 'Rub Here' لکھا ہے اس جگہ کو کسی سکّے سے رگڑنے پر لفظ 'ORIGINAL' نمایاں ہوگا۔
- اس حصّے پر 'OXFORD UNIVERSITY PRESS' کے الفاظ نہایت چھوٹے سائز میں چَھپے ہیں جو کسی عدسے کی مدد سے دکھائی دیں گے۔

جعلی کتابوں کی چند علامات یہ ہیں:

- غیر معیاری طباعت
- گھٹیا کاغذ
- چھپائی اور رنگ میں فرق
- ناقص چھپائی
- دھندلی عبارت اور تصاویر
- ناقص جِلد بندی اور کاغذ کی کٹائی
- کتب کی غیر معیاری شکل

اگر حفاظتی نشان موجود نہ ہو، پھٹا ہوا ہو یا تبدیل شدہ ہو، حفاظتی نشان پر موجود رنگ تبدیل نہ ہو رہا ہو، یا پھر لفظ 'ORIGINAL' سکّے سے رگڑنے پر نمایاں نہ ہو تو کتاب ہرگز قبول نہ کریں۔

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

اگر آپ کو شبہ ہے کہ آپ کو نقلی اور بغیر حفاظتی نشان کی کتاب فراہم کی گئی ہے تو برائے مہربانی فوراً رابطہ کریں:

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس، نمبر 38، سیکٹر 15، کورنگی انڈسٹریل ایریا، کراچی۔ 74900، پاکستان

ٹیلیفون: 86-35071580 (21-92) • فیکس: 72-35055071 (21-92)

ای میل: central.marketing.pk@oup.com • ویب سائٹ: www.oup.com.pk • آپ ہمیں facebook پر دیکھ سکتے ہیں۔